

مَنْ شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

CHECKED
Date.....
جو امداد الایمان بر حرم الایمان
پرچہ تہذیب الاخلاق

۵۴۷
M.A. LIBRARY, A.M.U.



U17446

مکتبہ امیہ فتح پور کلاں
درجہ نظام و اکابر و مصنف

URDU STACKE

۱۷۲۶

جوابات تحریرات جناب سید احمد خان صاحب دوسری ایس کی جج عدالت
بنارس رجبہ تہذیب الاخلاق از طرف جناب لوی سید امداد العلی صاحب
ڈپٹی کلکٹر کانپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دلیق خوب کیا ہے چونکہ اس دیر عالم کو بہت ہر افتد کیا اگر متیوان گفتن ہر کمالوں کی صورتیں
عبود کے ظاہر کرنے والوں کو اور صفات ذمہ پر حسین آفرین کرنے والوں کو خود بہت لوگ
دوست سمجھتے ہیں اور جوش جہل مرکب اپنے عیب نہر جانے میں نہ ہر گیس کہ عیش نکونیدیش ہر
ہ انداز جاہلی عین جوش عکس بینی کی گوشت یہاں تک پونچھی کہ دوست عبود پر آگاہ کرنے والے ہوں
ہیں اور خیالات فاسدہ پر تائید کرنے والے یار ہوں

میرے بعض قدیم دوست نئے نئے خیالات اور عجیب عجیب ملامت مختلف صورتوں میں ظاہر کرتے ہیں بار بار
چاہا کہ ان کے خیالات کی کیفیت اور معاملات کی حقیقت سے عام انسان کو آگاہ کروں لیکن بچاؤ اسکے
دوستوں کو دل زدہ کرنا جہل ہر اور کفارہ بین کا سہل آدہ تو می بھائیوں اور ملکی دوستوں کا اول کے
خیالات اور معاملات کے تصور اور قصور کے بیان کی لطافت متوجہ ہونا کافی ہوا ان کے دنیاوی امور میں
اوصحون شہمنعات کو بصورت ممکنات اور غیر واقعیات کو بصورت واقعیات بنایاں کیا ہو بحث کرنے سے
تمام اور زبان کو ہمیشہ نہ کرتا رہوں ہاں مذہبی مسائل میں جو اوصحون صحیح قرآن اور حدیث اور اجماع اہل اسلام
سے خلاف کیا ہوں میں نے اہم حق کو ظاہر کرتا رہوں اور مسائل میں جو اوصحون ملحدانہ طور پر بیان کیا
ہوں ان پر سب کو غور و فکر ہونا چاہیے آگاہ کرتا رہوں

مدرسۃ العلوم کی نسبت سولہ لکھنے اوس خط کے جواب کے جو انھوں نے اس بارہ میں میرے پاس بھیجا تھا کوئی
رسد خاص بھی تک میں نے نہیں دی تھی اب پرچہ تہذیب الاخلاق نمبر ۱۸ مورخہ ۱۲۸۵ھ ہجری میں جو کہ
میں بھی ترمرہ مخالفین تجویز مدرسۃ العلوم محدود کیا گیا ہوں کچھ لکھنے اور کہنے کا محکو موقع ملا ہے۔
جناب سی ایس آئی سید احمد خان صاحب بہادر مخالفین تجویز مدرسۃ العلوم کو جو خدمات قسم پر بیان
فرمایا ہو کسی شخصیت انفس اور بد باطن کہا ہو کسی کو یا اپنا اپنا کے حاسن اور اپنی ترقیات پر فخر ہونے والا قرار
دیا ہو کسی کو منصف ہائی ہو وہ نہ الامتہ ٹھہرایا ہو کسی کو غرض اور خود پرست فرمایا ہو کسی کو پوچھنا افسار
لکھا ہو کسی کو تہذیب اور سکون نادان مسلمان بیان کیا ہو مخالفین اسکے جواب میں کہتے ہیں کہ ہمارا کسی شخصیت کا
جناب سید احمد خان صاحب سی ایس آئی سے نہیں ہو کہ شاید وہ خود و ہونے کا
عجب نہیں کہ ان کو سبب افراط فکر کے تجویز مدرسۃ العلوم میں اور سبب اختیار مختلفون شائق کے علوم جدیدہ
میں اور سبب تعالیٰ اغنیہ ضارہ و باغ اور نولہ سودا زائد از قدر طبعی کے مانند بعض طیرانہ اور بڑے موزوں
کے حاضری اور ٹپن اور چھوٹے اور بڑے کھانوں میں اور سبب اکثر پہنچنے لباس گرم کے مانند لالہ پی وغیرہ
جسکے کبھی انکو عادت نہ تھی ایک مرض پیدا ہو گیا ہو کہ جسکے صفت تغیر ظنون و افکار پر جو طبیعی سے طبع
قصاد کے مرض آدمی کو افکار تسلیم اور ظنون سلسلہ سے باز رکھتا ہو اور صاحب اس مرض کا ہمیشہ بدگمان رہتا ہو اپنے جانوروں
حاصلہ دشمن سمجھتا ہو اور نسبت اپنے احوال پر خیر خواہوں کے ظنون فاسد و مختلفہ خاطرین لاتا ہو اور کتا کتا کہیں
کو کہتا ہو کہ یہ میری ہلاکت کے دہریہ ہیں پیچھے سے سید احمد خان کس گنتی اور شمار میں ہیں آخر میں یہ مرض ہر
جہ سے فلاح سے ہمارا قلاطون اور فارابی کو لاحق ہو گیا ہو ۔

پرچہ تہذیب الاخلاق نمبر ایک مورخہ یکم محرم ۱۲۸۵ھ ہجری میں جو موثر ہونا اس پرچہ کا اس سمجھتے ہیں کہ کانپور
اور گورکھ پور اور مراد آباد سے اوسکے مضامین کے رد ہوتے ہیں اور قوم کے دلوں میں ایک سحر کیا گئی ہو کہ ہر ایک
کے دل میں کسی کسی بات کا جوش ہو کوئی اوسکے مضامین کی تردید کی فکر میں ہو اور کوئی تکفیر کی فکر میں اور
کوئی کسی اور بات کی فکر میں اور خیال ہو جائے ان لوگوں کو کہ بلاشبہ ہماری قوم خراب ہوتی جاتی ہیں اسکے لیے
کچھ کرنا چاہیے اس پر چہر کی وجہ سے تصور فرماتے ہیں اور کسی غیر مذہب اور ملت والے کی ستائش پر خوش ہو



ہرگز نہ کسی سفید طالب علم کے اس کہنے پر کہ جو طریقہ تعلیم بالفعل مقرر ہو وہ بلاشبہ تبدیل نہ کرنا چاہیے
کتابچہ استنباطی دروس میں داخل ہیں جسے عرضات ہوئی ہو اور جسے علوم ایسے پڑھائے جائیں جن سے

کام کے ہیں نہ دنیا کے ہمارے کرتے ہیں اور جا بجا مدارس اسلامی منظر ہونے کو بھی اکثر تجویز مدرسۃ العلوم کا چاہتے ہیں سو یہ سب آتا اور جو اصل وہی مخرج کے ہیں ؟

جب کوئی مفہم عالم میں فساد پھیلاتا ہے یا کوئی نادان نے وقوفی کا کام کرتا ہے تو اصلاح کرنے والے اس مفہم کے فساد پر لوگوں کو آگاہ کرتے ہیں تاکہ ہند گان خدا اس کے شر سے محفوظ رہیں اور عقلا اس نادان کی بیوقوفی کو عام لوگوں کے سامنے ظاہر کرتے ہیں تاکہ لوگ اس بیوقوفی کے کام کو نہ کریں اگرچہ اس مفہم کا فساد اور اس نادان کی بیوقوفی جیسی واسطے اس مفہم اور اس نادان کے خسران کا موجب ہو رہے ہیں اس کے لیے جو فساد کی اصلاح کرنے والا ہے اور اس نے وقوفی پر لوگوں کو متنبہ کرنے والا منفعت کا موجب ہے ہر خرم و پیچ کہ شیداز تار زلف یا رشد کی دام شد زنجیر شد ز تار شد کی لیک اور اس مفہم اور نادان کو اس پر کہ میرے فساد اور بیوقوفی کی یہ تاثیر ہو کہ لوگوں کو اس کے آگاہ کرنے اور ظاہر کرنے پر متحرک ہوئی یا اس سے ایک قوم کو منفعت حاصل ہوئی کہ اس کو فساد کی اصلاح کرنے سے اور بیوقوفی پر آگاہ کرنے کے کچھ ثواب ملا خوش نہونا چاہیے ؟

اور پھر تہذیب الاخلاق کی وجہ سے لوگوں کو سوا اس خیال کے کچھ اور خیال نہیں ہو رہے کہ اس سب سے بعض سفیوں جاہلون اردو خوانوں کے کچھ کو کچھ تیز نہیں ہو کر بچتے کا اندیشہ نہیں اس کے لیے کچھ کرنا چاہیے یہ حال اپنے خیال فساد اور ناشناس اور ناواقف کی تحسین پر مغرور ہونا اور نہ تیز دن کے اقوال موافق طبع پر مسرور ہونا کسی حاقی کو بچا پیسے مشغولہ جس گفتار خویش پسندین نادان و پندار خویش کا ہمیشہ اہل علم ہر وقت اور شخص کے مناسب طریقہ تعلیم میں ترمیم کرتے رہتے ہیں بعض وقت بعض اہل علم کو ایک کتاب کا پڑھانا کچھ ضرور نہیں جانتے ہیں اور دوسرے وقت دوسرے طالب علم کو اس کی کتاب پڑھانا مناسب سمجھتے ہیں یہ ترمیم مدرسین کی راک پر مدارس اسلامیہ موجودہ میں جاری ہو اس کا باعث کچھ تجویز مدرسۃ العلوم نہیں بلکہ میران مدرسۃ العلوم نے مدرسین مدارس اسلامیہ اس ترمیم کا حال سن کر اگر انہی ہی راک قائم کی ہو تو کچھ عجیب نہیں سبیل مدارس اسلامی کے قائم ہونے کا خیال کچھ اور تجویز مدرسۃ العلوم نہیں ہو سکتا ہو اس لیے کہ کانپور اور دیوبند اور سہارن پور اور دہلی اور علی گڑھ وغیرہ میں اس تجویز سے پہلے مدارس مقرر ہو چکے ہیں ؟

لیکن یہ خیال کرنا ہو کہ سارے کمالات عالم میں جو حاصل ہیں وہ اثر ہر سیکر خیالات کی موافقت کا

اور جتنے عیوب اور نقائص و نیامین موجود ہیں وہ نتیجہ ہر میرے معاملات کی مخالفت کا جتنا سبب یا مخرج ہے
 نے حال قاضی فیض علی صاحب کا جو فریاد بات کے قاضی تھے سنا ہو گا کہ باوجود اسکے کہ او کو شرع کے موزوں
 کرنے کی بھی کچھ قدرت نہ تھی لیکن سچویش مایہ نوبت ساتھ فریوسی اور نوری اور سعدنی اور مختاری
 کے دعویٰ نفسی کا رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگر چاہوں میں طریقہ العین میں تمام اہل قہور کو زندہ کر دالوں
 میری چھکڑ کی خاکہوسی سے اقطاب و راوتاد مقرر ہوتے ہیں اور میرے توجہ تمام جہتوں فانی ہوتے ہیں
 چین کشا ہوں کہ بہت انسان ہیں کہ اپنی قوم کی بھلائی کے لیے کوشش کرتے ہیں اور صرف قومی فائدہ
 کے لیے محنتیں شاقہ اٹھاتے ہیں اور یہ کوششیں اور محنتیں ان کی اکثر مغرب رسوخ اور تقریباً ہر شخص کو کام
 اور باعث نام آوری کے درمیان خواص و عوام ہو جاتی ہیں لیکن ان کی ہر کوششوں اور محنتوں کو کوئی
 اوٹکی ذاتی غرض پر محمول نہیں کرتا ہر اور نہیں کہتا کہ یہ جو کام کرتے ہیں نام آوری اور شہرت کے لیے ہو گا
 وقت کے سامنے رسوخ پیدا کرے گا اور ان کو دھوکا اور فریب دینے کو کرتے ہیں ۛ

پس وجہ مخصوص ہو ہے سید احمد خان صاحب کی ساتھ ان ظنون کے اصحاب ان ظنون کی خباثت
 نفس اور بد باطنی کو میں خیال نہیں کر سکتا ہوں ۛ

بہت ہندو اور مسلمان ہندوستان میں ایسے ہیں ان کو کوئی ایسی لے لے اور قاعدہ بچپن اس سے علم نہ ہو گئے اور
 ان کو کچھ سمات ملیں ان کی ترقیات کو دیکھ کر ان کے کسی پورے نے یا نے ہونے حسد نہ کیا اور اپنے فخر اور دل کی
 ٹھنڈک کو اس میں سمجھا کہ ان کے کاموں میں جو ہے سچے عیب کا لیں چھوٹی سچی تمہیں ان کو لگا نہیں اور
 ملاحظہ دل کے سبب چھوڑنے پھوڑنے سبب نہ ہو سکتا اس حسد کا ساتھ سید احمد خان صاحب کے
 تین نہیں معلوم کر سکتا ہوں ۛ

جو لوگ تجویز مدستہ العلوم سے مخالف ہیں وہ میرے بعض جاہل دنیا میں جناب سید احمد خان صاحب
 سے جرات باطل ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ اگرچہ ان کو جاہ دنیا بھی حاصل ہے لیکن قناعت کے سبب
 ان کو کسی چیز کی تمنا نہیں ۛ

قول سید احمد خان صاحب

اوسکے ساتھ ہمدردی کرنا کفر خیال کرتے ہیں کافر سے سچی دوستی سچی محبت سچی ہمدردی اعلم
 مسئلہ اسلام کا سمجھنا ہوں ۛ

اقول سید احمد رضا صاحب بہادر اپنے آپ کو بذریعہ اپنی تحریر کے وہابی مشنر کہ چکے مین اور وہابی
 دو قسم کے ہیں ایک نجدی وغیرہ دوسرے ہندوستان کے وہابی جو قیاسات کو ڈھکوسلا اور اصول فقہ
 کو شکنجہ سمجھتے ہیں اول قسم کے وہابیوں کا سلطان روم سے لڑنا سب لوگوں پر مشہور و معروف ہے اور ان
 دوسرے قسم کے وہابیوں کا شیوہ چھوٹ بولنے کا اور فساد کرنے کا پیش نظر عالم ہر ہمدردی کا لفظ زبان گھٹا اور
 بکٹالنا ایسے وقت میں کہ جو وقت امتحان کا نہیں ہو صاحب سید احمد رضا صاحب کو آسان ہی ہمدردی کے
 امتحان کا وقت گزر گیا وہ وقت خدا کا تھا سید احمد دی یہ کہ کج بنو سے اٹھے راجہ پرتاب سنگ کے پاس
 وہاں سچے اور صلح اور اباد مین آرام فرمایا دلی ملن تھا ہوا تھوٹ اور فساد کا گھر تھا صاحب دیکھا
 کہ دلی کی فسادت ہوئی میرٹھ مین تشریف فرما ہو گئے دعویٰ بڑی ہمدردی کا بچو اور افسوس کہ کسی مقام پر کسی
 باغی کے مقابلہ مین بھگنے کے وقت بھی کوئی لاکھی اپنی پشت مبارک پر رکھائی نہ تھیں تلواریا
 ہندو تو دیگر چیز ہو پڑے

جس خیر خواہ سرکار کی نسبت حضرت سید احمد خان صاحب تحریر فرمائیں کہ ہمدردی کو کفر خیال کرتے ہیں اس
 تحریر کا صحیح حکام وقت اور جملہ مسلمانان اور اہل ہندو چھوڑنا ہوں کہ آیا جو شخص سید احمد کو نظر نہ رکھ
 صلاحی اپنے آقا کے سید پر گولی باغیوں کی لگاؤ اور ہزار بار بیکمال آواز چھوڑا اور وہ گولی چھینے
 بعد اگر مری صاحب ہندو کا لہجہ جس کا تھوٹا صاحب مالو صاحب لکھنؤ گورنر صاحب بہادر اور شریٹ
 صاحب کلکتہ و مجسٹریٹ متھرا لکھتے جاوین اور اس گولی کا نشان ایک تمغا ہمدردی اور نہایت اعلیٰ مملکت کا
 جس ہمدرد کے سید پر موجود ہو تو انصاف فرمایا جائے کہ وہ شخص ہمدردی کو کفر سمجھنے والا ہے یا جو اس کو
 ایسی لفظ و شے نفی تمام دنیا کا بھوٹا اور فساد و غیبت انفس ہو پڑے

ہمدردی کے ثبوت مین ترجمہ چھی مٹو گر مہنی صاحب کشن پورٹ سحرہ ۱۲ مئی ۱۸۶۱ء لکھنؤ
 کو ناظرین کی خدمت مین پیش کرتا ہوں پڑے

ترجمہ چھی مٹو گر مہنی صاحب

مجاہد نہایت خوشی ہو اس خیر خواہی کی تصدیق کرنے مین جو امداد اعلیٰ نے شروع سے تانا بہت
 وقت اس بات تک مین ظاہر کی مہینہ جون ۱۸۶۱ء مین متھرا کے ضلع کو سی مین جہاں کہ وہ تحصیل دار
 تھے ایسے وقت مین گیا تھا جب کہ دفاتر روز بروز پھیل رہی تھی اور نہایت خوفناک کیفیت مین روز

پہنچتی تھیں اور جب باغیوں کا پہلا نہایت زور میں تھا اور بند نہیں ہو سکتے تھے اور جب روز بروز ہم لوگوں کے کارخانہ کی صورت کی تیرگی ہوتی جاتی تھی اس نہایت آزمائش کے تمام ایام میں ملاو العلی نے نہایت مستحکم اور بے ریا خیر خواہی سرکار کی قائم رکھی اور اپنے مقام چپ تک ایک عرصہ تک حفاظت چاروں طرف کی نہیں ہو سکی تھی موجود رہے واقع میں نہایت معلق خط و میں ایسے لوگوں سے پرے ہو گئے تھے جو علامہ اور نکو مارڈا لے کے لیے متلاشی تھے بسبب ہوسٹ ایک دست اور بیوقوف صاف و سرکار کے پٹ

ترجمہ فقرہ جناب الفسٹ گوزر ہماور

میں کسی شخص کو نہیں جانتا جو ہم لوگوں کا مستحق زیادہ ہو و اسے اپنی خیر خواہی اور ایمان دہی اوس آزمائش کے ایام میں امداد ملے پٹ

اتحاد چٹھی نمبری ۱۲ مورخہ ۱۲ جولائی ۱۸۵۷ء بمقام چٹھی

مجسٹریٹ بنام مجسٹریٹ متھرا

اگر علامہ میں کو تیزی اور چالاکی امداد علی کی سنی ہوتی مجھ کو چھٹکان نہیں کہ وہ خزانہ جو باغی بعد پہلے بلوہ کے چھوڑ گئے تھے کبھی لے جاتا اور جتنے کثیر ہم لوگوں کے مال کا قوطہ شہرین انتقال ہوتا اور سچ جاتا میں خیال کرتا ہوں کہ علامہ میں چالاک اور تیز آدمی نہیں ہر اوسکا مقصد یا اوسکی دوسرے کام مقابلہ بلوہ و علی کے وزن کرنا کبھی درست نہیں کیونکہ امداد علی بالکل لیتا ہر اور مجھ کو شبہ ہر کہ کسی شخص نے ان مالک مغربی و شمالی میں اسی خیر خواہی سرکار کی کی ہو پٹ

اور یہ صاحب اب کلکتہ اور مجسٹریٹ فعلی مراد آباد کے ہیں پٹ

میری ہمدردی ہزاروں ٹھپیاں خانگی و سرکار سے ایسے وقت میں کہ جس وقت میں قبل از فتح دہلی کے دست ہی تھوڑے آدمی دوست اور ہمدردی کرنے والے بڑے گوشہ نشین کے تھے ثابت ہر اور میری ہمدردی موافق چکے مسلمانوں کے ہر طرف باتوں اور زبان درازی اور جھوٹے جھوٹے مسلمانوں کے لیے چھاپ دینے اور ٹوسٹ کی مجلس خاص شہر بنیاد اور پلانہا البتہ نہیں ہر خاندان ستم ہمدردی کا وقت اگر آویگا تو میں اپنے بھائی مسلمانوں اور لوگوں کو پیرا لیکر اول شہر سلطنت مجسٹریٹ کے مقابل ہونا چاہیہ کہ ایام عذر میں مجھے ظہور میں آیا ہو پٹ

جناپ سید احمد خان صاحب کبیر آپ معنی اصلی وہایت کے حامی بنے ہیں اور کبیر کے دوسروں کو تعصب باہی قرار دیکر مانتا ہے کہ جو تعصب نفس اور بد باطن فرما کر ہے میں اور کئے تمام افعال کو دیکھا دے چکے ہیں میں حامی وہایت اور تعصب باہی دونوں کی بحث کا تماشا دیکھتا ہوں اور چھپی جھوٹی بات کے کھوکھلے بیجے اور سچی بات کے گہرے بیجے سے درگزر نہیں کرتا اگرچہ بعض لوگ آویسہ زد رہے ہوتے ہوں اور میں کسی کے آرزو کرنے کا ارادہ نہیں کرتا اور بالخصوص اپنے دوستوں کے آرزو کرنے پر افسوس کرتا ہوں لیکن حق بات کہنے میں مجبور ہوں امید رکھتا ہوں کہ معاف کیا جاؤں گا

سب پیشانی عضو تراویح میں نساؤ و جسم ماہ آئینہ کی برہم خوردہ زشتی تماشایا کلاتید و اللہ و اللہ صاخرے بالسلامت حسین سلطان منع کیے گئے ہیں اہل کتاب سلام کی ابتدا کرنے سے یا فرمودہ آنحضرت پر جسکو مسلم نے اپنے صحیح میں اور بخاری اور مسند میں اور ترمذی نے اپنے جامع میں بروایت ابوہریرہ نقل کیا ہے یا کسی تعصب و باہی یہود ہذہ الامۃ کا قول ہو اور یا کتبہ فی حق ما لکم من حق باللہ والیوم الاخر یوم فی حق سحاؤ اللہ و سہل اللہ اور یا ایہذا الذین امنوا انکم فی اللہ فی الیوم حوالہ اللہ اولیاء فی بعض وقتوں یقول لکم منکم فائزہ منکم جس کے یہود و ناسی کا ساتھ حربی کافروں کے ثابت ہو آیا قرآن مجید میں آیتیں ہیں یا کسی تعصب و باہی یہود ہذہ الامۃ کا قول ہو عیسائی سے صاحب سلامت ہو جا تو جاکر اوس سے کہنا کہ میرا سلام بھیج دیا سر گذشت عبد اللہ عمر صحابی پر جسکو بخاری اور مسند میں روایت کیا ہے یا کسی تعصب و باہی یہود ہذہ الامۃ کا ہ بعض غیر مقلد بلکہ غیر متعبد جسکو میں متناقض ہذہ الامۃ سمجھتا ہوں جبکہ تمام افعال خود پسندی اور ہوا نفسانی اور کھاد پر خصر ہیں اور قیاسات کو ڈھکوسلاجات ہیں اور اصول فقہ کو شکنجہ سمجھتے ہیں اسلامی امور کو جی کہنے اور کبھی عقل خام ترین پاسکتی ہر ٹھٹھے میں اڑاتے ہیں اور ان افعال و اقوال و عقائد پر دھوا سلام کا کیے جاتے ہیں اور جاٹ پتلون انگیزی جو ناپس لینے اور چھری کانٹے سے منیر و کرسی پر ٹھیکہ کرنا دھڑی پن کھالینے اور دو ایک گتے اور پتے پال لینے کو دین بٹھالینے اور لوگوں کی تصویریں کھینچنے اور کچھ لینے گھر میں رکھ لینے کو جو انکو اپنی بیہودہ عقل کے موافق یہ یقین دکھائی دیتی ہیں ٹھیکہ اسلام سمجھتے ہیں اور آپ تو جیسے ہیں جیسے ہیں لیکن خدا کی ساری مخلوق کے بہکات کا ارادہ رکھتے ہیں اور کام وقت جو دین اسلام سے واقف نہیں ہو کر ہوجہ کا دیتے کالجی ارادہ رکھتے ہیں سہ ازین یہ عمر صیادہ این دہائی کو بود بار بار کاتش میرہ تدار بہر

ایک شخص صحرا پر خدا پرست حق میں صاف گو جا اپنی نیک نیتی سے ساختہ نہایت سچائی کے اور نیک قلمی کھولتے
 ہیں تو غلط بات کہہ بھی اداں کو مسلمان متعصب اور بھی متعصب باپنی کہہ بیٹھے ہیں گنہگار شریف منصف مزاج ارباب
 اسکو سمجھتے ہیں کہ شگفتن غیجی کی زبان پر ایسا کہہ دیا تو ہمارے ہاں بہتر کہ دوست بی کریم بہترین ہمارے کشتی نصیب
 متعصب باپنی یا بدعتی کو ہم نے نہیں دیکھا کہ کسی قسم کی زبان انگریزی ہو یا شہنشاہت سیکھنے کو عموماً حرام کہتا ہوں
 غیر مذہب والوں کی مذہبی علوم پڑھنے کو بہ نسبت کسی شخص خاص کے کسی وقت خاص میں یا اداں یا نوجوان کے پڑھنے
 کو نہیں متعصب غیر مذہب والوں نے پیران اور بزرگوں کو کہا کہ اگر وہ انگریزی زبان میں ہوں مسلم کہہ ہوں تو وہ
 دوسری بات ہے لیکن کہنے والا کسی باپنی یا بدعتی کے نزدیک اس کہنے سے متعصب بی نہیں ہو سکتا ہے بلکہ
 کسی مسلمان ناخدا تر سے اگر کسی کو متعصب باپنی اور کسی کو نصیب النفس باطن اور کسی کو حساب اور کسی کو عرض خود پرست
 اور کسی کو تیرا اور کسی کو نادان مسلمان کہہ دینے سے کیا بھی غضب کی چیز نہ ہوتی ہے بلکہ کسی کو تیرا یا کسی کو تیرا
 ہی یا دہائی یا تھقی ہونے سے جسکا اقرار ہو چکا ہو انکار کا کچھ موقع مل سکتا ہے یا خود غرضی اور خود پرستی اور ناخدا تر
 اور نہ تمیز ہی اور نادانی اور ضابطہ نفس اور نصیب کا خیال آپ کی طرف سے مسلمانوں کو تو کچھ ٹھٹھکا سکتا ہے
 اسلام کو نور خالص جانا اور اس کے ظاہر و باطن کو کیسا کہنا بہت صحیح اور دوست پر پس عین اسلام یا رکن
 اسلام کا ظاہر و باطن میں یکساں ہونا ضرور ہے لیکن کوئی مسلمان کا فکر کے ساتھ دوستی رکھنے کو حسین اسلام یا رکن
 اسلام نہ خدا کے ایک پتھر پر فقیر کہنے کو نہیں سمجھ سکتا ہے اور اگر عین اسلام یا رکن اسلام ہونا اسکا خیال کیا گیا
 ہو اور اسی بنا پر کافر سے بھی دوستی اور سچی محبت اعلیٰ مسلم اسلام سمجھا گیا ہو تو عین اسلام اور رکن اسلام کی طرف
 تین سپر اسلام حرام کیا گیا ہو سورہ متحنہ میں ہے **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا أَعْدَاءَ قَوْمٍ وَعَدُوًّا**
أَكْلَبَاءَ تَلْفُوتَ إِلَيْهِمْ بِالْمُؤَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا كَفَرُوا مِنْ أَعْدَائِكُمْ یعنی ای ایمان والو نہ بناؤ تمہارے
 دشمنوں کو اور اپنے دشمنوں کو دوست کہیں یا عین اسلام یا رکن اسلام کی طرف سے دوستی کے حال نہ کہ کافر و مرتد کو جو میں وہ مسلمان
 اور میں نے کہہ کر آیا جو تمہارا پاس ساتھ حق کے اور بھی سورہ متحنہ میں ہے **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا**
قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ یعنی ای ایمان والو دوستی نہ کرو ان قوم سے کہ غضب کیا ہو اللہ نے ان پر پڑ
 فلسفہ اور منطق اور طبعیات کے حرام بتلانے سے اگر کوئی متعصب دہائی ہو سکتا ہو تو اول مہربان تجویز مدرسہ العلوم
 کو متعصب دہائی کہتا چلا چلا کر کہہ کر کہہ کر ان مذکورین خود فلسفہ اور منطق کے حرام بتلانے والے ہیں صفحہ ہم ہم حضرت
 مدرسہ العلوم میں مسطور ہے سید احمد خان نے کہا کہ اب مجھ کو اپنی راہ پر کیا موقع ملا ہو مولوی اشرف علی صاحب نے

جو تفریک لکھی اوسکو کامل طور سے اس طرح پر بیان کرنا چاہیے کہ سوا علم فقہ کے تمام علوم قدیمہ جو مسلمانوں کے
پہانہ لہجے تھے محض بنے فائدہ اور غیر مفید تھے الخ

بہرہ کو رہا اور فلسفہ یونانی کا بہت حصہ جس کے سبب ہماری زبان کے علم فخر کیا کرتے تھے اور مثل امیکس اور جوت سے
علوم جنکی تعداد ہمارے بعض مصنفین نے سال ۲۶۷ لکھی کہ انساؤن کے لیے کچھ بھی مفید نہ تھے
پھر صفحہ ۳۳ حصہ دوم اسی کتاب میں مرقوم ہے کہ

مولوی سمیع الدین صاحب نے اس باب میں اتفاق نہیں کیا اور بیان کیا کہ سیر نزویہ مسلمانوں نے پاپانہ قول
در مختار ہرگز علوم کو نہیں چھوڑا نہ انوں میں تنزل کیا بلکہ بعد لطیف اور اوسکی شہرت کے بھی ان تمام علوم کو
ترقی ہوتی رہی کہ سلسلہ نظامیہ و سپر گواہ ہر باقی اور سب میں ان کی پیشی نے اس مانع کو صحیح تسلیم کیا اور یہ سارا ظاہر کی کہ
اکثر کتب متبرہ فقہ میں ان علوم کے پڑھنے کو حرام لکھا ہے اور سب علماء معقول عام لوگوں کے نزدیک اور غریب
کے جاتے ہیں اور فقہ میں نیز اہل علم ان علوم کو نہیں پڑھتے تھے یہاں تک کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور خاندان
مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی اور حضرات اہل خانقاہ دہلی ان علوم کی تعلیم و تعلم میں مصروف نہ تھے انتہی ہے

سائل بناوئے سوال میں حال اوقاف مسلمانوں کا بھونٹہ مدتیہ قائم کرنا جو کیا ہو نہیں سکتا کہ وہ بعض
مسلمان آیا مسلمان صرف اپنی زبان کہیں اور ان کے بہت قول و فعل اور عقائد مسلمانوں کے مخالف اور
اون کے ٹھیک مسلمان ہونے میں شک نہ تھے ہیں اور نہ ہی کاموں میں ان کے قول و فعل کا اعتبار نہیں کرتے یا جتنے مسلمان
ہیں کہ ان کے اقوال و افعال اور عقائد مسلمانوں کے مخالف نہیں اور مسلمانوں کو ٹھیک مسلمان جانتے ہیں اور نہ ہی
کاموں میں ان کے قول و فعل کو سمجھتے ہیں

اگر اوس عالم کو جس کے سامنے سوال مسائل بنائی کا بلکہ حصول جواب میں ہونے والا ہو معلوم ہو جائے کہ بعض مسلمان
قسم اول کے مسلمان ہیں قسم دوم کے تو ہم یقین کرتے ہیں کہ اوس عالم کو اس لکھنے میں کہ مسلمانوں کو کاموں میں کیے
چندہ دینا شرعاً درست ہو ضرور تردد ہو جاتا اور اسکے لکھنے کو کبھی قلم نہ اٹھاتا

اس لیے کہ مسلمان سمجھتے ہیں کہ ہر گاہ چندہ لینے والا بہت مسائل میں ساتھ مسلمانوں کے مخالف ہو تفسیر میں
لکھنا علماء اسلام کا اقوال و افعال و احادیث میں باطل ہونا اور احادیث کا جو نیچر کے مطابق نہیں اور
بہرہ کو رہا ہونا قیامات کا اور کچھ ہونا اصول فقہ کا جس پر فرقہ پر بیان کیا یا کہ تو اس کیونکر امید ہو سکتی ہے
کہ اس پر عہدہ جو رہے میں انتظام تعلیم اوس تفسیر حدیث اور فقہ کا جس کو مسلمان لوگ نہ ہی طور پر اور درست سمجھتے

بدولت تبدیل و تغیر کے اس میں گوارا کرے بلکہ گمان تو ہی اسکا ہو کہ چندہ لینے والا اس سر کے ذریعے
سے اپنے اسکاوی باتوں کا رواج دینا چاہتا ہو گا پس اس چندہ دینے میں اندیشہ نہ کرنا اور اسکا جس کے
پس کیونکر جائز ہو سکتا ہو کہ مدارس اسلامیہ وجود میں جنکو مسلمان اپنی مدارس سمجھتے ہیں اور یہ چندہ لینے والا نام کا
مسلمان اور نکلوا اور برا جاتا ہو مسلمان چندہ نہ دیں اور اس سر مجوزہ میں جس میں یہ حدیثات پیدا ہیں چندہ دینے
کا قصد کھین اور دین پڑ

ہر چند پڑھانے والا اور سبق دینے والا چندہ لینے والا نہ ہو لیکن پڑھانے والے اور سبق دینے والے کا چندہ لینے والے کے
مذہب پر ہونا بہت ضرور ہے تاکہ تعلیم اور تربیت اوسط نیچے پر ہو سکے جس سے آزادگی حاصل ہو اور طالب علم اس سر سے
انگریزی جوتا الیک کا چندہ لال ٹوپی پہن کر میز و کرسی پر بٹھاکر پھیری کاٹنے سے طہور بخفتہ اور بغیر قودہ کھا کر کھڑے
ہو کر شایب کر کے مہذب بن سکے اور اس صورت میں کہ چندہ لینے والا بھوت نیچے مدرس صاحب سے چار کے سر سے
کھینے والا ہو تو مدرس اگرچہ بطا چندہ لینے والا نہ ہو مگر حقیقت چندہ لینے ہی والا ہو گا

اگر سید محمد رضا صاحب مولوی خواجہ ضیاء الدین صاحب مولوی بشیر الدین صاحب مدرس مجوزہ میں میں مقرر کرنا
خیال کرتے ہوں تو خواجہ ضیاء الدین صاحب کے ساتھ احسان کرنے کے سبب سے صلہ رحمی کے ثواب کی توقع ہو گا
اور مولوی بشیر الدین صاحب کو کہ انھیں اخلاص کی کتابوں کو جنکی کوئی حدیث بقول سید محمد رضا صاحب قیام
الائق نہیں اور انھیں کھاسیر کو جو یہودیوں کے قصے سے بھری ہیں اور انھیں فقہ کی کتابوں کو جو بقول سید
محمد رضا صاحب قیاسات کے ڈھکوسلون اور غلط خیال اجماع سے ماخوذ ہیں جلتے ہیں اور وہی اصول فقہ مختصر جو
جنگل خیر اور وہی علوم قدیمین پیچیدہ بات کا حق ہے اور وہی حرات میں فوج لگا دینا آتا ہے پڑھتے ہیں
اور مدرس مجوزہ میں ان سب علوم کا بحیثیت موجودہ متروک ہونا اور علوم جدیدہ کی نئے طریقے سے تعلیم ہونا ضرور ہے
اس میں سے کے لائق کیونکر ہو سکتے ہیں گو سید محمد رضا صاحب اخلاص باطنی سے افوا کا مدرس علی کو ناچاہتے
ہوں یہ ہر اگر شتاب کند ہر تو نیست نہ دل در کسی بند کہ دل سے تو نیست نہ ہاں مولوی والدین
صاحب مولوی صفدر علی صاحب اس سے کی مدرس کے قابل ہیں اور اگر یہ نمونہ تو مولوی محمد ہاشم
صاحب اور مولوی مشتاق حسین صاحب اس کے لائق ہیں پڑ

اب دولہ متفقہ یعنی متفقہ سے مسائل بنیادی اور متفقہ مطبوعہ اخبار کا پتہ کو خفاستیں تمام ہر تہ کیل کے سن بھی
ہم ہر ان کیٹی تجویز مدرسہ العلوم پر جو نہ بھیجے بھیجے کہتے ہیں اس بات کا تصفیہ چھوڑتے ہیں کہ آیا بنیادی کا

استفتائیک نیتی اور ایمانداروں سے لکھا گیا ہے یا بالکل واسطے قریب دینے مسلمانوں کے اور غافلہ دہی علماء کے تحریر
 ہوا ہے اور کانپور کا استفتاء صحیح اور واقعی طور پر لکھا گیا ہے یا کذب اتنا سمجھ گیا ہے سید احمد خالص صاحب ریسرچ و
 اسلامیہ کو لکھا لغو اور بیفائدہ اور ہمیشہ غلامی کی حالت میں رکھے والا اور کراہی اور سبب تہذیبی سپر انونیکا
 باعث نہیں جانتے ہیں اور مدارس جو دہ میں کچھ فائدہ کے حامل ہونے کی توقع نہ رکھتے مخالف مدارس موجودہ کے ایک نیا
 مدرسہ جسکی تعلیم سے آزادی اور تہذیب جو سید احمد خالص صاحب پسند ہے حاصل ہو گیا تجویز کرنا نہیں چاہتے ہیں اور
 صدر نامہ اور جو جو حیاتیات اور حادثات اور روایات فقہیہ کے باتفاق اہل اسلام جائز ہیں کیا وہ کسی پیر میں داخل نہیں ہوتے
 مانوئے افعال اور عقائد پر کیا مسلمان اعتماد رکھتے ہیں اور مدرسہ تجویز میں علوم دنیاویہ اور کچھ علوم مذہبی
 کا تعلیم کرنا اپنے طریق پر نہ اور ان کے طریق پر کیا منظور نہیں رکھتے ہیں ؟

مقتل استفتاء کے بنارس

کیا فرماتے ہیں علماء شرع شریف کے کاندھنوں میں بعض مسلمان واسطے تعلیم علوم دینی اور علوم دنیاوی مسلمانوں
 ایک مدرسہ قائم کرنا تجویز کیا ہے اور جو جو علوم اسمیں پڑھا جائیگا اور طرح کے مدرسوں اور طالب علم کو تنخواہ ملیگی
 تجویز اور حقوق چھاپی ہے جو مجتہد اس سوال کے ساتھ مسئلہ بنارس پہلا سوال ہے کہ ایسے مدرسے کے قائم و جاری ہونے
 لیے عموماً چندہ دینا یا اس طرح خاص کے چندہ دینا کہ ہمارے بغیر خاص اعلان علم کی تعلیم میں ہوا اور اعلان علم کی تعلیم
 میں صرف نکلیا جاوے شرعاً درست ہے یا نہیں دوسرا سوال یہ ہے کہ اس تجویز میں جو علوم پڑھائے جائیں گے ہیں ان
 میں سے کون سے علوم ایسے ہیں جنکے پڑھانے کے لیے مسلمانوں کو چندہ دینا جائز ہے اور کون سے ایسے ہیں جنکے
 لیے جائز نہیں ہے؟ تو حسبہ او

مقتل استفتاء کے کانپور

کیا فرماتے ہیں علماء دین سمیر کاندھنوں ایک شخص ان مدارس کو جن میں علوم دینی اور ان علوم کی جو علوم دینی کی
 تائید میں ہیں تعلیم ہوتی ہے جیسے مدرسہ اسلامیہ دیوبند اور مدرسہ اسلامیہ علی گڑھ اور مدرسہ اسلامیہ کانپور لغو اور
 کتا ہے اور ان مدارس کی ضد میں ایک مدرسہ اپنے طور پر تجویز کرنا چاہتا ہے اور اس شخص کا حال ہے کہ صاحب نامہ اور جو جو
 آیات اور روایات اور روایات فقہیہ باتفاق اہل اسلام ناجائز ہیں یہ کہ پیر میں داخل دیتا ہے جو اس لیے مسئلہ
 کو اس شخص کے افعال اور عقائد پر اعتماد نہیں کر سکتا اس لیے جو ایسا شخص اہل اسلام سلف اور حال کے مورد
 مذہبی میں مخالف ہے اپنے طور پر ایک مدرسہ ضد میں مدارس اسلامیہ کے اور حال کے تجویز کرنا چاہتا ہے اور ان میں کچھ

علوم دنیا و دین و کچھ علوم مذہبی اپنے طور پر تعلیم کرانا اور سکول منظور ہر مسلمانوں کو ایسے مدرسے میں چندہ دینا
 ورت ہر بائین میں بیٹو کو خوب رواؤ

سیلہ حدیثا صاحب بلکہ اکثر کمپنی جو زیر تہ العلوم کے علوم مذہبی و فنی میں علوم جدیدہ کا ہر ذرا اخصوٹ کشتی میں کبھی
 پڑھا اور کسی اہل علم کے سامنے کسی علم کی کتاب کو رکھا مفید یا غیر مفید ہونا کسی علم یا کسی کتاب کا اوزار کو کیونکر معلوم
 ہو سکتا ہے طریقہ تعلیم کا حسن و قبح اور اس طرح دریافت ہو سکتا ہے طریقہ تعلیم میں تغیر و تبدل کرنا اہل علم کا منصب
 ہو کر چلی اہل صدر الصدور لاندہ ہر جگہ اہل علم کی بات نہیں سمجھتے اور مسکو پیچیدہ بات کہتے ہیں سیدھی سادی باتیں
 جاہلانہ جس سے آزادی کی راہ ملتی ہو ڈھونڈتے ہیں اور اسکی تلاش میں پہنچ جاتے کہ کوئی ایسی تدبیر ہے کہ ہم جاہلان
 میں نہ شمار کیے جائیں بلکہ ان ہم سے بزر جہالت میں ہو جائے تاکہ ہم اندھوں میں کھلا رہیں اور عالم شام کیے جائیں
 سیدھی سیدھی سو اسکا اور نہیں کہ ایک مدرسہ ایسا مقرر ہو جس میں کسی علم کی اسطرح تعلیم نہ ہو جس طالب علم کو کچھ تعلیم
 حاصل ہوگی توقع ہو اور وقت ہم اور طالب علم کی نظر میں عالم معلوم ہوں سیکیمان انہی صحبت جو
 خودی بخواب ہو چون زین نبشت کہ در ہمدی کو روش مست و مدرسہ مجوزہ کا ڈھنگ ایسا ہی نظر آتا ہے جیسوٹے چھوٹے
 مدرسہ اسلام آباد مدرسہ خیر جاوہر مدرسہ سوان وغیرہ میں اور جیسوٹے چھوٹے سکولوں مانند سکول مراد آباد
 اور فتح آباد اور علی گڑھ میں جن میں علوم مذہبی اور غیر مذہبی کے حامل ہونے کی امید ہو اور مقدر بھی اس میں توقع نہیں
 اس مدرسہ کی تعلیم کا خیالی نتیجہ سو اسکا کچھ خیال میں نہیں آتا کہ اسکا طالب علم ایک کتاب نگری پڑھی
 پڑنی بغل میں دلہو کے خیراتی و قدون میں ٹکٹ مانگتے پھر یہ یا تصویب علی کی کلام میں آئے ہو گئے پلے کو گوشتین
 لیے منہ اور سکا چوتے چاتے ہو مسلمانوں کی پچھنگا زور و کار سنتے ہو علی گڑھ کی کٹی کو چہ میں جو تیان کا
 بھرنے اور کھانی ہوئی بات کہتے پھر ان کے مدرسہ العلوم کی تعلیم کو نہ منٹ کا چون کہ مسلمانوں کو چھوڑا اگر نہ
 تو سیاح احمد خان صاحب سے سمجھ لیجئے اور بقول خود وہ بھوت بن گئے ہیں سر پر پینگے اور دیکھ دیکھ
 نئے دارالعلوم خیالی کے لیے جس فقہ اور اصول اور حدیث اور تفسیر اور کلام و منطق اور طبعیات اور فلسفہ کا تعلیم ہونا چاہیے
 کیا ہوگا اور ہی فقہ اور اصول اور حدیث اور تفسیر اور کلام و منطق اور طبعیات اور فلسفہ میں کسی تعلیم مذہبی اور دنیوی
 ہو اور جن کتابوں کا منتخب ہونا پسند کیا گیا ہو کیا وہی کتابیں ہیں جسکے اختیار پر مسلمانوں کی سعی مقصود ہو تو کیا
 یہ دنیا دارالعلوم بھی مانند مدرسہ موجودہ جو نیور علی گڑھ کانپور سہارنپور دیوبند دہلی لاہور کے محض
 بیگانہ اور لغو ہو گا کچھ بھی قومی فائدہ ہوگی اس سے توقع نہیں اور اگر وہ اور ہر فقہ اور اصول اور حدیث اور تفسیر

اور کلام و منطق اور طبعیات اور فلسفہ پر کہئے درستہ العلوم کی تعلیم کے لیے جو تیز رو اور جو سید محمد خاں صاحب کی رائے کے موافق ہوں ہو گئے اور وہ اور ہی کتابیں ہیں کہ اس رکھ لیے انتخاب ہونا خیال میں ہو چکا تھا تصنیف ہونا سید محمد خاں صاحب چاہتے ہیں تو عام مسلمان سید محمد خاں صاحب ایک شخص ناخاندہ و ناماگز مودہ خوارق علوم اور دقائق فنون کے لئے تیار ہو کر کسی علم کی سہل کے صحیح طور پر سمجھنے کی بھی کچھ قدرت نہیں امور دینی میں بھی اس کا اندازہ ہو غیر امور دینی میں اپنی تقریر اور تقریر جالبہ کسی علم کے صحیح طور پر بدون ہو سکنے کا اور کتاب کے درست اصولی کے ساتھ تصنیف ہو سکنے کی سید محمد خاں صاحب کی رائے کے موافق ہرگز کچھ توقع نہیں ہر پس کوئی مسلمان اس کے مدرسے کی تعلیم اور طریقہ تعلیم سے امید نہیں کر سکتا ہو کہ درستہ العلوم مجوزہ میں کچھ علوم مذہبی میں کچھ لیاقت حاصل ہونے کا امکان ہو بلکہ سب مسلمان اہل علم یقین کرتے ہیں کہ طالعہ عالم میں سہیلی کے سوا اور علم نہ کرے گی ہرگز کچھ کامیاب نہیں ہو سکیں گے کیا شیون کی طرح کہ عمر بھر کی پڑھائی میں کچھ عباتین غلط کی تھیں خانہ ساز یا دکر کہتے ہیں اور پڑھایوں کے مانند کہ عمر بھر کے گانے بجا میں دو ایک سو ہیمل خود اوجہ صاحب کچھ ٹی لکھ کر ہی واز سے دے شہر الہ آباد پر گاہ بجا لیتے ہیں وچا چھوٹا مسلمان ایک تہذیب الاخلاق کی بلخانہ باتیں یاد کر لیا سکیں گے کیونکہ اس میں جہ میں علوم قدیمہ جو سید محمد خاں صاحب اس میں نہیں کچھ مفید نہیں سمجھتے ہیں پڑھانے سنا ٹیکے اور علوم جدیدہ جو سید محمد خاں صاحب اس میں نہیں مفید سمجھتے ہیں کھائے جائینگے حالانکہ علوم قدیمہ کو جو ملازس المیہ موجودہ میں پڑھتے جائیں اور کچھ پڑھنا انسان کو دنیا میں انسان بننے کے لیے بہت ضرور ہو اور ہر زمانہ میں یہ علوم نہایت مفید ہیں جو تیز رو نہیں اور سرعت فہم و ہر بات کی کنہ کو پہنچ جانا اور ہر قسم کے علوم کے دقائق کو آسانی معلوم کر لیا اور شکل سے مشکلات کو دریافت کر لیا اور افکار کا سلیم اور رکھنا صاحب جانا اور پڑھنا اور عقل کا جانا اور حق و باطل میں جلد تیار کر لیا ان علوم حاصل ہو وہ اور کسی علم سے حاصل ہونا ممکن نہیں ہوا سوا اسکے بہت متنازع ان علوم میں کچھ اہل علم جانتے ہیں اور جتنے کچھ بھی وقت اپنا اکتساب علوم میں کر لیا ہو وہ اچھی سمجھتا ہے کہ جو طریقہ تعلیم کافی احوال مدارس اسلامیہ موجودہ میں جاری ہو اس وقت کے مناسب ہو اس میں نہیں متعلقہ اور لیاقت کسی علم میں بدون اس طریقہ کے عاۃً ممکن نہیں اگرچہ کئی کام ترک کر دیا اور کسی دوسرے کتاب داخل کرسے کو دنیا بنظر حال بعض طلبہ کے لیے مناسب سمجھا جاتا ہو سید محمد خاں صاحب اس میں کچھ بھی نہیں کہیں کچھ نئی آسانی جھوٹے ہر باتیں غلط و صحیح کاتیں شاید جانتے ہوں لیکن حقیقتہ الام کو نہیں سمجھتے ہیں نہ ہی غلطی و دلی رائے و روشنی یا بی سلی غم حال رخ زرد دلدلی پادشاہ مسلمان ہندوستان

کے علوم انگریزی کا تعلیم ہونا کسی ہندوستانی کے درمیان گورنمنٹ کا بھروسہ بہترین خیالی کرتے ہیں اس لیے
 کہ ہندوستانی کا مل طور پر لیاقت علوم انگریزی میں نہیں رکھتے ہیں جو ان کی سمجھ اور لیاقت پر انتظام طریقہ تعلیم کے
 مستحق اور عمدہ طور پر انجام پانے کی توقع ہو سکے اور ان کو اس قدر دست قدرت ہو کہ سب باب مسائل علوم
 جس کے ذریعے سے ترقی تعلیم اور کامیابی کا بھروسہ ہوتا ہے وہیں جہاں گورنمنٹ کے واسطے اور اسکے ملازمین
 دینی علوم میں وہ قوت اور لیاقت اور استعداد و دست قدرت حاصل ہو کہ وہ ہر کوئی نہیں پس و سراو کی ہر سب کا
 چہ جائیکہ اوس پر فائق ہو جائے اس طرح دعویٰ کر سکتا ہے کہ خشت کے درمیان خیز و دست شہر جنگ و تیغ چھین
 کر تو اندر وہ شہر جنگ ہے اور جس کے ترقی تعلیم علوم انگریزی کی جس قدر توقع گورنمنٹ کا بھروسہ ہو رہا ہے وہ خیالی سے ہو
 بحالت موجودگی گورنمنٹ کا بھروسہ کہ ہندوستانی کو تعلیم علوم انگریزی کے لیے وجود میں لانا اور اپنے اس فعل پر خوش ہونا یا
 ہرگز جیسے نادان کے لوگوں کو گھوڑے پر سوار دیکھ کر لاشی کو گھوڑا بننے کا اور سوار ہونے کے والے اپنا ہلاتے ہیں
 زندگی چھپرے گرس رہے بھر دار چھ لہت پست و عمدہ زبان راہ اور ہر کوئی تجویز دیتا ہے تعلیم کی صفائی اور
 اور کیا ماز جی کہ وہ کہتے ہیں تعلیم کا تجویز کرنا کیا قوم کی بھلائی اور بہتری اور علم کی روشنی پھیلانا اور روشن فہم ہونا اور
 اعلیٰ درجہ کی لیاقت اور تہذیب و شایستگی بخشنے کے لیے ہر یا اور سب نام فری اور فخر اور خوش نام سب ہی گورنمنٹ
 اور قصاص ہو اپنے نفس اور مسلمانوں کو سیدھی راہ بھلا بننے اور قوم کو جہالت میں ڈالنے اور دینی
 اور اخروی منافع سے محروم رکھنے کے لیے ہو

اسی سید احمد خاں صاحب العلوم کے وقت اور زمانہ کو دیکھو اور قوم کی حالت موجودہ پر ملاحظہ کرو اور سید احمد خاں صاحب کی چینی
 چٹری باتوں میں آؤ کہ مسلمان بچاؤں کا رویہ کیا ایک شخص کو کام میں نہ لے کر دے اور ملازم اسلامیت موجودہ کو جن میں فقہ اور
 اصول اور حدیث اور تفسیر اور کلام اور ریاضی اور منطق اور طبیعی اور الہی اور صرف اور نحو اور بلاغت پڑھایا جاتا ہے وہ چہ دنیا
 بن کر اسے منہم کر دے اور دنیاوی علوم سکھنے والوں کو گورنمنٹ ہی کا بھروسہ میں علم پڑھنے کو کہ جو دنیا کی عزت و وسوسہ کی
 اور وسوسہ کی اور شمول کے گورنمنٹ کا بھروسہ کی کامیابی سے توقع ہو وہ کسی اور ہندوستانی کے سرسہ
 کی کامیابی سے نہیں پڑے

اسی سید احمد خاں صاحب ہم قرض کرتے ہیں کہ اگر اس اسلامیت موجودہ میں پول نامور و فی طریقہ تعلیم اور دوسرے سب سلسلہ
 نظامیہ کا لغو اور غیر مفید اور بے ہی سہی اور گورنمنٹ کا بھروسہ تعلیم ناقص ہی سہی مگر یہ بتاؤ کہ لغو اور غیر مفید کو فائدہ بخش
 اور برے کو اچھا اور ناقص کو کامل بنانا کیا اسی میں منہم ہو کہ اگر اس اسلامیت موجودہ میں پڑ جائیں اور گورنمنٹ

قاضی فیض علی قریشی بادی پر قیاس کے ساتھ اور کوئی کچھ نہ کہتا ہوں کہ ہوں جو تہمید و فہم کے پر یوٹ سکڑی کی
 خدمت میں کی ہوگی اور کوئی معلوم ہوگی اس کے کسی پر یوٹ سکڑی کو خبر نہیں کہ کسی فی انی خوش پیدا ہو سکے یا خیر
 ہوا اور کوئی ایسا نہ دیکھا ہے کہ کسی مسلمان کو ایسا خیال نہیں کہ مسلمان ہر کوئی خوش کے سبب دینی باتوں کو بھیجی
 جھوٹی بات نہ کہ کمال سکھ اور نہ ہی مسائل میں کوئی غلط مسئلہ کسی سالہا کتاب میں لکھیں کہ ان ہنگام اسلام کا کچھ
 پاس نہیں سارے کام اور کچھ جہاد پر مقرر ہیں کچھ وقت کی ہر بری کرنے پر تحریریں انیس کی کہ ان کے اخلاق کے ساتھ کو بھیجئے
 ہیں آیات کی تحریف اور احادیث کے انکار میں کچھ مبالغہ نہیں کہتے اور نہ اگر یہ ہو تو کچھ عجیب نہیں جامع ان اوصاف
 کا سوا اسے ذات شریف کے کوئی دوسرا میرے خیال میں نہیں کرتا درود سر کفیت یا فخر زنگیست

نہ نہ آلودگی و براہ ذیو انگشت
 جب یہ سچ ہو کہ سید احمد خاں صاحب کے متعدد مسائل میں مسلمانوں کے اختلاف ہو تو سید احمد خاں صاحب کے کئی میں میں
 اتفاق کرنا مسلمانوں کا ممکن نہیں مسلمان جب تک یقین کر لیں کہ اس کام کے ذریعے سے سید احمد خاں صاحب کے مقتضات
 خلاف کوئی نہ ہو سکیں گے اور کے ساتھ اتفاق ہو کر نہیں کہہ سکتے ہیں تو یہ بدستہ العلوم میں جس تہمید و فہم کے کہ ہر اس شخص
 حاصل ہو تو کیا ذکر ہو یہ خلاف اسکے مسلمانوں کو گمان تو ہی ہو کہ وہ اس کے ذریعے سے اپنی محادی باتوں کو توڑ دینا
 چاہتے ہیں اس لیے کہ سید احمد خاں صاحب نے جو مباحات کا ذکر کیا ہے اس کے ان کے یہ ہیں جو تہمید کے کام وکی راہین میں اور چوتھا
 اور تہمید و تہمید اسلام پر آپہن آوین کی تربیت اور تعلیم و تہمید العلوم میں جائز کی تہمید تربیت اور تعلیم و تہمید باطن
 اور چھوٹی مسئلوں کی جواب دہی درست میں ہیں سید احمد خاں صاحب نے جو اشارہ کیا کہ تہمید کو تہمید میں کرتے ہیں کہ تہمید
 قبول کرنے سے تحقیق اور پیرایاں نامہ نہ جانتے ہیں وہ ہم نہیں سمجھتے کہ مراد وہی تعلیم کیا ہو اگر وہ تعلیم سے عمل کر کے قبول
 چرچا قبول چرچہ میں نہیں ہو رہا وہ لیل شرعی کے جیسا کہ تحریر ہیں ہمارے میں قوم عمر الثقلیہ بالعل بقبول من
 کہیں تھا کہ احادیث بلا حجة و منہا تو کوئی مسلمان اس میں تہمید نہیں کرتا اور یہاں تک کہ عامی جو جو
 مفتی کو اخذ کرتا ہو وہ بھی اس میں تہمید نہیں بلکہ شرح میں اس قسم کی تقابلیہ تصویب میں جیسا کہ تقریر شرح تحریر میں کوئی
 یل علی ہذا لا یتصور ان تقبلنا فی الشرع فی الاکھول و لا فی الفروع میں نہیں سیکھ کر اس تعلیم
 کا مسلمانوں کے خلاف کام جو نہیں ہو سکتا ہو اور اگر مراد تعلیم سے عمل ہو سکتا ہے تو غیر کے مطلقاً تو جیسے مانگی
 ترسکتے تہمید و تہمید مفتی کے دیکھتے ہی عمل کرنے والا ساقیہ قول اللہ تعالیٰ اور قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قول اہل
 اجماع کے بھی مقلد ہو پس تسلیم کرنے مطلق تعلیم سے جو شامل ہو عمل کو ساقیہ قول خدا و رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تسلیم کرنا

عمل کو ساتھ قول خدا و رسول خدا کے لازم ناما طاهر و پاک ہے سید احمد خان صاحب اگر عمل کرنا ساتھ قول خدا و رسول خدا صلعم کے بھی تسلیم نہیں کرتے ہیں تو ہم ممبران کیسی تجویز درستہ العلوم میں نہیں اونکے بہت عوری بھی داخل ہیں تصدیق بات کا چھوڑتے ہیں کہ تو ایسا سید احمد خان صاحب بر تقدیر تسلیم کرنے اس تقلید کے بھی عقیدے مسلمان بنے ہو ہیں یا اسلام کی تقلید سے باہر اگر کچھ اور ہو گئے ہیں یا

سید احمد خان صاحب کہتے ہیں کہ ہم نے یہ تقلید قبول کرنے سے تحقیقا او سپر ایمان لانا بہتر جانتے ہیں سو کیا تحقیق کو ہرانی تقلید سمجھتے ہیں تحقیق کے مراتب میں جو مقلد کو لائق ہو وہ مقلد اور جو مجتہد کو مندر اور جو مجتہد تحقیق کرتا ہو پس یہی کو تقلید قبول کرنا تحقیقا او سپر ایمان لانے کے ساتھ جمع ہو سکتا ہو تو

ہم یقین کرتے ہیں کہ سید احمد خان صاحب کا مجتہد ہونا بلکہ عالم غیر مجتہد ہونا شاید کوئی مسلمان بلکہ کوئی شخص اور کوئی ممبران کیسی تجویز درستہ العلوم سے خیالی فکر نہ ہو گا اور مسلمان جانتے ہیں عالم غیر مجتہد ہے جا عامی صرف کو تقلید مجتہدین چارہ نہیں اور عامی تسلیم کرنا تو الا تقلید مجتہدین کا منکر ہے ایک کہ یہ فاسد لو اهل الذکر انکم لا تعلمون کا فروغ شرعیہ اجتہاد یہ عامی صرف پر تقلید مجتہدین باتفاق اہل اسلام واجب ہو اور جو عالم

رتبہ اجتہاد کو نہیں پہنچا وہ بھی جمہور اہل اسلام کے نزدیک حکم عامی صرف میں ہو گا

سید احمد خان صاحب غفرہ تہذیب الاخلاق نمبر ۱۱ مورخہ ۱۱ محرم ۱۲۸۳ ہجری میں لکھتے ہیں کہ نہایت سید احمد خان صاحب شہادت صحیح اور سچا مسئلہ ہے کہ ہر زمانہ میں مجتہد کا ہونا ضروری ہو سو صحیح اور سچا ہونا اس مسئلہ کا اگر اس وجہ ہو کہ تجتہا شیعہ ہو اور جو اہل سنت اس کے مخالف کو حنبلیہ یا بعض علما اور نہ یہ کہ بھی بطریق شد و مد سطر گئے ہوں

مخالف ہو حدیث صحیح ان الله لا يقبض العلم انتزاعا ينتزعه من العباد ولكن يقبض العلم

العلم انتزاعا ينتزعه من العباد ولكن يقبض العلم يقبض العلماء کی جو دلالت کرتی ہے اس پر

کہ ایک زمانہ خالی ہو فی الواقع اور علماء عام اور شامل اور مجتہدین کو اور نفی عام متکرم ہوتی ہو نفی خاص کہ

تو ہو سکتا صحیح اور سچا ہونا اس مسئلہ کا سو حوالہ میں سید احمد خان صاحب کہ کوئی مسلمان قبول نہیں کر سکتا ہو ورنہ

کوئی دلیل صحت اور سچائی اس مسئلہ کی مستقیم نہیں ہو

سید احمد خان صاحب چہ تہذیب الاخلاق مورخہ ۱۱ محرم ۱۲۸۳ ہجری میں لکھتے ہیں کہ ہر ایک کو معلوم ہوتا

ہو کہ اکثر علما کا یہ سبب ہو کہ زمانہ میں مجتہد کا ہونا ضروری ہو سو غلط ہو تو قریشیہ تحریر ابن ہمام میں مرقوم ہے کہ

یہو زخلو الزمان عن مجتہد کما هو المختار عند اکثر منہم الامادی وابن النکاح

ان کے زمانہ میں
نہ تھا

اور حدیث لایزال طائفہ میں امتیاز ظاہر ہے علی الحق حتی یا قی اسما للہ کاملہ اور مجتہدین بھی نہیں
 بڑھ چکے ہیں نہ ضرورت اور وجہ وجود مجتہد ہو وسیلے کے طور پر علی الحق جو حدیث میں بڑا مالیت اور سبکی صریح
 اعتقاد حق پر ہو سکتی ہے نہ علم اور اجتہاد پر اور بھی ظہور علی الحق عام ہے اور اجتہاد باجہاد ہو یا تقلید کسی مجتہد کی
 گو وہ مجتہد کسی نام سے ہو یا غرضی میں مرقوم ہو یا لفظ لایزال علی الحق ایچھا نہ ظہور علی
 الحق يدل على اعتقاد الحق لا على العلم والاجتهاد

اور تقریر میں بطور سبب خلاف الظہور علی الحق فانی لا یشترک وجہ الاجتہاد لاندی الظہور
 علی الحق اعلم من الاجتہاد اور اجتہاد کا فرض کفایہ ہونا اگر تسلیم بھی کیا جاوے تو ہر زمانہ میں فرض کفایہ
 ہوا اور اس کا ہرگز لائق تسلیم نہیں ہو سکتا ہر اس لیے کہ نسبت علماء فرض کی جاوے تو اجتہاد کا مقصد وہ ذاتی نہیں
 رہ سکتا ہر اس لیے کہ مبادی علیہ اسطے اجتہاد کے بالاتفاق شرط ہیں اور جو چیز مفروضہ فرض نہیں ہو سکتی
 ہر اور نہ ترک اور سکا باطل اور ضلالت قرار پاسکتا ہے کہ لا یکلف اللہ نفسا الا ببہا علوہ اسکے عدم
 اجتماع استیضالات پر اور عدم اجتماع ہر ضلالت پر باعتبار اعتقاد کے نہ باعتبار عمل کے پس ممکن ہے عمل
 متروک ہو جاوے ایک فرض کا کسی نام سے میں اور بھی اجتہاد کے فرض کفایہ ہونے سے ایک یا دو مجتہد کا ہونا
 ہر وجہ میں لازم نہیں تاہم بلکہ ایک یا دو مجتہد کا قائم ہونا تمام عالم میں اسقاط فرض کے لیے کافی سمجھا جاتا ہے
 اور ہر کچھ سبب سے کسی چیز کو فرض وجود اور سبب کی لازم نہیں آتی ہر کچھ حکایتی عن تالیف حکایت کا نہیں
 ہر زمین خدا تعالیٰ وسیع ہے ہر شے کو ہر جگہ کا ہر حال معلوم ہونا دشوار ہر اور ہم نہیں سمجھتے کہ زمانے کے حادث یا قاعد
 ہو نیکو سکے ثبوت میں کہ ہر زمانہ میں ایک مجتہد کا ہونا ضروری کیا و فعل ہر اور نہ ہے ہر اور نہ ہی حجتیں پیش
 آتی ہیں ضرورت میں کہ ان میں امور اور حاجتوں میں ہوں جنکو مجتہدوں گذشتہ نے احتمالاً بھی بیان نہ کیا ہو یا اور
 امور اور حاجتوں میں ہوں جنکا حکم ان امور اور حاجتوں جو مجتہدوں نے بیان کی ہیں سبب سے ترک کے کسی سبب
 میں اعتقاد نہ ہو سکتا ہو یا اور نہیں امور اور حاجتوں میں ہوں کہ جنکا حکم نہ معلوم ہونے کے کچھ زمین میں مرجع واقع ہو سکتا
 ہو یا اور نہیں امور اور حاجتوں میں ہوں جنکی نسبت کچھ حکم صریح نہ معلوم ہونے کی صورت میں شایع اور مجتہدین کوئی
 کلیہ کی کلیہ موضوع میں امور اور حاجتیں داخل ہوں تو یوں ہو سکتا ہے کہ بعد نقص اجتہاد کے وقوع میں نہ آوے کسی
 ایسے حادثہ کا زمین میں جو قبیل ان حوادث سے ہو جس کے لیے مجتہد کا موجود ہونا ضروری سمجھا جاتا ہو خدا تعالیٰ کے
 علم میں قرار پاچکا ہو ہر حال ہر فرض کرتے ہیں کہ کوئی زمانہ مجتہد سے خالی نہ ہو اور اکثر علماء کا بھی یہی مذہب

سہی لیکن کسی عالم کے نزدیک بدھ یا جین تہذیب میں ہو سکتا ہے یا بالاتفاق ارکان اور شرط اجتماع کا جو کچھ
 کہ ہوں تہذیب میں پایا جائے ضرور ہو جسے صاحبِ احوال صاحبِ قطع نظر اجتماع ارکان اور شرط اجتماع کا علم
 ضروری ہے بھی نصیب میں اور حکم میں عالمی صرف کے بحالت موجودہ کس طرح کیسے نزدیک تہذیب میں
 مضامین ملے۔ حدیث میں تشبیہ بقوم فقہاء کا کہ جو کچھ سید احمد خان صاحب نے پرچہ تہذیب الاخلاق میں لکھا
 بیچ الاول ثلثہ ہجری میں بروج کیا ہے جو دیکھا ہوں اور ان کے دعویٰ اجتہاد کو اس کے ساتھ خیال کرتا ہوں تو بہت
 تیرہ ہوں ان کمال تہذیب میں کہ کیا ایسا یہ سید احمد صاحب نے ہو سکتا ہے اور کیا کوئی تہذیب میں ایسی جالانہ باتیں کہہ سکتا
 ہے جو ان کے علم و فضل اور دعویٰ اجتہاد و نام بریں اجتہاد سے فرشتہ باشد واقعی وہ یہ کہہ دے جو رسول خدا
 کیا جو وہ ملوان کے کسی حدیث کا غیر معتبر ہونا ثابت ہو سکتا ہے یا کوئی وہ ہم فاسد و حدیث ہو سکتا ہے یا جس کے
 کفر و کفر پر سلف اور خلف کا اتفاق ہو انکار ان کے کفر و کفر سے کہہ دے ہو سکتا ہے یا اسلام کو مثال زد و باوجود یہ
 کسی لاشعہ ہو سکتا ہے کہ کفر و کفر میں کچھ خلل نہیں ہو سکتا جبکہ اسلام و باوجود یہ کہ کفر و کفر میں
 کیا کیا ضرورت رہی ہے ہونا اس کے کسی طور نہیں ہو سکتا سید احمد خان صاحب اسلام کیابی نے تیرہ کا وضو ہو کہ
 کسی حدیث میں نہیں جاتا اور کوئی ناقض و فاسد ہو سکتا ہے نہ سید احمد خان صاحب کو موافق اعتقاد
 انصار کے روح القدس نے سرنگن ہونے کا کہ کر دیا ہو گا کفر و کفر میں اسلام ہو پوچھ گویا میں تنہا است
 کہ اگر کوئی عالم شیعہ ہو یا جہانگیر یا کفر و کفر میں اگرچہ یہ کہہ کر ایمان کے ساتھ کہہ کر گناہ چھڑے
 کرتا لیکن ان گناہوں کا جو امارت تہذیب میں اسلام کے جاری رہنے کا کوئی اور میں بھی انکار نہیں کرتا
 پرچہ تہذیب الاخلاق میں جو کچھ لکھا ہے سید احمد خان صاحب نے لکھا ہے کہ یا زہم حسن یعنی وہ حدیث
 جس کو راوی عن عمر بن خطاب کہہ کر بیان کیا ہو یہ ایک ایسی قسم کی حدیث ہو جس میں تمام حدیث کی کتاب میں بھی
 پڑی ہیں اور ان میں ہم کی حدیثیں بہت زیادہ محو کرنے کے لائق ہیں

واضح ہو کہ اہل حدیث میں حدیث کی روایت میں چار لفظ متعل ہیں حدیثا خبرنا اننا یتینون لفظ جب بولے
 جاتے ہیں تو سمجھا جاتا ہے کہ یہ روایت ہے اور اس کے راوی یہ حدیث سنی یا کبھی ہے کہ جو تھا لفظ کا بے فقہ لفظ
 ہو اس لفظ سے دلوا احتمال میں کہ کچھ راوی نے اور اس کے راوی یہ حدیث سنی ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس میں
 ہو بلکہ جس معنی ہو اس کا نام چھوڑ کر اس کے راوی کا نام لے دیا ہو
 پھر اس بات کے قرار دینے میں کہ ایسی حدیث کا یہ حال ہے کہ خلاف ہر شایس بات پر متفق ہیں کہ اگر اس

میں کوئی راوی کا نام نہیں پایا کرتا ہو جس کی حقیقت اس نے حدیث میں بہت سے حدیثیں متبرک ہوگی اور اگر ایسا ملے
 ہو تو متبرک ہوگی اس کے بعد علمائین اختلاف کر بعض عالموں کا یہ قول ہے کہ ایسی حدیث کے متبرک ہونے کے لیے بھی
 ضروری ہے کہ جس شخص نے لفظ عن کسی سے روایت کی ہو اور وہ دونوں کا وہی لفظ بات ہو اور حدیث سے کہنے کا اور کوئی
 بھی ہونا ثابت ہو چنانچہ ہماری کتاب میں ہے کہ اگر مسلم ان باتوں کو قبول نہیں کرتا کہ وہ کسی راوی کو صرف روایت
 پر عمل نہ کرے بلکہ میں بحث نہیں کر کہ صرف وہ بات دکھائی ہو کہ جس حدیث میں لفظ عن آیت ہوئی ہو اور میں
 برابر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے راویوں کے ہونے کا احتمال ہو اور اسی سبب سے یہی احتمال ہے کہ وہ حدیث رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہیں ہو کہوں گے کہ مختلف شرطوں کے اور اسکو حدیث نبوی سمجھا کر صرف قیاس سے جو حدیث میں لفظ عن کی سبب
 سمجھا کر کوئی ثبوت یا کوئی نص اس پر نہ پائیں پس میں یہی حدیث پر خبرم و یقین بات کہ بلاشبہ وہ حدیث ہے
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہیں ہو سکتا انتہی لفظ حدیث معنی میں جو حدیث خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور کسی غلط
 آدمی سے کہنے کا لفظ کہنا میرا مقصد نہیں میں اس بات کو دکھانا چاہتا ہوں کہ اس حدیث میں بہت باتیں مضمون کی اور غلط
 اور باطل میں جنکار و کرنا واجب ہو گا

اگرچہ میں تسلیم کرتا ہوں کہ لفظ عن میں دونوں احتمال میں یہی احتمال ہے کہ کچھ راوی نے اپنے راوی سے
 یہ حدیث سنی ہو اور یہی احتمال ہے کہ کچھ راوی نے اپنے راوی سے یہ حدیث سنی ہو لیکن پایا جانا دونوں
 احتمالوں کا اس کے متافی نہیں کہ ساتھ کسی شرط کے سبب کسی حدیث کا احتمال دل کو ترجیح ہو اور حدیث میں
 اسی احتمال اول پر مچول ہو اور احتمال ثانی پر کچھ خیال نہ ہو وہ وہ جہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ حدیث اور خبرنا اور انبیاء
 اور عن یہ الفاظ حدیث کے راویوں کے ہیں کہ ان کو حدیث کی اسنادوں میں احتمال کرتے ہیں جو یہ لفظ میں جو
 احتمال پیدا ہوں اور ایک احتمال کے معین کرنے میں خلاف ہو تو تصفیہ اسکا ان میں پرچھوڑنا چاہیے جو ان
 استعمال کرتے ہیں وہ روایت تلاش سے یہ بات ثابت ہو کہ ہستنا ہی حدیث کے راویوں کی عادت ہے
 کہ لفظ عن کو اس حدیث کی اسناد میں اطلاق کرتے ہیں جن کو نیچے والے راوی اپنے راوی سے
 خود سنا ہوگا پس میں یہ لفظ ہوا و اسکو احتمال اول ہی میں لے کر لیتا ہوں کہ کوئی راوی نہ ہو سیکے
 اسکی صحت میں کہ نیچے والے راوی نے اپنے راوی سے خود سنا ہو کہ غلط اسکا ہو پس اس نفع کے لئے کہ یہ
 ایسے کچھ شرطوں کے متبرک ہونا مناسب ہو سو اول لفظ عن کے ساتھ روایت کرنے والے کا نام نہ لیا جائے
 راوی نہ لیا جائے چھپاتا ہو یا راوی کا جس کی حقیقت اس نے حدیث میں ہوا اور وہ منکر نہ لیا جاتا

نکاح و طلاق و غیرہ

مسئلہ اول: نزدیک مسرت و محبت پر یقینی ہو سکا کہ نہ محبت ہو نامرسل کی یہ وہ غیر مشہور ہونا جس پر
 کا کیونکر تسلیم کر سکے گا مسئلہ دوم: حدیث مسرت کا اگر صحابی ہو تو سو اہل حق اس پر انہی کے مستحق ہیں نہ
 مسئلہ سوم: مقبول ہو نہ ہو بلکہ قطعاً کا یقین اور نہ مذہم ہو جا تو شافعی کے نزدیک غیر مقبول ہو جا اور
 اگر غیر صحابی ہو تو اکثر کے نزدیک کہ اوخصین بن ابی امام ابو حنیفہ اور امام مالک اور امام محمد بن حنبل ہیں
 مقبول ہو جا اور نزدیک ہر تہ اور اکثر اہل حدیث کے شروع زمانہ امام شافعی نے مقبول ہو جا اور نزدیک
 امام شافعی کے حدیث مسرت اگر قوی ہو گئی ہو یا سناو یا بار سال یا قطعاً اختلاف شیوخ کے دو سر طریق
 سے یا بقول صحابی یا بقول اکثر علماء یا معلوم ہو گیا ہو کہ مسئلہ اسکا وہ شخص ہو جو غیر ثبوت سے اس سال میں
 کرتا ہو مقبول ہو جا اور در صورت منتهی ہونے ان پانچ باتوں کے مقبول ہو جا اور بعضی شافعی نے حدیث
 مسرت کے مقبول ہونے میں یہ بھی قید لگائی کہ کہہ مسئلہ اسکا کیا تا بعدین میں ہو اور حفاظ کی مخالفت
 نہ کرتا ہو اور جیسے بن ابی ان کے نزدیک حدیث مسرت قرون ثلثہ کی مقبول ہو جا اور غیر قرون ثلثہ کی رد ہوتی
 کہ مسئلہ اسکا ثبوت نقل میں ہو تحریر میں ہام میں مذکور ہو مسئلہ المسرسل قول الامام الثقفہ قال علیہ السلام
 مع حذف اسند و تفسیرہ بالتابعی او الکبیر منہم اصطلاح فیہ فیہ النقطۃ و بعضیہ قول التامع منقطعاً
 خلاف الاصطلاح المشہور و ہواستطوع فان کان صحابیاً محکم الاتفاق علی قبولہ لعدہ لا اعتدایہ بقول
 الاسفرائینی و ما عن الشافعی من نفیہ ان علم رسالہ و کان غیرہ فالاکثر منہم الاثنتہ الثلثہ اطلاق القبول
 و الظاہر تہ و اکثر اہل الحدیث من عدل الشافعی اطلاق المنع و الشافعی ان عصبہ اسناد او ارسال سے
 اختلاف اشیوخ او قول صحابی و اکثر العلماء و عرف انہ لا یسرل الا عن ثقہ قبلہ و الا لا و قبیہ ایضاً
 بکونہ من کبار التابعین و لو خالفوا لاحتجوا بالثبوت و ابن ابی ان فی القرون الثلثہ و فیما بعد اذا کان
 من ائمة النقل مطلقاً او ابن حاسب من مختصر الاصول میں لکھا ہو مسئلہ المسرسل قول غیر صحابی قال
 صلی اللہ علیہ وسلم اتھما قول الشافعی لا الا ان اسندہ غیرہ او اسلکہ و شیوخاً مختلفۃ او عصبہ قول
 صحابی و اکثر العلماء و عرف انہ لا یسرل الا عن عدل قبلہ و لہذا انکان من ائمة النقل قبلہ لا انفا
 و ہواستطوع او قاضی عصبہ نے شرح مختصر میں ذکر کیا ہو و لہذا انکان اللہوی میں ائمة نقل احمد
 قبلہ لا انما قبلہ نہ ہواستطوع

اور سید احمد فاضل حاسب نے جبکہ انہما علم اصول حدیث میں مقدمہ فارسی ترجمہ شکوہ او عجائب شافعی

مولانا شاہ عبدالغفر دہلویؒ جو مجاہد و علمائے کبار تھے حضرت مرسل میں توقف کرنا لکھا ہے حالانکہ اکثر
 فقہائے نزدیک حضرت مرسل قبول کرتے اور یہی منہار ہے امامی اور ابن حاجب اور قاضی عسکری وغیرہم
 سوشنا اس تحریر کا مستند تقلید شیخ عبدالحی دہلوی کے اور کچھ میں نہیں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے
 کچھ مجاہدین کے مجاہد علماء لکھ دیے ہیں کہ بتقلید شیخ صاحب لکھ دیا کہ حضرت امام احمد حنبل کی
 رائے اسباب میں کیستونہیں حالانکہ عدم قبول مرسل قول غیر مشہور ہے اور قول مشہور جسکو علماء مذہب
 امام احمد بن حنبل قرار دیا ہے وہ قید کرنا حدیث مرسل کا ہے جمیع الدین علوی شرح منہج الفکر کی شرح
 میں لکھا ہے قال بالک فی المشہور عندہ اسی المرسل صحیح والیہ صنیفہ وطائفہ من اصحابہ وغیرہم میں نے
 العلماء کا حدیثی مشہور عندہ صبیح محتج بہ بل علی ابن جریر جماع التابیین باسم علی قبولہ وانہ لم یثبتہم
 اختارہ ولا عن احد من الائمة بعدہم الی اس الماتین اللذین ہم من القرون الفاضلۃ المشہورہ لولہما
 من الشارح علی النبی وسلم بالخیفۃ وبالغ بعض القائلین بقبولہ فقواہ علی السند اور دہلوی نے
 شیخ منہج میں ذکر کیا ہے وقد اختلفوا فی قولہ قد رتب الشافعی الی المنع منہ الانی مسائل ستم فرما و اختار
 الامام والمصنف ولعلہما من الصحاح عن مجاہدین و مذہب المجاہدین من القنۃ کہما قالہ فی المصنوع الی
 قبولہ ونقلہ الامدی عن الائمة لکنہ و اختارہ حتی بالغ بعضہم بجلۃ اقوی من السند لانه اذا اسند نقد
 کل امر الی الناطق ثم یاتہم صحیحہ و مذہب ابن حاجب الی قبولہ من ائمة النقل ومن غیرہم و مذہب
 عیسیٰ بن ابان الی قبول مرسل الصحابۃ والتابعین کتابہما بعضی القابیین و ائمة النقل مطلقا اور سبکی نے
 جمیع اجماع میں لکھا ہے و راجع بالمرسل البصیفہ والکاف و احمد والامدی مطلقا۔
 آپ میں کہتا ہوں کہ حدیث مرسل کا قبول کرنا صحیح اور بہت معلوم ہوتا ہے اس لیے کہ وجہ قوی
 نہ قبول کرنے حدیث مرسل کی سید احمد خان صاحب کی رائے میں یہ ہے کہ اس کے حدیث نبوی ہونے
 پر یقین نہیں جس کے حدیث نبوی ہونے کا احتمال بالکل نفع ہوتا ہو سوا اس کے حدیث نبوی ہونے
 پر سطح یقین ہونے سے قبول نہ کرنا اور سکا لازم نہیں آتا ہے ورنہ سب حدیثوں کا جو بجا و مستقول
 میں قبول نہ کرنا لازم ہوگا اس لیے کہ اول سب احادیث کے حدیث نبوی ہونے پر یقین نہیں
 ہو باقی شک کہ جو اوی جھوٹ کیا ہے فقہ ہر یا نہیں اس طرح رفع ہو سکتا ہے کہ بحث او شخص
 کی اصالی میں نہ ہو جس کے اسناد کو اگرچہ کسی راوی کی طرف ہو ہم جھوٹ نہیں کہہ سکتے ہیں بلکہ

اس کو سچ اور سچ سمجھتے ہیں پس اسناد او شش عشر کی طرف جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب دینے کے لئے راوی چھوڑ کر کے ہر صورت اور غیر صحیح کس طرح کہہ سکتے ہیں لیکن سچ اور صحیح ہونا اسناد کا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر وقت ہونے والا ہے اور ان راویوں کے جو درمیان چھوڑ دیئے گئے ہیں ان میں سے معلوم ہو سکتے ہیں کہ ان راویوں کو کہہ چکا اس شخص نے چھوڑ دیا ہر فرقہ خیالی کہ ضرور ہو گا اور میں جناب ہمارا یہ ہو گا کہ اگر ہم ان راویوں کو اس شخص سے پوچھتے تو ان کے انقباض کے اوکو کو پچھ نہ کہتا غایت ثانی الباب یہ احمد خالص صاحب بنا اسکے حسن ظن پر راز دینے سے ہم اس میں کچھ مضائقہ نہیں جانتے ہیں اس لیے کہ دیکھتے ہیں کہ مدار ساری حدیثوں کا جو سبب اجاڑ منقول میں حسن ظن ہی پر ضرور ممکن ہر جھوٹ بولنا ثقہ کا پس سچا سمجھنا ثقہ کو بدول حسن ظن کے نہیں ہو سکتا علاوہ اسکے مشہور ہونا اس سال ائمہ تابعین ہر تہذیب بن الحسین اور شعیبی اور ابی ہریرہ وغیرہ کا اور مقبول ہونا اسکا ان کے آپس میں بدول انکار کے معام میں آپس میں ائمہ تابعین ہر واحد پر اس کے قبول کرنے پر پس کسی احتمالی سے کہ جسکی صحت کی کہو ہر تہذیب میں نہیں خرف اس اجماع کا ہم جائز نہیں رکھ سکتے ہیں

سید احمد خالص صاحب نے پچھ تہذیب الاخلاق پر حدیث ۱۱۰۰۰ سے پہلے اول ششہ ہجری میں حدیث من تشبہ بقوم فهو منهم سے متعلق جو لکھا ہے میں اس وقت اسکی حقیقت ظاہر کرنا مناسب سمجھتا ہوں اور سید احمد خالص صاحب نے پچھ تہذیب الاخلاق پر حدیث ۱۱۰۰۰ سے پہلے ہجری میں نقل المعنی اور مرفوع حکمی ہوا احادیث میں جو راویین دی ہیں یا لکھی ہیں حدیث کی شرح میں کچھ تفسیر کی جو راویوں اصول میں ان احادیث کے حدیث نبوی ہونے کے لیے ٹھہرائے ہیں کوئی غلط اصل قرار دیا تو ان سب میں دوسرے موقع پر بحث کرنا چاہتا ہوں

سید احمد خالص صاحب حدیث من تشبہ بقوم فهو منهم کا روایت نہ ثابت ہونا جو اس طرح فرماتے ہیں کہ جو سند اس حدیث کی بیان ہوئی جو اس کے اتصال سند کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک نہ ہو نہیں ہو گی کیونکہ جو الفاظ روایت کے ہیں ان سے یہ بات لازم نہیں ہو گی کہ حسان اور ابی غلبہ اور ابن عمر کے درمیان میں اور کوئی راوی ہوا انتہی سوا اس کہ کو یہ جوہ خلاف ہوا اول یہ کہ حسان اور ابی غلبہ دونوں ایک طبقہ کے راوی ثقافت تابعین ہیں اور باہم ان کے ملاقات بلکہ سلام بھی ثابت ہو گیا ہے ملاقات ابی غلبہ کی ابن عمر سے اور سلام ان سے ثابت ہو گیا ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ

جناب راویین
ثابت ہونا
من تشبہ
علم یقین
سے

صراط مستقیم میں ذکر کیا ہے اور ابونعیم الحارثی نقال فیہ احمد بن عبد اللہ العیسیٰ ہونے کا واسطہ ہے
 ذکرہ بسو قد سمع منہ حسان بن عطیہ اور عبد بنی مقدسی نے کمال میں لکھا ہے ابونعیم الحارثی
 الدمشقی میں ثقافت القابعین سمع من ابن عمر و اسئل عن معاذ و سمع منہ مسلم بن زیاد و حسان بن عطیہ
 و ثور بن زید و مینہ و یحییٰ حاصم الاحول القطاع اور کسی کا احسان اور ابی منیب یحییٰ مدلس ہونا بہتر
 ثابت نہیں ہے اور ازویرچہ ثابت کر چکے ہیں کہ جو حدیث بلفظ عن روایت ہو اور روایت کرنے والے
 میں اور میں ہیں کہ جن سے روایت کرتا ہے ملاقات ثابت ہو اس شرط سے کہ روایت کرنے والا
 چھپاتا ہو اسکو جس سے تحقیق حدیث سنی ہو قبول جمہور اہل حدیث اور فقہاء اصول کے متصل
 ہے اور یہی قول صحیح اور معمول ہے محدثین کا ہے اور ہر تقریر سے بھی ایسا ہی ثابت ہے کہ متصل کہنا اس
 حدیث کا سوا تقلید مذہب مود کے جس سے اکثر احادیث مشتبہ احکام کا انقطاع ثابت ہوتا ہے
 اور در صورت عدم قبول انقطاع کے مطلقاً یہ سب حدیثیں قابل اعتبار نہیں قرار پا سکتی ہیں اس
 حالت میں احادیث کا دروازہ کھلنے کا خوب موقع ملتا ہے۔

دوئم حدیث معنی کا سہل ہونا جس کے نزدیک ہے اور اسکے نزدیک اس وقت تک ہے کہ اتصال اور کسی
 اور طریق سے ظاہر نہ ہو اور جب اتصال اسکا اور طریق سے ظاہر ہو تو حدیث معنی بالاتفاق متصل
 ہے بختمہ الفکر کی شرح شرح میں یہ قول ہے کہ وہ جب بعضہم الی ان الاستیادہ معنی من قبیل المنقطع والمرسل
 حسی متبیین اتصالہ اور حدیث میں تشبہ بقوم فونونہم کو سوا ابی داؤد کے امام احمد اور ابویعلیٰ نے اپنے
 مسانید میں ابن عمر سے اور طبرانی نے معجم اوسط میں اور زبائون نے اپنے مسند میں حدیفہ بن الیمان
 اور ابو نعیم نے تاریخ صفہان میں حضرت انس کے سے بطریق متعدد روایت کیا ہے اور بعض میں بلفظ عن
 شوم ہر فرض کرتے ہیں متصل نہونا اس حدیث کا اور کہتے ہیں کہ اس تقدیر پر مرسل ہوگی اور حدیث
 مرسل نزدیک امام مالک اور امام ابی حنیفہ اور امام احمد بن حنبل کے مقبول ہے اگرچہ شافعی اسکو مقبول
 نہ رکھتے ہوں پس عموماً اس حدیث کو غیر مقبول کہہ دینا کیونکہ صحیح ہو سکتا ہے اگر کسی احمد خانصاحب
 متفکر و سنی کے ہوں جو مرسل کو مقبول نہیں کرتا لیکن یہ تقلید تمام مسلمان چریت نہیں ہو سکتی ہے
 چہارم ہر فرض کرتے ہیں کہ حدیث مرسل ضعیف ہی صحیح لیکن جو حدیث کہ ضعیف سبب سال
 کے ہو ضعیف اور متعدد طرق سے رفع ہو سکتا ہے اور یہ حدیث متعدد طرق سے روایت ہوگی

اگر جیسا کہ وجہ دوم میں بھی ہم بیان کر چکے ہیں ابن الصلاح نے علوم حدیث میں ذکر کیا ہے کہ اگر کسی حدیث میں
 کمال ضعیف کے احادیث پر دل بھیجیہ میں وجوہ دل ذلیک تیفاوت فمن ضعف یزید ذلیک بان کیون
 ہائیں اس ضعف حفظ راویوں کو نہ من اہل الصدق والیائہ فاذا روینا ما رعاہ قد جاہل من وجہ اخر
 عرفنا انہ ما قد حفظہ ولم یحتمل فیہ ضبط لہ وکذا لک اذا کان ضعفہ من حیث الارسال لال نحو ذلیک
 اور نو دہی تقریب میں لکھا ہے اگر اذاری می حدیث من وجوہ ضعیفہ لایزید ان کمال من مجموعہ ما نہ نہ
 بل ما کان ضعفہ لضعف راویہ الصدوق الامین لال بحکیہ من جہل اخر وکذا اذا کان ضعفہ لارسال
 زان بحکیہ من وجہ اخر ملو
 پہلے ہم فرض کرتے ہیں کہ اسناد اس حدیث کی بروایت ابی داؤد ضعیف ہو مگر لیکن صرف اس بناو کے
 ضعیف ہونے سے حکم کرنا اس حدیث کے ضعیف کے غیر مقبول ہونے پر صحیح نہیں ہو سکتا اگر تقریباً وہی
 میں مذکور ہو اور اس حدیث باسناد ضعیف فلان نقول ہر ضعیف ہذا ولا تقل ضعیف المتن صحیح
 ذلیک الاسناد اور تفتیح ابراہیم بن محمد النوریز میں سطور ہو اذا وقف احد علی اسناد ضعیف لم یکن یحکم
 ان یکلم بضعف الحدیث بل ین حکم بضعف الاسناد ووقف فی الضعیف الحدیث علی اصل امام علی انہ ضعیف
 لا یصح لہ اسناد ویکبر سبب التضعیف

سید احمد رضا صاحب نے حدیث میں تشبہ بقوم فہو منہم کی دلالت نہ ثابت ہو چکی ہے بلکہ فائز کی ہر
 سو پہلی دلیل میں جو لکھا کہ راوی ثورہ حدیث میان نہیں کیا اور لفظ تشبہ کا جو حدیث میں واقع ہے
 مور حدیث کے نہ معلوم ہونے کسی حکم بدلول یا استنباطی یا قیاسی کا فائدہ نہیں دیتا پس محد اس
 حدیث کا تحقیقاً معلوم نہیں ہو اور نہ معلوم ہو سکتا ہو ان اگر اس حدیث کو ثابت تسلیم کیا جاوے
 تو قیاساً اسکا مورد قرار پاسکتا ہے جیسا کہ سندہ بیان ہو گا انتہی۔

سو آئین مجاہدین وجہ سے اعترض ہوا اول یہ کہ مورد توجہ ان ہونے کوئی حدیث ثابت غیر ثابت نہیں
 قرار پاسکتی ہے ورنہ ہر اہل حدیثین میں اول میں مورد کا کچھ بیان نہیں اور بہت آیتیں قرآن کی ہیں
 ان میں محل نزول کا کچھ ذکر نہیں بقول سید احمد رضا صاحب چاہئے کہ یہ سب حدیثیں اور آیتیں
 ثابت نہ ہوں اور مورد اس حدیث کا مستند ہونے سے لازم نہیں آتا ہے کہ لفظ تشبہ کا کسی حکم کا مفید نہ ہون
 صنفہ عموم ہو اور تشبہ کے معنی معلوم ہیں اور وہ شامل ہر جمیع اقسام تشبہ کو غایت الامر وہ قسم کا

جواب پہلی دلیل
 مثبت ہو
 حدیث میں
 کا

جواز یا کفر نہ ہو کسی اور دلیل سے ثابت ہوا ہو مخصوص اور مستثنیٰ اس حدیث سے یہ دلالت اور دلیل
کے ہوا اور اس میں کچھ مضائقہ نہیں کہ غیر مفید ہونا اس سے ثابت نہیں ہو سکتا ہر ورنہ لازم
ہو کہ عموماً مخصوصہ مفید ہوں گا۔

دوسرے قول سے یہ حدیث خاصاً حدیث کا کہ روایتی مورد اس حدیث کا بیان نہیں کیا اور مورد اس حدیث کا
تحقیقاً معلوم نہیں ہوا ورنہ معلوم ہو سکتا ہو بالکل غلط کسی حدیث میں بذریعہ ایک سناؤ کے مورد بیان
نہ ہونے سے لازم نہیں ہو کہ دوسری سناؤ کے ذریعہ مورد اس حدیث کا بیان نہ ہو اور معلوم نہ ہو سکے
ابو یعلیٰ نے اپنی مسند میں ابن عمر سے روایت کیا کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
نبی عن التثبہ بالاحرام وقال من تشبه بقوم فهو منهم اور ابو بکر ظالم نے اپنی صحیح میں محمد بن سیرین
سے روایت کیا کہ ان حدیثین النان فی بیئنا فرامی فی مایسان وفیہ ابایرین لصفہ والرضا صل

یہ خطہ وقال من تشبه بقوم فهو منهم فی لفظ اخر فرامی شنیاس زری العجم فخرج وقال من تشبه بقوم فهو
منهم ان روایات سے ظاہر ہو کہ مورد حدیث تشبہ ہر سناؤ زری عجم کے اور زری قتال ہر پوشش اور

سہیئت کو ہو۔
سنو صم مورد کسی کام کا بدولن ذریعہ خیر کے نہیں معلوم ہو سکتا ہو پس قیاساً مورد قرار پا سکتے کے
کچھ معنی نہیں ہو سکتے اگر ایک احتمال کو بدولن غشاً صحیح کے اختراع کر سیکے کہ سید احمد خاں صاحب
مورد کہتے ہیں کہ کو تیدہ بیان فرمائیکے تو وہ حقیقت مورد نہیں ہو سکتا ہر ورنہ اس کے مورد ہونے
پر کوئی یقین کر سکتا ہو بلکہ ہر شخص اپنی رائے کے موافق اس کے مورد میں اس طرح اور احتمال بھی بیان کر سکتا
سید احمد خاں صاحب نے رائے نہ ثابت ہو حدیث من تشبه بقوم فهو منهم کی دوسری دلیل میں جو لکھا
کہ لفظ قوم کا جو اس حدیث میں ہو وہ بھی کسی نتیجہ کا فائدہ نہیں دیتا کسی قوم کا ہونا یا کسی
قوم کے مشابہ بننا کسی نتیجہ شرعی کو مفید نہیں ہوگا۔

ایک اگر میرے ایرانی یا افغانی لباس پہن کر اپنے تئیں قوم ایران اور قوم تھان کے مشابہ کر لیا اور
بھی تسلیم کیا کہ لوگوں نے اس کو ایرانی یا تھان سمجھا مگر پھر اس سے نتیجہ کیا علیٰ ہذا القیاس ایک تیسرا
مسلمان عربی یا ایرانی یا تھانی یا روسی یا انگریزی یا پوشاک پہن کر اپنے تئیں مشابہ اون قوموں
بنایا اور لوگوں نے بھی اس کو اسی قوم کا سمجھا تو پھر اس سے نتیجہ شرعی کیا نکلا۔

مراد دلیل
دستور حدیث
کا

اس دلیل پر ہیکو یہ اعتراض ہے کہ اگرچہ اس وقت کہ کسی ہندوستانی مسلمان یا ایرانی یا چھاتی
لباس پہن کر آپ کو مشابہت عربی یا ایرانی یا چھاتی کے بنا یا ہو اور لوگوں کو بھی اوسکو انھیں قوموں میں
سے سمجھا ہو حاصل نہ ہو یا نتیجہ شرعی کا ہم فرض کہ لیں تہا ہم کو نہیں کہ کسی قوم کا ہونا یا کسی قوم
کے مشابہت بنا یا ہو یا کسی نتیجہ شرعی کا مفید نہیں جب ایک انگریز نے ایرانی یا افغانی لباس پہن کر اپنے
آپ کو قوم ایرانی اور قوم چھاتی کے مشابہت کر لیا اور لوگوں کو سبکو ایرانی یا چھاتی سمجھ لیا تو اس سے
یہ نتیجہ شرعی ضرور حاصل ہو گا کہ ان لوگوں کو چھاتی اور سبکو ایرانی یا چھاتی کہ بخلاہ قوم مسلمان
ہیں سمجھا اور اس کے ساتھ قوں ملا می کا تیرا کو کرنا ہو گا اور پہلے جب ایک ہندوستانی نے اگرچہ وہ
دلیہ مسلمان ہی ہو ورنہ یا انگریز یا پوشاک پہن کر ایک مشابہت قوم دوس یا قوم انگریز کے بنا یا ہو
یا اور لوگوں کو اسکو روسی یا انگریز سمجھ لیا ہو تو اس سے نتیجہ شرعی ضرور حاصل ہو گا کہ ان لوگوں کو چھاتی
نے اور ہندوستانی کو روسی یا انگریز سمجھا اور اس کے ساتھ قوں کے احکام کا تیرا کو کرنا ہو گا کیسے
بدون اقرار ضروریات دین کے کسی مسلمان چھاتی کا حکم نہیں کہہ سکتے ہیں ویسے ہی ساتھ التزام
شعائر کفار کے با اختیار بدوزن اگر وہ اجبار کے کسی قوم مسلمان نہیں کہہ سکتے ہیں تو

سید احمد خان صاحب نے حدیث من تشبه بقوم فهو منهم کے در اثبہ ثابت نہونی تیسری دلیل میں جو
لکھا کہ تشابہت ایک قوم کا دوسری قوم سے بلاشبہ زیادہ تر لباس پر منحصر ہوتا ہے مگر خود رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے یورپ کی قوم کا اور خاص روس کی تھیلک میں جو مروج تھا وہ لباس پہنا کر مشکوٰۃ میں
بخاری و مسلم سے یہ حدیث موجود ہے کہ ان علی صلی اللہ علیہ وسلم نے رومیہ حقیقہ الکائنات جبر رومیہ
مبطور عبا یا چھاتی کے ایک قسم کا لباس پر تنگ استینوں کا جواب بھی روس کی تھیلک کے پادری پہنتے ہیں
اور خاص یار دیون کی پوشاک پر تو

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تمام یورپ اور شام میں رومی عیسائیوں کی جلد زنت تھی
جو پوپ کے تابع تھی ایسی تمام یورپ کی قوموں کو زبان عرب میں رومی کہتے ہیں جیسا کہ قرآن مجید
میں بھی ہے کہ غلبت الروم اور وہ سب روس کی تھیلک تھے اور جبر رومیہ خاص او کی پوشاک تھی تو
بخاری کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبوی خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کی پوشاک بھی پہنی
ہے جیسا کہ حدیث بغیر وہ بنی قریظہ و بنی نضیر و بنی ثعلبہ و بنی شامیہ (صفحہ ۳۰۸) اور دیگر مابین فاس ہو گا

فہم اب تیسری دلیل
ہو ثابت ہو گیا
حدیث میں تشبہ

[illegible]

سید احمد خان صاحب نے تیسری دلیل کے تحت میں جو لکھا ہے چرب بخاری کھولتے ہیں تو بسم اللہ کے بعد یہ عبارت پڑھتے ہیں کتاب اللباس باب قول السائل من خرج من رثیۃ السائل فی خرج کیا وہ قال انہی

صید السمیع علیہ وسلم کو اور شہر و اولیاء اللہ (ایک کتاب لکھ) قصد تو انی غیر اسرار و لا خفیہ فقال ابن عباس
کل ما شئت ولباس اشدت ما اختلفت انسان اس وقت اور میلہ تیس ہم ان روایتوں سے کسی قسم کی پوشاک
پہننے سے منع نہیں معلوم ہوتا ہے تو لفظ تشابہ کو شابت زری ولباس پر بھی حمل نہیں کر سکتے ہیں
(اس میں کوئی کلام ہے کہ اس بات کا کہ ہم ان روایتوں سے کسی قسم کی پوشاک پہننے سے منع نہیں معلوم
ہوتا ہے) کیا مراد ہے کیا یہ مراد ہے کہ ان روایتوں کے ترمیم کے لباس پہننے کو ہم جائز سمجھتے ہیں گواؤ کسی حرمت
کسی دوسری دلیل سے ثابت ہوا اس دلیل کو ہم قبول نہیں کرتے یا یہ مراد ہے کہ ان روایتوں سے ہر قسم کا لباس
پہننا جسکی حرمت کسی دوسری دلیل سے ثابت نہ ہو ہم جائز سمجھتے ہیں شوق اول پر چریر وغیرہ کا پہننا جسکی
حرمت اور روایتوں کی ثابت ہو بھی جائز سمجھنا ہوگا اور جس طرح ان روایتوں سے کسی قسم کی پوشاک
پہننے سے ہم منع نہیں معلوم ہوتا ہے ہم ایسے ہی ہم انھیں روایتوں کے کسی قسم کا کھانا کھانیے اور کسی قسم
کی چیز پینے کی پینے سے منع نہیں معلوم ہوتا ہے ہم پس مطابق شوق اول گوشت خنزیر کھانا نیکو اور لڑ
پینے کو بھی جائز سمجھنا ہوگا۔

پچھلے بوجھ جاتا رہتا تھا۔
اور شوق ثانی پر اوس قسم کی پوشاک پہننے کو جس میں کافروں کا تشبہ ہو جائز سمجھ نہ سکیں گے جیسے حریر و دنیا
پہننے کو اوس حدیث سے جس میں اوس کی حرمت ہو نا جائز سمجھتے ہیں ویسے ہی اوس پوشاک کے پہننے کو
جس میں کافروں کا ساتھ تشبہ ہو حدیث میں تشبہ بقوم فہو منہم سے ناجائز سمجھ لیں گے اور لفظ تشبہ کی شا
رعی اور لباس پر عمل نہ کر سکنے کی کوئی وجہ خیال نہ کر سکیں گے۔

سید اختر خاں صاحب نے حدیث سن کر پتھو م نہ ہونے کے ورا یہ نہ ثابت ہونے کی وجہ سے دلیل میں

سید محمد علی

بسم الله الرحمن الرحيم

جو لکھا کہ تمام مسلمان اور صحابہ اور خود جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کفار عرب ایک ماسی زری و لباس رکھتے تھے اور دونوں تو میں جو باعتبار مذہب کے دو تھیں بالکل ایک دوسرے کے مشابہ تھیں اور کوئی تفرقہ اور اہل اسلام میں تمیز قائم نہیں کیا گیا تھا تو پھر میں شبہ بقوم مذہبم کی یہی کیا عقل سلیم اس بات قبول نہیں کرتی کہ اگر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں پہرین ویشیا میں پیدا ہوئے ہوتے تو ان کا لباس ایسا ہی ہوتا جیسا کہ ان ملکوں کے لوگوں کا ہر تپش بہ قومی سے کیا تپش شرعی پیدا ہو سکتا ہے اور میں تمیز وجہ ہر گز اول ہم کہہ سکتے ہیں کہ کفار عرب کا وہی لباس تھا جو قدیم مسلمان کا لباس تھا نہ خاص کافروں کا اور موجب تشبیہ کا ساتھ کسی قوم کے وہی لباس ہو سکتا ہے جو ایک مخصوص اوس قوم کا ہو۔

دوسرے فرض کرتے ہیں کہ لباس جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس عربی تھی لیکن ہم کہہ سکتے ہیں کہ تشبیہ اوس لباس میں جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند فرمایا ہو حدیث میں تشبیہ بقوم مذہبم سے مخصوص ہے اگر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یا پھر میں ویشیا میں پیدا ہوئے اور لباس اچکا ویشیا ہی ہوتا جیسا ان ملکوں کے لوگوں کا ہر تپش تشبیہ اوس لباس میں بھی حدیث میں تشبیہ بقوم مذہبم سے مخصوص ہوتا یا وقت ارشاد اس حدیث سے درمیان میں اپنے لباس اور کافروں کے لباس میں کچھ تفرقہ واسطے تمیز کے قائم فرما دیتے۔

سوم اہل اسلام اور کفار عرب کا بالکل مشابہ ہونا اور کوئی تفرقہ واسطے تمیز کے ان میں قائم نہ کیا اور وقت سے کہ میں شبہ بقوم مذہبم کا حکم ہوا ہم تسلیم نہیں کر سکتے ہیں بلکہ حدیثوں کو جو دیکھتے ہیں تو ان میں حکم مخالفت کا ساتھ شریکین کے اگلے زمی اور لباس میں نہایت زور و شور سے پاتے ہیں صحیحین میں روایت ہے کہ ابن عمر سے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالفوا المشرکین و افروا الحمی و اخفوا الشوارب یعنی کما عبد اللہ بن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مخالفت کرو تم مشرکوں کی اور بڑھاؤ تم ڈاڑھیوں کو اور سپت کرو تم لہو کو یعنی مشرک ڈاڑھیوں کو نہیں بڑھاتے ہیں اور لہو پست نہیں کرتے ہیں تم انکی راہ میں مخالفت کرو پس اس حدیث میں نہ لکھی کہ زمی میں مخالفت رکھنے کا اور ان کے زمی میں تشبیہ نہ کرنے کا صریح حکم ہو۔

اور سنن ابی داؤد میں رکانہ بن عبد بنید سے روایت ہے کہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فرق

بنیادیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے
 درمیان ہمارے درمیان مشترکوں کے ساتھ ہیں تو پیوں پر کہ بیشک میں نے پیوں پر عمارت نہیں باندھتے
 ہیں اصل پست میں بیان کہ تفرقہ قائم ہونے کا درمیان لباس اہل اسلام اور لباس کفار کے طے
 عقل سلیم کا اس بات کو قبول کرنا کہ اگر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا ابن عباس
 کہ تو اور تم کا لباس ایسا ہی ہو جائیسا کہ اون ملکوں کے لوگوں کا ہر سید احمد خاں صاحب نے
 ایسی ہی کیا عقل سلیم اس بات کو قبول نہیں کرتی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اوس لباس کے جو ان
 ملکوں کے لوگوں کا ہر وقت منع ہو جائے نہ پہنے اور سو کر کر دیتے یا دونوں لباسوں میں
 تفرقہ کے اہل اسلام اور کفار میں کچھ تفرقہ قائم کر دیتے باجملہ تشابہ قومی سے نتیجہ شرعی احکام ظاہری کفر
 اور اسلام کا پیدا ہوتا ہے۔

سید احمد خاں صاحب نے حدیث میں تشابہ بقوم نہ ہونے پر دلیل نہ ثابت ہونے کی پانچویں دلیل میں جو لکھا کہ
 لفظ تشابہ اور نہ ہونے کا مکمل معنی مراد لویا ناقص اور قوم کے معنی حقیقی بھی چھوڑ کر اوسکے فرضی
 معنی یعنی ایک ہر ایک لوگ تو بھی حدیث کے معنی درست نہیں ہو سکتے کیا اسی مشابہت مثلاً
 دھوتی یا گھٹیا پر چڑھنے سے یا بالکل پوری ظاہری مشابہت کر لینے سے باوجود اقرار تو صید
 و رسالت کے آدمی کافر ہو جائے گا تا حال اصل یہ ہے کہ یہ حدیث روایت اور درایت دونوں طرح
 مردود ہے۔ اہل اس میں دو وجہ سے بحث ہے۔

اول اس تقدیر پر کہ قوم کے معنی ایک ہر ایک لوگ لے گئے ہوں یہ سمجھنا کہ حقیقی معنی اوسکے
 چھوڑ دیے گئے ہیں غلط ہے اس لیے کہ قوم جماعت منسا اور رجال کو کہتے ہیں یا جماعت خاص
 رجال کو اور دعوتین اوہم بالجمع داخل ہیں بہر حال یہ جماعت عام ہے کہ ایک ہر ایک وجہ ہو یا ایک
 جملہ قبیلہ کی وجہ قانوس میں مرقوم ہے القوم الجماعۃ من الرجال والنساء والرجال خاصۃ و النساء
 النساء علی التبعیۃ۔

دوم ہر قسم کی مشابہت کے ساتھ کافروں کے اگرچہ آدمی کا کافر ہونا لازم نہیں ہے لیکن مشابہت
 کے ساتھ کافروں کے اس طرح کہ امتیاز مسلمان کی کافر سے ظاہر نہیں ہو سکے ضرور کفر ظاہری احکام
 شریعہ میں اور یہ مشابہت عام ہے کہ زنی اور لباس مخصوص میں ہو یا کسی اور چیز میں پس اس قسم کے

سید احمد خاں صاحب نے
 حدیث میں تشابہ بقوم
 نہ ہونے کی پانچویں دلیل
 میں جو لکھا کہ

ظاہری مشابہت کر لینے سے باوجود اقرار توحید و رسالت کے آدمی کا کافر احکام ظاہری میں جہنم
ہو جانا کچھ بعید نہیں جس سے عاشا اور بکلا کہنے کا موقع مل سکے اور اسی قسم کی مشابہت پر حدیث نمبر ۱۰
میں بدالالت اور اولاد شریعیہ کے ان کے نزدیک جو عام مشابہت کو ساتھ کافروں کے مع اس
حدیث میں مراد ہی کفر سمجھتے ہیں اس حدیث سے

کیا سید احمد خاں صاحب کے نزدیک بت کو یا آفتاب کو نہ لانا اور بدولت اعتقاد الوہیت کے سجدہ کو نہ لانا
باوجود اقرار توحید و رسالت کے کافر نہیں ہو سکتا اہل اسلام نہ کہہ سکتا ہی اقرار رسالت میں پرہیزگرا
اور غیرتوں جن کا کافر موعنا شریعت رسول خدا صلعم میں ثابت ہو داخل ہو بدولت اعتقاد کے ان چیزوں
فی الحقیقت اقرار رسالت نہیں ہے اسی لیے قاضی عیاض اللمی نے اپنی کتاب شیفائین ذکر کیا ہے کہ وہ لکھتے ہیں

وکل فعل اجمع المسلمون علی انه لا یلحد الا من کافر و الاکان صاحبہ صوابا لا اسلام مع فعلہ و لکان

الفعل کاجود للصوم و التمسس القیم و الصلیب النار و السعی الی الکائنات فالبیع مع ہما و التسمی فی زیہہ من شہد

الزمانہ و فی نفس و سم فعل اجمع المسلمون علی انہ لا یلحد الا من کافر و ان ہذا لا یفعل علامۃ علی

الکفر و ان صحیح فاعلمنا بالاسلام منی مانند سیکے لکھ کر تے ہیں ہم ساتھ ہر فعل کے کہ اجماع کیا ہو مسلمانوں نے

اس پر کہ یہ فعل نہیں صاف ہوتا ہے مگر کافر سے اگر یہ ہو صاحب اس فعل کا تصریح کرنا لا اساتھ اسلام کے

باوضف کرنے اس فعل کے مانند سجدہ کر نیکی واسطے بت کے یا در سطر آفتاب کے اور ماہتاب کے اور سیار

کے اور آتش کے اور جانکی طرف گرداؤں نصار اور بیوہ کے اور مانند اختیار کرنے زری کافروں کے

جیسے باندہ لینا زاروں کا اور نگار لینا سون کا عبادت خانوں میں پس تحقیق اجماع کیا ہو مسلمانوں

نے اس پر کہ یہ فعل نہیں پایا جاتا ہے مگر کافر سے اور تحقیق یہ افعال علامت اور نشان

ہیں کفر پر اگرچہ تصریح کرتا ہو کہ نہ والا ان فعلوں کا ساتھ اسلام کے لینے

کتابا ہو کہ میں مسلمان ہوں ۔

باجملہ اصل یہ ہے کہ اس حدیث کو روایت یا روایت مروود کننا مروود ہے اور باعث اس قول یہ

جہالت اور گمراہی اور اکھاوت ہے ۔

پھر سید احمد خاں صاحب بعد تمام ہو جانے ان بیخ و بیلوں کے کہ روایت نہ ثابت ہو حدیث

میں شبہ بقوم و تو تم پر قائم کی ہیں جو لکھا با این ہمہ اگر ہم سب کو صحیح مان لیں تو ہم کو ضرور سکامہ و قتلا

لغو فرما دینا اگر حقیقت ہمارا مذہب اسلام ایسا ہی بودا ہو تو کبری کی مان کب تک خیر نہ آئیگی
و ایک دن اس کو فوج ہونا پڑی

اس میں مجھ کو دو وجہ سے کشت ہوا اول قطعیت سے ثابت ہونا اس کا کہ جو شخص لا الہ الا محمد رسول
الہ پر دل سے یقین رکھتا ہو کوئی فعل اگرچہ امارت تکذیب میں ہو مع یقین نہ کر کے اس کو کافر نہیں
کر سکتا میں تسلیم نہیں کرتا بلکہ میرے نزدیک قطعیت سے ثابت ہو کہ بہت افعال ایسے ہیں کہ ان کی
وجہ آدمی باوجود یقین نہ کرنے کے کافر رہتا ہے نیز خداوند تعالیٰ کے ایک فعل انکار زبانی ہو لا الہ الا
محمد رسولی اللہ ساتھ دل سے یقین رکھنے کے اسپر کہ کافر کرتا ہو آدمی کو مع یقین نہ کر کے بغیر خدا
اللہ علیہ وسلم کے مرنے سے لیکر آج تک کافر نہ ہو کافر اس انکار زبانی یا اور افعال ایسا تکذیب یا کذب
بت پرستی وغیرہ کی وجہ کہا گیا ہو ورنہ دل سے یقین نہ رکھنے تک بدون خدا تعالیٰ کے جہاں کہ سکون
ہو سکتا ہو اگر اوجہ لا الہ الا محمد رسول اللہ پر دل سے یقین ہو کھلا لا الہ الا محمد رسول اللہ زبانی
انکار کرتا ہو تو کوئی پوچھا کرنا چھوڑنا کافر ہی رہتا اور کفر سے نجات نہ پاتا مگر انطیہ تیس دن وضع قلم سواہر

علیٰ سہ نقیل امی انکر علیہ فقال نیبجی ان کیون القلب سو یا اوستقیم کفر لانه البطل حکم طوار الشریۃ
ووم لا الہ الا محمد رسول اللہ پر دل سے یقین رکھنے سے سید احمد خان صاحب کی کیا مزہ ہو یا دل سے
صرف یقین کر لینا اسپر کہ مستحق عبادت سو خدا تعالیٰ کے کوئی نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سے
رسول ہیں گو ساتھ عدم تصدیق شریعت محمدیہ علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کے جو قرآن اور حدیث یا
اون دلیلوں سے جبکا دلیل ہونا قرآن و حدیث سے ثابت ہوا ہو ثابت ہو کہ اس ساتھ اول افعال کے
جو امارت تکذیب ہیں مانند بت پرستی اور زنا رہنڈی وغیرہا کے ہو۔

یا دل سے یقین کرنا اسپر کہ مستحق عبادت سو خدا تعالیٰ کے کوئی نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سے
رسول ہیں ساتھ تصدیق شریعت محمدیہ کے جو قرآن اور حدیث سے یا اون دلائل سے جبکا دلیل
ہونا قرآن اور حدیث سے معلوم ہوا ہو ثابت ہو کہ اس ساتھ اول افعال کے جو امارت تکذیب
ہیں یعنی اس دعویٰ کے کہ لا الہ الا محمد رسول اللہ پر دل سے یقین رکھتا ہوں مجھ کو ملانے کے
نشان ہیں) شق اول کپشتی شخص کو اگرچہ وہ دین اور شریعت محمدیہ علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام
کو سچ سمجھتا ہو اور قرآن و حدیث انکار رکھتا ہو یا شراب خنجر کو حلال کہتا ہو یا حضرت نوح اور

کفر لازم نہیں ہے
اقبال سے

ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سارے پیروں کی پیغمبری منکر ہو
 یا سارے پیروں کی ہانت کرتا ہو اور انکو گالیوں دیتا ہو اور ٹہرا کھتا ہو یا تشراف ہو یا تشراف آن مجید کو
 گھور دین اور بجا ستم نہیں چھینکتا ہو یا بتوں کی پوجا کرتا ہو بلکہ زبان لا الہ الا اللہ محمد رسول کا بھی
 انکار کرتا ہو سید احمد خاں صاحب ان افعال کی وجہ سے کافر نہیں کہہ سکتے ہیں اس لیے کہ کس طرح
 معلوم ہو کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر وہ دل سے یقین نہیں رکھتا ممکن ہو کہ اس پر دل سے یقین
 رکھتا ہو اور زبان اسکا انکار کرتا ہو اور بقول سید احمد خاں صاحب کوئی شخص مع یقین مذکور کافر
 نہیں ہو سکتا اور جو کافر ہو اسکو کافر کہنا روا نہیں ہو سکتا مسلمان لوگ سید احمد خاں صاحب کی
 اس بات کو تسلیم نہیں کرتے ہیں بلکہ اسکو الحاد اور باطل سمجھتے ہیں سید احمد خاں صاحب اسلام کو اگر
 ایک لوسہ کا قلعہ یا آڑو عدا کا پہاڑ فرض کریں لیکن افعال مذکورہ کے ایسے صدقات نہیں جسے یہ لوہے
 کا قلعہ ٹوٹ نکلے یا آڑو عدا کا پہاڑ ٹل نکلے بکری کی خیر چھٹی تک بچ کر چھری اوسکے گلے پر نہ پھری
 ہو اور جب چھری گلے پر پھری بکری کی مان کی خیر نہ ملے سے کیا ہوتا ہو بکری فرج ہو چکا ہو
 سید احمد خاں صاحب کے نزدیک یہ بات اوکی جو مسلمانوں کے نزدیک قطعیات سے باطل ہو اگر قطعیات
 سے ثابت ہو تو اودن پر فرض ہو کہ اس بات کو مسلمانوں کے نزدیک قطعیات ثابت کریں چھری اونا کا قبول کہ یہ نزدیک قطعیات
 سے ثابت ہو تو قطعیات کے ثابت ہونے کے لیے کچھ کافی نہیں ہو سکتا۔

اس حدیث کو جو حسن ابی داؤد میں حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت ہوئی ہو کہ قال رسول اللہ صلی علیہ

وسلم لکنت من أهل الايمان لکنت عن قال لا الہ الا اللہ لا کفر فی ذنب ولا شریع من الاسلام من اوجہاد

ما من ثلثی المسلم ان یقاتل خیر ذلہ الا لہ الدجال لا یظلمہ جور جائر و عدل حاد و الا لایمان الا

یعنی تین چیز اصول ایمان ہیں ایک چھری رک جانا ہو اوس سے جسے کہا لا الہ الا اللہ کافر نہ کہہ سکے

بسبب کسی گناہ کے اودنہ خارج کر تو اوسکو اسلام سے بسبب کسی عمل کے ہو

اور دوسری چیز جہاد ہو وہ ہمیشہ رہنے والا ہو اوس وقت سے کہ مبعوث کیا ہو بحکم اللہ تعالیٰ

ساتھ جہاد کے یہاں تک کہ اگر لڑ گیا آخر اس امت کا یعنی حضرت محمدی دجال سے اور نہیں باطل کرتا

جو جہاد کو جو امام جائز کا اور نہ عدل امام عادل کا۔

تیسری چیز ایمان جو ساتھ تقدیرات الہیہ کے (اگر سید احمد خاں صاحب دیکھتے ضرور کہتے کہ

ساتھ کہنے لاکہ الا اللہ کے اگرچہ بدو دل سے یقین کرنے کے ہو لاکہ الا اللہ محمد رسول اللہ
پر اور بدو دل اقرار کے ہو ساتھ محمد رسول اللہ کے کوئی فعل نہ کیا کوافر نہیں کر سکتا)

حالانکہ حدیث میں لاکہ الا اللہ کہنا کیا یہ جو مسلمان ہوئے جن ارکان اور شرائط سے کہ حاصل ہو
اور مرد و نبی وہ گناہ ہو اور مرد فعل سے وہ فعل ہو جو کفر نہ ٹھہرایا گیا ہو پس مجرکہ لینا لاکہ الا اللہ
کا ہر اسلام نہیں ہو سکتا۔ اور شوق ثانی کی تقدیر پر اس بات کو میں تسلیم کرتا ہوں کہ جو شخص لاکہ
الا اللہ محمد رسول اللہ پر دل سے یقین رکھتا ہو اور اسکا کوئی فعل نہ ہو بلکہ وہ فعل کفر اور نشان
دل سے بچ جانے لاکہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نہ ہو مع یقین مذکور کے اور اسکو کافر نہیں کر سکتا
لیکن سید احمد خاں صاحب دعوای اس بات ثابت نہیں ہو سکتا اور اس کا جو عمدہ معلوم
ہوئی ہو اس کا پسند ہونا نہیں ہو سکتا جن افعال کی وجہ جو کسیکو کافر کہا جاتا ہو اور کافر ہونا
یا حدیث میں تشبیہ بقوم فہو نہم سے ثابت ہو یا اس کے یہ افعال نشان ہیں دل سے بچ جانے
لاکہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اور اس قسم کے افعال لا جامع کفر ہیں اگر سید احمد خاں صاحب دعوای
دوسرے میں اپنے ہندو دوستوں اور نوروز میں اپنے پارسی دوستوں اور بڑے دن میں اپنے
عیسائی دوستوں ملکہ اور معاشرت اور تمدن کے خوشی حاصل کر کے اسلام سے ہاتھ دھو بیٹھیں
اور آپ کو مسلمانوں کی طرح جسکے خیر سے آیت میں ہے۔ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللّٰهِ
وَمَا لَمْ يَكُنْ لَهُمُ الْآخِرَةُ دَاعِيَةً فَلَا آمَنُوا یعنی بعض آدمیوں میں وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ ایمان لائے ہم ساتھ
اللہ کے اور ساتھ دن آخرت کے حال یہ کہ نہیں ہیں وہ ایمان والے۔ کہے جائیں تو ہم اس
کچھ کام نہیں اور ان کے حال سے ہلکے کچھ بحث نہیں وہ جانیں اسکا وبال ہم پر نہیں ہمارا فرض ہے
ہو کہ اس بلکہ نہ بات جسکے قائل سید احمد خاں صاحب ہیں حقیقت عامہ مسلمانوں پر جو جتنی ہو کہ لکھو
اور کیفیت اسکی بیان کر دین سو ہم اس سے کچھ ادا ہو چکے اور اللہ راہدہ تعالیٰ

آئندہ کچھ ادا ہونے والے ہیں +

وضوح ہو کہ جن عالموں نے مشابہت مشابہت فی خصوصیات الدین مراد لی جو خصوصیات الدین
اونکی کیا مراد ہو یا عبادات مخصوصہ ان کے دین کی یا امارات مینہ ان کے دین کی جس کو کہنے والا
اسکو جس میں یہ امارت پائی جاتی ہو اس دین کا آدمی جن میں کی وہ امارت ہو خیال کرتا ہو سیانہ

دونوں قسم سے۔ پہلے سمجھتا ہوں کہ مراد وہی عام ہے دونوں قسم اس لیے کہ عالموں نے جیسے صدیقین
 کو یا اعیاد کفار کو بطور عید اختیار کرنے کو کہہ کر اول کی حد سے ہر کفر کا ہی ویسے ہی مجوس کی ٹوپی
 اور غیر پہننے کو جو قسم ثانی کی حد سے ہی مجوس کفر کا ہی تہید میں مرقوم ہے کہ اگر کاتب المومنین لا یخبروا بالکفر
 یفعل من افعالہم التي تکون دینا عندہم فہذا یصیہ کافر وکذا کاتب المومنین نفسہ علامۃ الکفار علیہم السلام
 المومنین اوشد الذکر او نحو ذلک فانہ یصیہ کافر اسوا فعل من غیر اعتقاد او سوختہ او من اعتقاد اور
 ایسے ہی مسلمان اگر سجدہ کرے بہت کو یا تابعت کرے کافروں کے ساتھ کسی فعل کی اس کے افعال
 میں کہ دین ہوں اور نیک نزدیک ہو وہ مسلمان ہو جاتا ہے کافر اور مانند کسی اگر ظاہر ہو اس کے نفس
 علامت کافروں کی مانند پہننے ٹوپی مجوس کی یا باندھی کے زار کو یا مانند اسکے پتھریش وہی مسلمان ہو جا کر
 کافر رہے کہ کیا ہو اس نے اس کو بدو ن اعتقاد کے یا مسخ کیا یا اعتقاد سے ہو
 اعیاد کفار میں شامل ہو کر خوشی حاصل کرنے سے کافر ہو جانا آثار صحابہ و جمہور علماء کے قول سے پایا جاتا ہے
 بیہقی نے سنن کبریٰ میں عبد اللہ بن عمر سے روایت کیا ہے کہ کہا عبد اللہ بن عمر نے (من بنی ببلاد
 الاما جم وضع نیر وزہم و ہر جائعہ تہبہ بہم حتی یموت حشر معہم لوم القیامت) جسے مکان بنایا مجوس
 یعنی پارسیوں کے شہروں میں اور کیا نہ دوز اور مرد جان او کا اور شہا بہت کی او کی نما تھہ حشر کیا جا
 زور او ٹھا یا جائیگا ساتھ مجوس یعنی پارسیوں کے دن قیامت کے اور بھی بیہقی نے سنن کبریٰ میں عمر
 بن الخطاب سے روایت کیا ہے کہ فرمایا عمر بن الخطاب اجتنبوا اعداء اللہ فی عیدہم یعنی پرہیز کرو تم
 دشمنان خدا کی عید میں شہر فتحہ اکبر لا علی قاری میں مرقوم ہے من خرج الی اللہ اسی جمع
 اہل الکفر فی یوم النیر و کفر لہ فیہ اعلان الکفر وکانہ اعانۃ علیہ و علی قیاس ملکہ اللہ اخرج
 الی النیر و المجوسی و المواقفہ معہم فیما یفعلون فی ذلک الیوم یوجب الکفر یعنی جو نکلا طرف اللہ کے
 یعنی میلہ کافروں کے نور دے کے دن کافر ہوا اس لیے کہ اس میں ظاہر کرنا کفر کا ہے اور گویا کہ یہ اعانت
 ہے کفر پر اور اوپر قیاس میلہ کے جانا ہر طرف نیر و مجوس کے اور موافقت ہے ساتھ کافروں کے
 او نکلا فعال یعنی اس دن میں کہ موجب کفر ہو اور ایسا ہی ہے قیادہ عالمگیر یہ اور یہی ہے
 میں خزانۃ الروایات میں مرقوم ہے کہ

ذکر کافروں کے عید
 ان عید کا اور شہر
 پارسیوں کا

قال الشیخ الامام ابو بکر بن طرہان من خرج الی اللہ نقب کفر لان فیہ اعلان الکفر فکانہ اعانۃ علیہ

وعلی قیاس سکتہ اسدۃ اخروج الی غیرہ مجوس المواقفۃ معہم فیما یفعلون فی ذلک الیوم ویوافقہم
 فی صیبرہ کافر اولاً یشرع بذلک ذی دستور القضاۃ قال العبد للفقیر غفر اللہ تعالیٰ وعلی ہذا اخروج
 الی اللعاب یدعی بحجبتہ المواقفۃ معہم فیما یفعلون ذلک الیوم یزعم ان یکون کفر الا ان فیہ اعلان کفر
 فانہ اعانہ علیہ کذا اخروج فی اللیلۃ الی اللعاب کفرۃ اللہ فیما یتلک بالیزن الی لہم المواقفۃ معہم
 فیما یفعلون فی تلک اللیلۃ یزعم ان یکون کفر او کذا اخروج الی لعب کفرۃ اللہ فی الیوم الذی
 اہل الکفر یسہرہ والمواقفۃ معہم فیما یفعلون فی ذلک الیوم من تنہین البقور والافراس والذئبا
 الی دولا لاغنیاء یزعم ان یکون کفر ذی عمدۃ الاسلام اگر مسلمان ذریعہ کفران چون یہاں
 دولا الی وجاتہ حاضر شود اگر نہایت سودا یا بر آتما شا حاضر شود کہ حضور مسلمان قوت و حجاب عید
 ایشان پیشو کافر کرد و یہی کہ شیخ امام ابو بکر بن طحاں جو گیا طرف کافروں کے میلے کے پس
 تحقیق کافر ہوا اسلئے کہ اس جا میں اعلان اور ظاہر کرنا کفر کا یہ پس یہ اعانت ہو کفر پر اور پور
 قیاس سکتہ میلے کے جانا ہر طرف غیرہ مجوس کے اور موافقت ساتھ مجوس کے ان افعال میں جو کرتے
 ہیں غیرہ زمین کفر ہو اور کفر جو کرتے ہیں اس کو وہ ہیں جو اسلام لائے ہیں مجوس ہیں کچھ ہیں طرف
 مجوس کے اور مسلمان ہیں اور موافقت کرتے ہیں انکی پس ہو جاہل کافر زمین شعور رکھتے ہیں ساتھ
 اسکے اور دستور القضاۃ میں ہر کہا بندہ فقیر نے مغفرت کرے اسکی اسدۃ تعالیٰ اور اسی قیاس پر ہر
 جانا طرف اس کھیل کے کہ نام رکھا جاتا ہو اسکا جتیرہ اور موافقت ہو ساتھ انکے ان فعلوں میں
 جو کرتے ہیں اسدن میں لازم ہر یہ کہ ہو کفر اسلئے کہ اس میں اعلان ہو کفر کا تحقیق یہ اعانت ہو
 کفر پر اور ایسا ہی جانا ہو اس رات میں کہ کھیلے ہیں کافر ہند کے اسپین ساتھ انکے انکے کھیل
 کی طرف اور موافقت کرنا ساتھ انکے انکے افعال میں جو وہ کرتے ہیں اس رات میں لازم ہو
 کہ ہو کفر اور ایسا ہی جانا طرف کافروں ہند کے کھیل کی طرف اسدن میں کہ نام رکھتے ہیں اسکا
 کافر دسہرہ اور موافقت انکی ساتھ ان فعلوں میں جو کرتے ہیں دسہرہ میں جیسے کہ سہتہ کہنا سیاہ
 کا اور گھوڑوں کا اور لیجانا اسکا طرف تو انکے گھر کے لازم ہر یہ کہ ہو کفر اور عمدۃ الاسلام
 میں ہر اگر ایک مسلمان عید کافروں میں مانند بچاگ اور دیوالی اور ہولی اور جاترا کے حاضر ہو اگر
 یہ نہایت سودے کے یا واسطے تماشے کے حاضر ہو کہ بچ حاضر ہونے مسلمانوں کے قوت اور

بھان عید کافرون کا ہوتا ہے کافر ہو اور محیط میں مرقوم ہوں شدہ المسلم الزنا رد و خلل الحرج
 للتحارة کفر لادۃ تلبس بلباس کفر من غیر ضرورت بلجۃ والا فائدۃ مترتبہ یعنی اگر باندھا مسلمان
 زنا کو اور داخل ہوا اور حرب میں واسطۂ تجارت کے کافر ہوا اسلیے کہ اس مسلمان نے ہمارے
 کفر کا لباس پہن وں ضرورت کے کہ نہ چار کرنے والی ہو اور بدوں فائدۃ مرتبہ کے اور قبا و وضعی میں
 مسطور ہے ولو شبہ نفست بالیہود والنصارى علی طوائف المزاج والذل کفر یعنی اگر شبہ کیا اپنے آپ
 کو ساتھ یہود اور نصاریٰ کے اور نہ طریقہ مزاج اور نہ دل کے کافر ہوا استخراج عقائد نسفی میں مرقوم ہے
 ولا نزاع فی ان من المعاصی ما جعل الشارع امارۃ للتکذیب علم کو نہ کہ لک بالادۃ الشرعیۃ کسب و اظہر
 والقائم لاصح فی القاذورات و تلفظ کلمات الکفر و نحو ذلک ثابت بالادۃ انہ کفر یعنی نہیں مزاج اور خلل
 ہو اس میں کہ گنا ہوں یہ وہ گناہ ہیں کہ گردانا ہو اور نکو شارع نے نشان واسطۂ تکذیب کے اور جانا گیا ہے
 ہونا اور نکا ایسا ساتھ اولہ شرعیہ کے مانند سب و کرنے کے بت کو اور ڈالنے کے قرآن مجید کو جاسیون
 میں اور تلفظ کے ساتھ کلمات کفر کے اور مانند اسکے جب کافر ہونا دلیلوں سے ثابت ہو اور شرح موقف میں
 ہر المقصد الثالث فی الکفر و هو خلافہ الا یماں فهو عندنا عدم التصدیق فی بعض ما علم بحجۃ ضرورۃ فاک
 قیل فتشاد الزنا ولا بل القیام بالاختیار لا یكون کافرا اذا کان مصداقا فی الکفر ہو یا جلی جماعۃ علماء
 الشیخ الصادق عہدہ باختیارہ علامۃ التکذیب فحکمنا علیہ بذلک ای بکونہ کافر غیر مصدق یعنی مقصد فقیر الکفر
 کے بیان میں ہے اور کفر ضد ایمان کا ہے پس کفر نزدیک ہمارے یعنی نزدیک کیا شاعرہ کے یقین نہ کرنا ہے بیچ
 اور جیون کے جب تک معلوم ہو تا دین میں ضرورۃ پھر لکھا جائے پس زنا باندھنے والا اور غیاپینہ
 والا ساتھ اختیار کے نہوگا کافر جبکہ ہو تصدیق کر نہوا لا اسکو جبکہ معلوم ہو تا دین میں ضرورۃ کل باتوں
 میں اور نہ کافر نہ زنا باندھنے والے کا اور غیاپینہ والے کا ساتھ اختیار کے باطل ہے بالاجماع کہیں
 ہم اسکے جواب میں گردانا ہے ہم نے صادر کو اس کے ساتھ اسکے اختیار کے علامت تکذیب کی تہی
 نشان عدم تصدیق کی پس حکم کیا ہم نے اس پر ساتھ اسکے یعنی ساتھ کافر غیر مصدق ہونے کے اور
 شرح مقاصد میں بطور ہر اسادس لوکان الا یماں نفس التصدیق لزمن ان لا یكون بنفیس الذنبی والحق
 اصح فی القاذورات و ہجۃ لاصح و نحو ذلک کفر انا و تصدیق اقلب جمیع اجابہ البنی علی السد
 علیہ و ہم باقیا و الا از مقف قطعاً و احیب بان فی المعاصی ما جعل الشارع امارۃ عدم التصدیق

مخصیصاً علیہ اوستہ دلیلہ والا مور الذکورہ من ہذا القیاس چھتے اگر ہوتا ایمان
نفس تصدیق کا لازم ہوتا یہ کہ ہو بغض نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور احوال
وینا قرآن مجید کو بجا ستون میں اور یہی کہ نابت کو اور نافذ اسکے کفر جب تک کہ باقی ہو سچ جانتا
دل سے سب میں کی باتوں کو جنگو لائے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور لازم معنی کفر ہونا ان افعال
کا بالیقین منتفی ہے اسلیک کہ بالاجماع یہ افعال کفر میں اور جواب دیا گیا ہے ساتھ اسطر کے کتب
کن ہوں کے وہ گناہ میں جنگو گردانہ ہر شارع نے نشان عدم تصدیق کا ساتھ تصریح کے اور یہاں
اونکی دلیل پر اور امور مذکورہ اسی قبیل سے ہیں اور بھی شرح مقاصد میں مذکور ہے (والصبر علی عدم الاقرار
مع لمطالبتہ کا فرفر فافا کون ذلک من امارات عدم التصدیق ولہذا اطلقوا علی کفرانی طالب) یعنی کفر
کرنے والا عدم اقرار پر باوجود مطالبتہ قرار کے کافر ہوا اتفاقاً کاسب ہو اس صرحت کے نشانہوں عدم
تصدیق میں اور اسی اتفاق کیا ہی امت نے کافر ہونے ابی طالب پر۔
مقصود ہمارا ان اقوال کے ذکر کرنے سے یہ عقیدہ کہ قطعاً ثابت ہونا اسکا کہ شخص لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ پر دل سے یقین رکھتا ہے اسکا کوئی فعل مع یقین نہ مذکور کے و سکو کا فرینین کہ سکا سکا
مخلوط ہے اگر قطعاً سے یہ ثابت ہوتا تو یہ علماء جنکے اقوال بھی مذکور ہوئے کسی فعل پر اس کے
جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر دل سے یقین رکھتا ہے حکم کفر کا کر سکتے حالانکہ علی مذکور ہے انکار
کو جو امارت تکذیب میں باوجود یقین مذکور کے کفر قرار دیا ہے اطفاف یہ ہے کہ یہ علماء ایمان مجر و تصدیق کو
کہتے ہیں اور جو علماء ایمان کو عبارت مجر و تصدیق سے نہیں سمجھتے ان کے نزدیک ہونے یقین مذکور میں
منحصر درجہ اولیٰ نہیں ہو سکتا ایمان کا مجر و تصدیق ہونا ہی ہوز قطعاً ثابت نہیں بہت تحقیق
اہل سنت اور کفر فرق اسلام یہ غیر اہل سنت میں اسکے منکر ہیں ان اہل سنت نے فعل مصیبت سے
کفر لازم نہیں کرتے ہیں اگرچہ معتزلہ ہر کبیرہ اور خوارج ہر کبیرہ اور صغیرہ کفر لازم کرتے ہیں اور یہ
فرق اسکوا اپنے نزدیک قطعاً سے ثابت کہتے ہیں اس حکم کا انکار اللہ کا ولیک ہوا ہوا
میں بیان ہوا اسکے کافر ہونے کا جو حکم نہیں کرتا بموجب علم خدا تعالیٰ کے اور یہ کہ یہ (میں کفر فافا
الکفر عن العالمین) میں حج کے ترک کرنے والے کو کافر کہہ دیا ہے اور یہ کہ یہ (میں کفر فافا
جہنم خالکینما) میں سلمان کے قاتل کے لیے خلو و جہنم کا جزا کافر کے لیے مقرر ہے ثابت ہے

فکر ان آیات
معتزلہ
کے کافر

اور ایہ کریمہ (مَنْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَاِنْ كُنَّا مِنْكُمْ خَالِدِينَ فِيهَا اَبَدًا) میں گنہگار کے لیے عفو و رحمت
 ارشاد ہوا ہے اسی طرح آیت کریمہ (مَنْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَتَبَيَّنَ كَذَبًا فَخَلَهُ نَارُ خَالِدًا فِيهَا مِمَّنْ
 اُذِيتَ كَرِيمًا) سے منسوب شدہ و حافظہ بن خطیبہ کا وکیل صاحب الشہادۃ خالید بن (میں اور
 آیت کریمہ (وَإِنَّ الْعَذَابَ لَكُنْ عَذَابًا يُصْلَوْنَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ أَبَدًا) میں اور آیت کریمہ (وَأَمَّا
 الَّذِينَ فَتَقَوْا فَمِنْهُمْ مَنْ أَلْزَمَهُ الْكَلْبُ الْأَرْضَ فَإِنَّهُمْ فِيهَا مُنْجَرِفُونَ) میں اور یہ دونوں فرق کسی
 تاویل کو جو حکم اہل سنت نے ان آیات میں بیان کیں قبول نہیں کرتے ہیں لیکن تلامذہ قرآن اہل
 بدعت کے اپنے دعویٰ باطلہ پر قرآن اور حدیث سے دلائل لاتے ہیں سید احمد خاں صاحب کے
 مانند احادیث صحیحہ کو اوہام بآسدہ مردود نہیں کہتے ہیں۔

پھر سید احمد خاں صاحب لکھا (حقیقت یہ ہے کہ اس حدیث کا جسکو میں آئندہ سے قول کہو گا کیونکہ میرے
 نزدیک اسکا حدیث ہونا ثابت نہیں ہو کوئی صحیح مورد سب سے ایک وہ بھی قیاساً قرار نہیں پاسکتا اور وہ
 مورد موت از وہام ہے یعنی جس حالت میں موت از وہام واقع ہو اور مختلف قوموں کے مردے گذرے
 ہو جاویں تو حکم من تشبہ بقوم فهو منهم کا جاری ہوگا یعنی لاشوں میں جو لاش جس قوم کے منشا
 ہوگی وہ اسی قوم کی شمار ہوگی اور اوسکی تجنیہ و تفسیل اسی طرح کیجاوگی اور ممتاز میں لکھا ہے کہ مسلمان
 کی لاش دفن کرنے کی چار علامتیں ہیں جنہاں اور سیاہ لباس اور حلق عانہ اور ختنہ میں سمجھا ہوا
 کہ موت از وہام کے حسبہ را حکام ہمارے یہاں کے کتب فقہ میں مندرج ہیں وہ اسی قول کی بنا پر ہیں
 پس میری نسبت میں یہی مورد اس قول کا اور یہی ملزوم اس قول کی ہے و ہذا اعتقاد ہی و علیٰ ہذا علی
 و السلام) اس میں مجھ کو چھ وجہ سے کلام ہی اول جب روایت اور روایت اس حدیث کے نہ ثابت ہو
 کی دلیلین جو ترمذی سید احمد خاں صاحب تھیں قائم نہیں جیسا کہ اوپر میں بیان کر چکا ہوں پھر
 اسکا حدیث نہ تو سید احمد خاں صاحب کے نزدیک اولیٰ سند سے اوسکو قول کہنا نہ حدیث کہنا سب سے
 اتباع ہوا اور اگر ای کہے اور کچھ نہیں ہو۔

دوم قطع نظر اس سے کہ مورد کسی حدیث کا قیاساً قرار پاسکتا جائز ہو یا جائز نہ ہو کوئی وجہ صحر
 مورد صحیح کی اس مورد مختصر یعنی موت از وہام میں قیاساً بھی میں خیال نہیں کر سکتا ہوں۔
 سوم ایک مورد خاص اس حدیث کا کہ وہ تشبہ ہی زری مجھ یعنی لباس اور ہڈیت مجھ میں اس حدیث

کے الفاظ ہی سے جو بعض طرق روایت اس حدیث میں پائی جاتی ہیں میں اوپر بیان کر چکا ہوں لیکن یہاں
معاہدہ ہو موندنور کے خود حدیث ہی کے کوئی اور مورد موت از حاکم ہو یا غیر و سکا قیاساً کیونکر قرار دیا جاسکتا ہے
چنانچہ اگر ہم فرض کریں کہ مورد اسکا موت از حاکم ہی ہے لیکن جب کہ مذکور الفاظ حدیث عام ہیں
تو مخصوص اس مورد کا عموم مذکور لفظ کو مخصوص نہیں کر سکتا تدریب الاطلاق میں سید احمد خالص صاحب
خود اسکو تسلیم کر چکے ہیں تو

پہنچ اس حدیث کے لیے یہ مورد جو زیر کیا ہوا سید احمد خالص صاحب کیوں کہ فی لیل کے ہر اور تخصیص
کسی عام فقرے کی بدون دلیل کے درست نہیں ہو سکتی ہر بہر حال یہ حدیث اس مورد جو تفسیری کی ہے
سے مخصوص ہو موت از حاکم نہیں ہو سکتی پھر

ششم یہ جو ارشاد ہوا کہ در مختار میں لکھا ہے کہ مسلمانوں کی لاش پہنانے کی چار علامات ہیں
خضاب اور سیاہ لباس اور علق عانہ اور ختنہ سو در مختار میں اسکو میں نہیں پاتاموں ہاں
بدائع اور تہ الفائق وغیرہ میں یہ مرقوم ہے لیکن سیاہ لباس کے مسلمانوں کی علامت ہونے میں
اور طحاوی اور شامی نے بحث کی ہے کہ سیاہ لباس پہننا مسلمانوں کی علامت نہیں ہو سکتا ہے

کہ یہ لباس خاص مسلمانوں کا نہیں ہے عبارت جموی کی یہ ہے کہ کون لیس السواد من العلامات نظر اولیٰ البصر
المسلمین جیسے کیون علامتہ یعنی پہننے سیاہ لباس کے علامت ہو نہیں نظر ثانی کیلئے کہ سیاہ لباس پہننا
نہیں ہے ساتھ مسلمانوں کے بیان تک کہ ہوسیاہ لباس پہننا علامت مسلمانوں کی اور طحاوی نے کہا
قلت بل الغالب الا ان لبسة المسلمین یعنی میں کہتا ہوں بلکہ غالب اسوقت میں پہننا سیاہ لباس

کافروں میں ہے اور شامی نے کہا قلت فی زماننا لبس السواد لم یبق علامت مسلمین یعنی میں کہتا
ہوں کہ ہمارے زمانے میں سیاہ لباس پہننا نہیں رہا ہے علامت مسلمانوں کی پھر

اب ہم چند حدیثیں اس بات کی تائید میں کہ مشابہت کرنا ساتھ کافروں کے عموماً اون کاموں میں
ترک ممکن ہے اور بالخصوص انکے شارب سے اجازت نہیں ممنوع ہے کہ کرتے ہیں اور اس حالت میں اگرچہ
ہم فرض کریں کہ حدیث میں تشبیہ بقوم فہو منہم ثابت نہ سہی اور مشابہت ساتھ کافروں کے کفر سے
لیکن احادیث ذیل کی رو سے ممنوع سمجھنا مشابہت کا ساتھ کافروں کے انکے لباس اور پوشاک اور جسم
اور اخلاق میں ضرور ہو گا۔

جامع ترمذی میں ابی ہریرہ سے اور سنن نسائی میں ابن عمر اور زبیر سے روایت ہو کہ فرمایا رسول خدا
 صلعم نے یزید الشیب والاشیبہ ابالیہود یعنی تنعیر کر و طرہا پے کہ منی خضابک اور نہ شہادت کرو سہ
 یہود کے اور جامع ترمذی میں عبد الصمد بن عمرو بن العاص سے روایت ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 عمر بابائیس مناسی شیبہ بغیر الا شیبہ و ابالیہود و ابالیہود بالاضارہ فان سلیم الیہود بالاشارۃ بالاصابع و سلیم النصار
 الاشارۃ بالاکف یعنی جن میں جو ہم میں جسے شہادت کی ساحتہ غیر ہمارے کے نہ شہادت کرو ساحتہ یہود
 کے اور نہ ساحتہ نصاری کے پیش میں میں سلام کرنا یہود کا اشارہ ہو ساحتہ اوٹگیوں کے اور سلام کرنا نصاری
 کا اشارہ ہو ساحتہ تہلیلون کے اور سلام حد میں ابی امامہ سے روایت ہو کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے تسبیح ادا تیر و او خالفوا اہل الکتاب یعنی پانچا مہ ہینو اور تہمد باندہ جو اور مخالفت کرو اہل کتاب
 کی اور صحیحین میں ابن عمر سے روایت ہو کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خالفوا الشکرین و فوجا
 و خالفوا الشوارب یعنی مخالفت کرو مشرکوں کی اور تیر ہا و دارہیوں کو اور سبت کرو دیون کو اور
 صحیحین میں ابی ہریرہ سے روایت ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان الیہود والنصار لا یصلون
 فخالفوا ہم یعنی یہود اور نصاری کہ نہ ہین بالون کو پس مخالفت کرو ان کی اور صحیح مسلم میں عبد اللہ بن
 عمرو بن العاص سے روایت ہو کہ دیکھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور دو کپڑے کہنے پس فرمایا
 ہذہ من ثیاب الکفار فلا تلکبہا یعنی یہ کفاروں کے کپڑے ہیں پس نہ ہین او لکوا اور سنن ابی داؤد
 میں کہانہ سے روایت ہو کہ کمار کانہ نے سنائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے فرق بیننا و
 بین المشرکین العاصم علی القلائس یعنی فرق درمیان ہمارے اور درمیان مشرکوں کے پگڑیان
 ہین لو پیون پر۔

اب ہم عبارت تفسیر الغریری کی جسکے مصنف کے فتوے سے بات کہ ہنوز صحت نقل اس فتوی کی
 مفتی سے نہیں ہو سوا کا جواز سید احمد خالصا مجتہد ہیں اس مراد سے ذکر کرتے ہیں کہ ان کے امام
 متقلد کے کلام سے بھی ہولی اور دوالی اور بخت اور سکر میں اونکے ہندو دوستوں سے ملکہ
 خوشی حاصل کرنے کا یا کافروں کی پوشاک پہننے کا حرام ہونا ثابت ہو۔

عبارت تفسیر الغریری کی بہتر اسی مشابہت کفار و قبی موجب حرمت فعل مشیو کہ مرضی بود ان
 بفعل بالکلی تصدیق ثابت نشدہ باشد مانند عظیم میروز و ہرجان و تعید با عیاد و ہنوز مثل ہولی و دوالی

در بیان احکام و مسائل
 و در بیان احکام و مسائل

بہشت و دوزخ و البسق لباس الپانی فضل و جلال الشان و شفقہ کشیدن و برایش و بر وقت و در وقت
 مسنبت صاف تر بشیدن و زنا و در گمانا عقل و در وقت خوردن قصد اسروان را بر بند کردن
 (سید احمد خان صاحب نے پرچہ تہذیب الاخلاق نمبر ۳ مورخہ ۱۲ صفر ۱۲۸۵ ہجری میں جو لکھا) دو سیر
 تہویر ہماری تھی کہ ہر طالب علم کو مدرسہ میں روزہ یعنی چارپ اور انگریزی جو تہہ پندرہ گنا ہوگا (سید احمد خان صاحب نے)
 اسپرہا عرض ہے کہ اس مدرسہ میں جبکہ واسطے تعلیم خاص مسلمانوں کی بنانا مقصود ہوگا تو اگرچہ یہ ہنگامہ
 عشرہ کرنا اول ہی مسلمان طالب علموں کو اسلامی لباس کے متفق کرنا اور انگریزی لباس کی عیبیت لانا اگر
 حال آنکہ احادیث صدر کی رو سے مسلمان ہر وہ چیز سے منع ہے جس سے کفر کے اوکے لباس اور پوشاک
 اور وضع اور اخلاق میں اور منع کیے گئے ہیں اور انکی مشابہت کر نیسے شیخ الاسلام احمد بن عبدالحکیم
 نے شرط مستقیم میں امام احمدیہ سے نقل کیا ہے تو قال کرہ ائجل الصفہ الامانہ من زنی العجب سمیعین کہا امام احمد
 نے مکروہ رکھنا ہوں میں زرد جو تہ پہننے کو ایسیلے کہ زرد جو تہ لباس میں ہے ہر چیز سے منع ہیں فعل
 تاہم شروع کی اول تربیت ہو اور طالب علموں پر از کتاب امرنا جائز نہ شرطا کیا گیا ہو مسلمان اؤں میں
 دینا کیونکر جائز سمجھ سکتے ہیں تو

اور سید احمد خان صاحب نے بھی پرچہ تہذیب الاخلاق نمبر ۳ مورخہ ۱۲ صفر ۱۲۸۵ ہجری میں جو لکھا
 مہتے اور میں یہ راوی ہے کہ طالب علموں کو اختیار ہوگا کہ جیسے لباس چاہیں پہنیں اور مدرسہ میں کالہ لیکھا
 چہ اور لال ترک ٹوپی جبکہ رواج روم و عرب و شام میں ہے اور اب وہ ٹوپی خاص ترکوں میں مسلمانوں
 کی سمجھی جاتی ہے پہننی ہوگی (مسلمانوں کا اسپرہا اعتراض ہے کہ قطع نظر اسکے کہ ایسا لباس غیر اکتوبر
 ہونا نہایت دشوار ہے اور اس صورت میں بنا اس مدرسہ کے امر کے لیے ہوگی نہ واسطے غریب کے اور قطع
 نظر اسکے کہ لال ٹوپی اور کالے لپکے کا چہرہ اس وقت میں لباس کا فروغی کا ہے نہ مسلمانوں کا حرف لال
 ٹوپی اگرچہ بعض ترک پہنتے ہوں لیکن اس سے وہ ٹوپی خاص ترکوں کی نہیں سمجھی جاسکتی ہے کہ خفیہ
 کے مسلمان جو ہندوستان میں اکثر وہی نظر آتے ہیں مسخ کپڑا پہنتا ناجائز سمجھے ہیں اور حدیثوں
 اسکو ثابت کرتے ہیں اور انھیں حدیثوں میں ایک حدیث ہے جو جامع ترمذی اور سنن ابی داؤد میں
 عبدالمہ بن عمرو بن العاص سے روایت کی گئی ہے کہ ترمذی و علیہ ثوبان احمران سلم علیہ السب سے اس
 علیہ وسلم فلم یرو علیہ یعنی گذرا ایک مرد اس حال میں کہ اوپر نہ کپڑے سر نہ تھے جسے سلام کیا

سید احمد خان صاحب نے

فکر لال ٹوپی اور
 کا چہرہ پہننے کا

اوستے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سوتا نہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کو اوستے پر یعنی
جواب اس کے سلام کا دیا پس جو مدد سے کہ نصیحت میں ڈالے مسلمانوں کا قریمہ ہوئے والا ہوا اس
پر ہیں مسلمان مدد دینا کہ نہ کر جائزہ مسجد شکرہ میں ہے۔

[illegible]

اور میں پرکھانا نہ کہ کھانا بھی نہ عام ترکوں کا طریقہ نہیں بالضرع اگر ترک لوگ مشابہت کفار سے بمثل
نہ کہیں اور کفار کا طریقہ اختیار کر لیں تو مسلمانوں کے فعل کو حجت نہیں سمجھ سکتے ہیں ترک لوگ بہت
معمومات اور فعال ابتداء کے متربک ہو ہیں ان کے ارتکاب سے وہ افعال جائز نہیں ہو سکتے ہیں مثال
جیسا کہ فعل ایک ملک میں شعار قوم کفار ہو تو اوس ملک کے مسلمانوں کو اوس فعل کو اختیار
کرنا جائز نہیں ہو سکتا اگر۔

اور جو کہ اکثر میران کیشی بسید احمد خاں صاحب کپیر و اور ہم مذہب ہیں سید احمد خاں صاحب کی برائی
بہر چشم اندک قبول نہ ہو مخالفت کا اوکلی طوط خیال نہیں ہو سکتا اور مدائد و مدد اکثر کی رسم و رواج
خود سید احمد خاں صاحب پر چڑھ نہ کرے کہ سنیہ ایدین لکھ چکے ہیں جاری وہی چہرہ ہوگی جو تشریف رکھیں
ہے منظور ہوگی۔

کہ شاہ عبدالعزیز صاحب پرایسری کا نوٹ کا منافع لینے کے عہد پر فتویٰ دیا کہ اگر کسی مسلمان کو ان
پاس پرایسری نوٹ کا موجود ہونا اس بنیاد پر کہ فتویٰ شاہ عبدالعزیز صاحب کے اسکے جواز پر موقوف
نہیں خیال کر سکتا ہے اس لیے کہ جب تک پاس یہ نوٹ موجود ہیں اور وہ منافع اسکے جیسے ہیں اور نسل تیسرا اور
تیسرے ہیں ان کی نظر کسی مسلم میں کسی فتویٰ پر نہیں پڑا اور نہ افکار اس کا کچھ کام بہت فعل اور کے مخالف
محمدی ہیں شاہجان پور اور ٹھوس آباد اور امجدہ اور ملو آباد میں بہت مسلمان ایسے
بھائی مسلمانوں کے بیٹھ کر سوچتے ہیں ان کے اس فعل کی بنیاد کس فتویٰ پر ہے۔

دہرگز میں خیال نہیں کر سکتا ہوں کہ شاہ عبدالعزیز صاحب نے ایسا فتویٰ دیا ہو یا وصف اسکے کہ ابو
حنیفہ کے نزدیک مسلمانوں کو حربیوں کا دارحرب میں سو لینا جائز ہے تو یہ تعصب متعصب حنفی بھی ابوحنیفہ
اس را پر فتویٰ نہیں دیتا اور یہی کتا ہے کہ ابوحنیفہ کی دلیل اس را پر فتویٰ نہیں کر حدیث لا رہوا بین
الاسلم والاکفر فی دار الحرب جو ہلہ میں مذکور ہے نہایت نہیں کر حدیث کی کتابوں میں کہیں نشان ہکا
نہیں ملتا اور یہی ہے جو معرفہ میں بروایت شافعی نقل کیا ہے کہ لا رہوا بین الاکفر والاسلام خود پیش
نے اسکی نسبت ذکر کیا ہے کہ قال الشافعی فی الذم لیس بارت ولا حجة فیہ اور معنی اگر یہ حدیث ثابت اور
بھی ہوتی تو افسر عا د ہوتے ابوحنیفہ کے نزدیک تخصیص قطع کی جو یہاں آیت حرمت نہایت ساتھ خبر
ان کے دست نہیں ہے۔

اور دلیل عقلی جس اصل کی بنیاد پر کہ قائم کردہ اصل ہی ہوتی قطع نہیں کر اس لیے کہ کسی دلیل قطعی سے ثابت نہیں
ہو کہ کافروں کا مال یا مخصوص دار الحرب میں نہ دارالاسلام میں عموماً غیر معصوم اور غیر معصوم ہی ایسی
دلیل سے تخصیص قطع جو یہاں آیت حرمت رہا ہو کہ نہ ہو سکتی ہے اصول حنفیہ پر کسی وجہ کہ ابوحنیفہ
کی دلیل قوی نہیں ہے ابو یوسف اور علقمہ یعنی امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اس مسئلہ میں مخالف
ابن حنیفہ میں ہے ہاں کہ مالک ہندوستان ابوحنیفہ کی را پر بنو دار الحرب ہی نہیں کر لگاؤ کی را قطع نظر
اسکے کہ دلیل قوی ثابت ہو یا نہ ہو اس ملک میں جاری ہو سکتی ہو۔

پتا شاہ صاحب نے اگر کسی لای مذہب کا اعتراض جو ابوحنیفہ پر درج ہے جو دار الحرب میں کرتا ہو تو
کیا ہو تو وہ فتویٰ جو ان پرایسری نوٹ کے منافع لینے کا ہندوستان میں نہیں ہو سکتا ہے۔ سزا
سید احمد خاں صاحب اگرچہ وعدہ کرتے ہیں کہ جہاد دینے والے نے اپنے زچہ سے جائز اور حریز

شرط کیا ہوا ہے روپیہ سے سو نہ لیا جائیگا لیکن جو کہ انکی رسوا کرنے کی ہر اگرچہ استثنائی میں ہے
 کے ہوا اور انکا عقیدہ اور عمل مسلمانانہ ہے لہذا مسلمان نہ انکے قول پر یقین کر سکتے ہیں اور نہ حجت
 کر دینے روپیہ میں جسکے سبب سے در سبب کے اور روزانہ سو لینے کا کشادہ ہونے کو خرید جائیداد کی
 کرنے والے کے روپیہ سے سو نہ لیا جاوے گا سو نہ لینے کے ہیں کہ یہ مدد دینا اور سکام میں ہر جسکے سبب سے سو
 لینے کی معصیت کا وارہ کھلتا ہے کیونکہ در صورت مدد دینے کا اور مدد قائم ہو جائیکے کہا جسکے گا
 نہ ہر قسم کا زبرد جمع ہوتا نہ یہ مدد نہ جاری ہوتا نہ سو لینے کی راہ کھلتی ہے لہذا وہ اسکے خرید جائیداد شرط کر
 والے کے روپیہ کا حاصل بشمول سودی روپیہ جو حرام ہے یا امید تو اب صرف ہو گا اور اسکام جسکا
 توام صرف مال حرام اور مال حلال دونوں ہو امید تو اب رکھنا بدون اسکے نہیں ہو سکتا کہ صرف
 مال حرام سے امید تو اب رکھی جائے اور صرف مال حرام سے امید تو اب رکھنا سخت معصیت ہے پس مسلمان
 اپنے روپیہ کو اپنے خط کی جگہ میں کیونکر خرچ کر سکتے ہیں اگر انکو مسلمانوں کی تعلیم میں روپیہ خرچ
 کرنا منظور ہو گا تو کیا ایسا انکو کوئی مدرسہ تعلیم مل سکتا ہے کہ اس میں کچھ اس قسم کا اندیشہ نہ ہو
 چندہ میں شامل ہو جائیں اور بے درشت تو اب حاصل کریں۔

اور سید احمد خاں صاحب نے بھی پرچہ تہذیب الاخلاق نمبر ۲ مورخہ ۱۲ محرم ۱۳۰۲ء میں جو لکھا
 (میں تصویر پرین طیار کر کے وہاں لیجاؤنگا حامیان در سبب نہایت عمدہ و خوب صورت اور
 مخالفان مدد کی نہایت ہیئت ناک اور بد صورت) مسلمان یقین کرتے ہیں کہ سید احمد خاں صاحب
 کو یہاں تک کچھ بحث نہیں کہ تصویر کھینچنا اور کچھ انا اور تصویروں کو گھر سے رکھنا شرعاً جائز ہے یا نہیں
 اور انکو تصویر شوق پر وہ تصویر پرین کچھ اگر اپنے گھر میں رکھتے ہیں تاکہ فرشتے انکے گھر میں نہ آسکیں گے
 شوق لیجاؤنگا لیکن یہ شوق انکا انکے گھر کو لیے بیٹھا ہے اسلئے کہ جب یہ مدرسہ ہاں تصویر کشی کا جو معصیت
 ہی ہو گا تو مسلمان مدد دینا امن میں کیونکر جائز خیال کر سکیں گے صحیح میں روایت ہے کہ
 کہ کہا عبداللہ بن مسعود نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ قرأت تھے اشد الناس
 عبد اللہ بن مسعود یعنی محنت تر آدمیوں کی از روعدیکے نزدیک اللہ تعالیٰ کے تصویر بنائے
 ہیں اور صحیح میں روایت ہے کہ ابن عباس نے کہا سنہ ۱۰۰ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 سے کہ فرماتے تھے کلی مصور فی النار یعلم لہ کل صورة صورہ انفسا یعنی ہر تصویر بنانے والا

تصویر بنانے والا

پھر اس نائب ہو گیا ہو تو یہ فعل اس کا قابل استعار اور لائق استناد نہیں ہو سکتا اور اگر یہ فعل
اس پر خوش ہوا چاہے کہ میرے دوستوں میں اس میں اثر کیا اس لیے کیا و سب سلمان بیکار کو نصیب ہو گئے اور
اور پھر تہذیب الاخلاق نمبر سوم و چار و پندرہ و ستر و اسی میں بھی سید احمد خاں صاحب نے جو لکھا کہ (ر)
ان بیشک دنیاوی علوم جو ہم سیکھ رہے تھے اوان کو ہم میں نہ تھے میں کچھ مفید نہیں سمجھتا بلکہ
میں بھی نہیں سمجھتا سلیقہ بعض اوان دنیاوی علوم کے وہ دنیاوی علوم میں چھایا جاتے ہیں جو اس میں مفید
ہیں اور چکا جانا انسان کو دنیا میں انسان بننے کے لیے ہدایت فرماتا ہے جس کے بغیر ہماری قوم کا لکھا ہوا شخص
بھی محض کوڈن رہتا ہی ہمارے اس میں دنیا میں قومی غرت اور قومی بہبود ہی اور قومی سود
اور قومی تمول انھی علوم کے جاننے پر منحصر ہوا و ذریعہ حصول معاش بھی انہی علم میں ہوا وہ وہ
سرکاری نوکری کا ہونا تجارت کا یا اور کسی پیشہ کے اختیار کرنے کا اور اس لیے انھیں علوم
کے رائج کوئے کے لیے اس عالم العلوم کے قائم کرنے کی تجویز ہوئی تھی۔

اس میں مسلمانوں کا یہ قول ہے کہ مراد سید احمد خاں صاحب کی دنیاوی علوم جو پہلے پڑھے جاتے
تھے کیا ہی کیا حساب اور ہندسہ اور ہریت اور منطق اور جی اور لکھی یا کوئی اور علوم اگر مراد شوق ثانی ہے تو
تو اس کا بیان کرنا اور انکو لازم ہے اور اگر مراد شوق اول ہے تو حساب اور ہندسہ و ہریت کو اس زمانے
میں کچھ مفید نہیں باوصف اسکے کہ جن دنیاوی علوم کو اس زمانے میں سید احمد خاں صاحب مفید
سمجھتے ہیں اور انکو پڑھانا چاہتے ہیں اوان میں حساب اور ہندسہ و ہریت کے کچھ مسائل اور محاسن
معدود ہیں گو وہ اب کمال محنت ہو جانا حساب اور ہندسہ میں خیال کرنے میں لیکن اصول
سابق سے اصول حال کو کچھ مختلف نہیں جانتے سوچا اگرچہ اوان کے اس خیال کو صحیح
فرض کر لیں مگر اسوجہ سے یہ علوم پہلے پڑھے جاتے تھے غیر مفید نہیں ہو سکتے مقصود
کسی علم کی تعلیم سے صرف اس کے مسائل کا مختلف طور پر بسبب اختلاف مذاہب ہوں
ساتھ اوان کے اصول کے معلوم کر دینا ہی جس سے ہر عقیدہ اور قوت اس قدر حاصل
ہو سکے کہ اوچکا جانتے والا موافق اپنے فہم اور ادراک کے اوہمین وسعت وسع کے اور
جس کسی نے کچھ وسعت دہی ہوا و شک و شبہ کے اور یہ علوم جو پہلے پڑھے
جاتے ہیں اس کے لیے کافی ہیں۔

علم ہیئت جو پہلے سے پڑھا جاتا ہے اس سے بعد اور خاص صاحب اس کو اور اس کے اصول کو بالکل غلط کہتے ہیں لیکن
 اس قول کو او انکی بے علمی اور ناواقف ہی سے بھول کر تاپہوں اگر اوھوں نے علم ہیئت کی کتاب میں جو پہلے سے
 پڑھی جاتی ہیں دیکھی اور سمجھی ہوتیں تو وہ ہرگز اس کے قائل نہ ہوتے کتب علم ہیئت میں مذاہب مختلفہ ہر
 مذہب کے دلائل کے ساتھ مذکور ہیں جنہوں نے والا ان مذاہب اور دلائل کا اپنی استعداد کے موافق
 ایک مذہب کو ساتھ قائم کر کے دلائل کے اختیار کر سکتا ہے اور اور مذہب کو بطل کر سکتا ہے اور اس
 اختیار اور بطل کی وجہ نہ وہ علم ہیئت جو پہلے پڑھا جاتا ہے غیر صحیح ہو سکتا ہے اور نہ اس کے اصول بالکل
 غلط قرار پا سکتے ہیں اور باوصف مفید سمجھنے علم ہیئت کے جواب جاری ہو غیر مفید سمجھا اس علم ہیئت
 کا جو پہلے سے پڑھا جاتا ہے قابل تسلیم نہیں ہو کہ مقصود جو تعلیم علوم سے ہو وہ تعلیم اس علم ہیئت سے
 جو پہلے سے پڑھا جاتا ہے حاصل ہو جو بقدر سستی سب اہل مذاہب مختلفہ کتب قدیمہ علم ہیئت میں
 ہم پاتے ہیں اس قدر کتب جدیدہ علم ہیئت میں ہرگز نہیں پاتے گو کسی سلیب میں ایک مذہب پر کچھ
 نئے دلائل قائم کیے گئے ہوں مثلاً کتب قدیمہ جیسے مذہب ارض کے ساکن ہونیکا ساتھ اس کے
 دلائل کے مذکور ہو ویسے ہی مذہب ارض کے متحرک ہونیکا ساتھ اس کے مذکور نہ ہونے کے مرتبہ
 تک جو مذہب ایک قسم کا تو قدامی ہو تاہم میں سے ساتھ اس کے دلائل کے بھی مذکور ہوں اب اگر کسی
 نے مذہب قدیمے کو نا نہیں تیار کر کے کچھ نئے دلائل سے اس کو ثابت کیا ہو تو اس سے وہ کہتے ہیں
 جنہیں یہ مذہب بھی مذکور تھا گواہات اس مذہب کے دلائل اور میں اور ہی ہوں غیر صحیح اور غلط
 اور غیر نہیں ٹھہر سکتے ہیں باقی منطق اور طبی اور لسانی کا حال یہ ہو کہ منطق کے قواعد کلیہ یقیناً
 ہیں اور میں کچھ تغیر نہیں ہو سکتا اور ہر علم میں وہ تغیر ہو اور طبیات اور انبیات کا جاننا واسطے
 سمجھنے مسائل کلام کے جو علوم انہی میں سے ہر ضروری ہو اور قطع نظر اس کے کہ منطق اور طبی اور لسانی
 سعادت علوم دینیہ ہیں جو حدت ذہن اور محنت اور کوشش اور تیری فہم اور وقت نظر اور ظاہر
 لسانی اور فصاحت بیانی اور خوش تقریری اور مذاق تحریری اور بال کی کمال مکان اور حق و باطل
 میں جلد امتیاز کر لینا اولیٰ ایک دھوکہ کو مختلف طریقوں سے بیان کرنا اور مختلف دلائل سے اس کو ثابت
 کرنا اور مقدمات دلیل کو حسن اسلوب سے ترتیب دینا اور ہر بات کا نتیجہ صحیح نکال لینا جسکی ضرورت
 ہم دینا وی کاموں میں بہت دیکھتے ہیں انہیں علوم سے حاصل ہونا متصور نہیں اس ان علوم کو

نہایت چھٹا بلکہ ان علوم کو صحیح بھی نہ ماننا صرف نتیجہ بے علمی کا ہی عین لذت جماع کی نہیں جان سکتا ہے
 کو رو دینا کو کیفیت اوان نہیں دریافت کر سکتا ہے طفل امروزہ کو خدوت اور زراور سنگ و جواہر میں نہیں
 نہیں ہو سکتی ہے دیوانہ اور پورے آدمی کو قطع اور نقصان کی سمجھ میں ہو سکتی ہے تریلی عطر نہیں بنا سکتا
 خود گیارہ و حبیبہ و قرص نہیں ہی سکتا ہے ٹاٹ بننے والا اطلس و کھواب اور کل بننے والا بانات اور دونا
 نہیں بن سکتا ہے **۵** اور یا بان گرچہ باقدست پانہ ہر بندش بکار گاہ خرید و جاکٹ پتلون
 گر گلابی پس لینے سے میز و کرسی پر پھینکا چھوڑی اور کانٹے سے کھانا کھا لینے سے کوئی ہنستا
 شیخ ہو یا سید نادار جنگی ہو یا چار یورپین نہیں بن سکتا ہے کسی مدرسہ کی کٹی کے ممبر بن جانے سے
 کچھ علوں کے نام شکر بار کو لینے سے کوئی جاہل کندہ ماتراش عالم نہیں ہو سکتا **۶** ہزار لکھ باریکتر
 زموانہ چاہت ہے نہ کہ سر پر شرف قدری و اندوہ تم سید کرتے ہیں کہ جو علوم مدرس کو رشت میں تعلیم
 ہوتے ہیں اسطے حاصل ہونے نوکری سرکاری کے نہایت مفید ہیں اور تجارت اور پیشہ کے اختیار
 کرنے میں اور نظام ریاست اور زمینداری میں بھی کچھ فائدہ مند ہیں سو اسکے لیے مدرس کو رشت
 کافی ہیں کسی اور سے مدرسہ کی اسکے لیے کچھ ضرورت ہم نہیں دیکھتے ہیں لیکن یہ سب علوم و دنیا
 انسان کے ہیٹ پالنے کے لیے ہیں دنیا میں انسان کے انسان بننے کے لیے یہ علوم کچھ ضرور
 نہیں سمجھے جاتے ہیں بہت ان علوم کے جاننے والے لکھے پڑھے شخص ہماری قوم میں سطحی اور
 کو دن رہتے ہیں کچھ نیت اول میں نہیں آتی اور باہم سیرتی اوکلی طبیعت کے عین جاتی لبر
 انسان کو انسانیت علوم تمدنیہ نہ ہی اور غیر تمدنی ہی کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہے اور قومی
 عزت اور انسانی وقعت انھیں علوم کے جاننے پر منحصر ہے اور قومی ہیودسی اور قومی آسودگی
 اور قومی تمول کسی علم اور فن کے جاننے میں ہم منحصر نہیں سمجھ سکتے ہیں بہت انگریزی دان اور علوم
 اور فنون کے جاننے والے افلاس میں گرفتار اور ذلیل و خوار ہیں اور ہزار ہا انگریزی نہ جاننے والے
 بے علم واقف ان فنون آسودہ اور تمول اور دنیا میں باوقار **۷** اگر بہتر صورت ہش و صد ہا
 ہنر کار دنیا پر چوتخت بدست ہو لیکن اسکا ہلکا انکار نہیں کہ علوم اور فنون کا جاننے والا شخص غرر
 اور محترم ہوتا ہے اور ہمیشہ قدر و منزلت کے ساتھ روئی کھاتا ہے جو بحث آسودگی اور تمول میں گرفتار
 اسپر موقوف نہیں **۸** نعت و دولت بکار دانی نیست و جہر بتائید آسمانی نیست

اور پڑھتے تھے مذاہب الاحلاق تھیں یہ مسودہ اسے حضرت علیؓ نے بھی سید احمد خاں صاحب نے چھپوا
ایک شہید میری راہ پر اور اسے نہایت مضبوط ہونے کے بعد ان لوگوں کو تعلیم سے زیادہ تربیت
کی حاجت تھی اس کے لیے کی عادت اور اسے چھوڑنا اور اس کو مضامین دیکھنے کی عادت ڈالنا اور ان کی قیاد
و کفایت پر پوشاک کو درست کرنا نہایت ضرور ہو اور یہ وہ وقت آویگا اور سلطان مدرسہ کی کئی جمع
ہوگی اور میں بھی اگر زندہ ہو گا اور اس کی کئی کام منتخب ہوں گا تو نہایت نصیب اور بلخ تقریب سے جو
میرے ولین ہو وہ اور میرے دل میں بھی خواہ جا ہو گا اور جہانک سیریاں میں عادت
ہو میں اپنی راس کی خوبی اور صحت اور سچائی اور مفید ثابت کرنے میں کوشش کروں گا اگر میری کئی
میری راس کے موافق ہو گئے تو میں یقین کروں گا کہ مسلمانوں کی بد قبالی کے دن گئے اور تیری
کے دن آئے اور اگر میری راہ منظور نہ ہوئی تو سبھی کو کہاجی تھوڑی سی خوشی مسلمانوں پر ہوتی ہے
سو مسلمان کہتے ہیں کہ ہم مطابق اعتقاد سید احمد خاں صاحب آپ میں چھاپنے کی عادت سوا اسکے
نہیں پاتے ہیں کہ شبیر کشیاب کرتے ہیں قد چونک سرین کو جلیزہ رکھ کر پاجانہ پھرتے ہیں ڈھیلے
اور پانی دونوں کے استخار کرتے ہیں کھانا باغیچہ دھو کر کھاتے ہیں حلال جانور فرج کیے ہوئے کھاگو
اور پاک پیر ریٹناول کرتے ہیں اور پھر بعد کھانا کھانے کے ہاتھ کو بل کر دھوئے ہیں اور نہ کہ
کلی اور غار سے صاف کرتے ہیں اور پھر ہاتھ اور نہ کہ رومال سے پوچھتے ہیں اور جیہ کہ وہ ہیں
اور لا اور پاجامہ اور مسلمان تہ پنتے پانی تمام سر پہ کھتے ہیں انہی چوہان بان پر ملکی جھاپیوں اور سین کا م
کرتے ہیں کسی ایسے شخص کے بول چال کا جو ہمارے زبان کے بنانے کی وجہ سے کچھ غلط ہوتا ہو
تبع نہیں کرتے ہیں اور کسی ایسے قول و عقیدے کو جو کتاب و سنت اور اجماع امت سے باطل قرار
پاچکا اور سید احمد خاں صاحب اس کے جو حد میں غلط کہتے ہیں
اور پانی کی عادت جس کو سید احمد خاں صاحب نے نہیں رکھیں وہ کہ کشیاب کریں قد پھر سرین جاکر پاجانہ
پھر سرین پٹیاں پہن کر بعد ان کے استخار کریں براہ کوشہ کاغذ سے پوچھ ڈالیں اس کے بعد پانی نہیں
پورا اور کھانسی معنی کا گوشت چھوڑی کھاتے ہیں کھانین پانی کی جگہ شربت پین یا جس وقت
میرے پور کا گوشت کھایا جاتا ہو شربت پانی جاتی ہو خوشی شیکر کھانا تناول کریں اس کھانے
کو جو محس پانی سے پکایا گیا ہو اور جس پر خون میں یا جنکو چھینگیوں نے جس پانی سے دھویا ہو

لکھا کیا ہو خوب فراموش کر کے کھائیں پھر بعد کھانا کھا چکنے کے بدون کھلے اور غرارے کے سوال سے
منہ پوچھ لیں اور جاگت پتلون گر گاہی جس سے ہندوستانی آدمی مانند خنڈول کے معلوم ہوتا ہے
پسین غیر پاک کے لوگوں کا نتیجہ کر کے اپنی مذہب میں غلط طور پر کلام کرین اور ان اقوال اور عقائد
کو جو مندرجہ مذہب الاخلاق خانہ ساز سید احمد خاں صاحب ہیں اور بعض اور نہیں سے استنفا سے ذیل
میں مذکور مذہب بنائیں سو ہم لوگ اس صفائی اور پاکیزگی کی عادت کرنے سے پناہ مانگتے ہیں اور اپنی
اور محمدی پسندی کی عادت میں رہنا چاہتے ہیں۔ **۱۰** می حرم از خطابی ایمان کہ می بردہ محراب برکت
تو حضور خازن من و اقریب مدبرہ میں اس صفائی اور پاکیزگی کی عادت ڈالنے کی اور اسلامی عادت
جسکو محمدی پسندی کی عادت سید احمد خاں صاحب کہتے ہیں چھوڑا نیکی تربیت منظور ہوا تو میں چندہ دینے کا
استغنا علی اسلام کہنے کیا تھا اور حضور نے بالاتفاق چندہ دینا اور میں مدد دینا معصیت میں
قرار دیکر اس سے منع کیا ہے الحمد للہ استغنا اور عبارات جوابات علماء ساتھ ان کے مواہد اور مستحق
مندرجہ ذیل کرتے ہیں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استغنا

کیا فرماتے ہیں علماء اسلام میں کہ علی گڑھ کاتپور سہارنپور دیوبند دہلی لاہور
وغیرہ بلاد میں مدارس اسلامیہ میں صرف تحفہ فقہ اصول حدیث تفسیر قرآن منطوق حکمت
پڑھی جاتی ہے مسلمانوں کے چندے سے مقررین اب ایک شخص جس کے یہ اقوال ہیں کہ حکومت عدد
مسائل میں مسلمانوں سے اختلاف ہو جو مذہب نیچر یعنی اصلی حالات فطرت انسانی کے خلاف
ہو و گنج نہیں اور جو نیچر کے مطابق ہو وہ صرف ایک مذہب ہو جسکو میں ٹھہریت اسلام کہتا ہوں
جو بدعات محدثات اور غلط خیال اجماع سے اور خطائی اقتصادات سے اور دھوکہ سلفیاسات اور کفر
اصول فقہ مختصر سے مراد ہیں سمجھتا ہوں کہ جو شخص تقلید سے علیحدہ ہو کر غور کر گیا یقینی جانے لگا
کہ اکثر عالموں نے قرآن مجید کی حالت کی نسبت غلط فہمی کی جو تفسیریں یہودیوں کے قصوں سے
بھری ہوئی ہیں اور زومن کے تھک کے فرقہ سے اخذ کی گئی ہیں اور احادیث کی کتابوں کی کوئی حد

قابل یقین نہیں ہو۔ سیر کی کتاب میں مانند مہاجرات اور لطف لیلیہ کے قصہ کے ہیں اور سو اس کے
 اوکو انکار ہو جو کوشیاں اور وجود آسمان اور ملائکہ اور عموم طوفان نوح اور عموم نبوت
 حضرت نوح سے پروردگار نے کلام کو نہ کر ملائکہ اور جلال کتنا ہی معراج کو ایک
 جواب قرار دیتا ہو تصور کھینچنے پر اصرار کرتا ہو اور سو کو جائز سمجھتا ہو اور قسم کے بہت سے امور
 اس شخص کی رائے میں موجب تہذیب ہیں ایک نیا مدرسہ اس تہذیب سے متفرک کرنا چاہتا ہو کہ مدارس
 اسلامیہ موجودہ مانند مدرسہ علی گڑھ کانپور سہارنپور و بونہر دہلی لاہور وغیرہ لغو اور بیفائدہ
 ہیں کچھ اونسے فائدہ قومی اور تہذیب اور آزادگی حاصل نہیں ہوتی ہو بلکہ عمران میں ضائع
 ہوتی ہو اور ہمیشہ آدمی اور مدارس میں پڑھنے سے خلاصی کی حالت میں رہتا ہو مدرسہ پروردگار
 میں تعلیم علوم دینی اور علوم دنیاوی اس طریقے سے ہوگی جس سے تہذیب اور آزادگی حاصل ہو
 پس اس مدرسہ جدید میں جسکو ایسا شخص بدعتیہ اس منشا سے کہ اس میں تربیت و تعلیم دینی
 اور غیر دینی اس طریقے سے ہو کہ جس سے وہ تہذیب جو میری رائے میں حاصل ہو اور وہ تہذیب
 اور قیدی جو تعلیم مدارس اسلامیہ موجودہ سے حاصل ہو بے رفع ہو بنانا چاہتا ہو مسلمانوں کو ابتداء یا بعد موت
 کرے چندہ ملائکہ اس اسلامیہ موجودہ کے چندہ دینا باوجود خوف اعانت کے معصیت

پر درست ہو یا نہیں یہ تو آئو دوا

جواب علمای لکھنؤ فرنگی محل وغیرہ

وجود ملائکہ قرآن اور احادیث سے ثابت ہو اور ایمان بالملائکہ ہر مسلمان پر فرض ہو اور جو شخص انکار
 کرے گا وجود ملائکہ کا اگر عناد انکار کرتا ہو اور لصوص قطعہ شرعیہ کو رد کرتا ہو وہ کافر ہو اور اگر تاویل
 باطلہ اور اشارات باطنیہ پر انکو محمول کرتا ہو تو وہ فاسق اور محدث و علیٰ ذلہ القناس و وجود شیطان
 اور حیثہ کا منصوص قطعی نہیں اور منکر اوکا شیطان ہو بلکہ اوسکے بھی رائے کیونکہ خود شیطان کو
 بھی اپنے وجود کا انکار نہیں ہو حافظ جلال الدین سیوطی جہانگیر فی اخبار الملایک میں لکھتے ہیں
 قال بعد قالے آمن الرسول بما أنزل الیک من ربہ فاعلم انک لو شئت لکل امت من الملایکة و کتاب
 و رسولہ قال البیہقی فی شعب الایمان الایمان بالملایکة تنظیم معانی احادیث التصدیق بوجود ہم
 والثنائی انزالہم منازلہم واثبات انہم عباد اللہ خلقہ واثبات الاعتراف بانہم مسلمان

الی بن یسار بن عباده انتی اور حافظ بدالد بن شیبہ اکام المرحان فی احکام ارجان میں لکھتے ہیں
تقال ہا لم یحیی من اهل الان کثیر و علی الفلاسۃ و صامیر القدرۃ و کافۃ الزنادقۃ و کبر الشیاطین کثر
ولا یجدلو انک و کس بن لا یجد ولا یثبت بالشریعت و رنما المحب من انکار القدرۃ و یمنع فی بعض
القرآن و تواتر الاخبار و استغاضۃ الانار انتی اور جو دو ارجان منصوص ہیں کہ ان کی ہر منکر و سکا سکا
و سوا انہی بطانی ہی اور ہر بہت منخفہ طبع و منصوص عموم کلام رب غفور ہی اور سلفہ تا خلفہ انہی
اس پر با تو ہی انکار و سکا موجب گمراہی و فجور ہی اور عوم طوفان نوح و عموم بعثت نوح علی نبینا و
علیہ الصلوٰۃ و السلام و وقوع ہر عراج نبوی در لقطہ مذہب عامہ اہل سنت ہی انکار و سکا بعد طور آثار
و شہرت اخبار از جملہ اہل ہجرت ہی اور امانت کتب حدیث و فقہ و اصول و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر
فہمی در و غلوئی بطن جو غیر باعث استحقاق عذاب سیم ہر اہل اسلام کا اسپر اتفاق ہی انکار و سکا
خارج از و لہ اسلام منیر ہی اور مذہب نیچر خدا جانے کیا بلا ہی ہر مفسر اور تدریس کو جسکے قبول
و ابا حق جل شانہ کلام پاک میں ارشاد کرتا ہی و من تیج غیہ الاسلام وینا فلن نقیل منہ و جو فی
الامیرۃ بن اخصیر بن اور بھی ارشاد ہوا ہوا ان الدین عند الاسلام ہر مسلمان کو حق جل شانہ
اتباع شریعت محمدیہ ہی قائم رکھے اور مذہب نیچر و مشرب بدتر سے محفوظ رکھے جو شخص کہ اعتقاد
اوسکے فاسدہ ہیں جو کہ سوال میں منظور ہو ہیں وہ شخص محرب دین المیس لعین کے و سوسے
صورت اسلام میں تخریب دین محمدی کی فکر میں ہی اور بنام تجدید درہ جدیدہ افساد شریعت
اوسکی منظور نظر ہو جو چیزیں کہ اوسکی رائے میں موجب تخریب دین اہل سنت کے ہوں انکے باعث
تخریب ہیں ناخذرا اخذر یا ایہا المسلمون و الحرب الہرب یا ایہا المؤمنون ایسے شخص کی معاونت
اقامت مدرسہ میں کہ فی تحقیق وہ مدرسہ نہیں بلکہ مفسدہ ہو حرام ہی بلکہ اوسکے مذہب جدیدہ کا
ابطال لازم کافیہ نام ہی اگر اچھا او شخص نے کوئی مدرسہ قائم کیا تھوڑے عرصے میں ہی نہ ہو
میں متور و قہ ہو جائیگا اور تمام نظام شریعت برہم ہو جائیگا جو شخص کو لازم ہو کہ ایسے شخص کی معاونت
سہ اقتضاب کرے او جو لوگ کہ سبب غفلت کے یا بطلب نام آوری دنیوی کے یا بغرض خیر دنیا
کے لادہ شریعت کار رکھتے ہوں انکو اس آفت سے بچاؤ و مذہب یوم بخرا میں حضرت مالک
الماک کے ساتھ ایسی معاونت بدستے استفسار ہو گا چہر شریعت و افسوس کہ جو مذہب تدریس ہو گیا

ٹو اسکرپچر میں وغیرہ میں دیکھو تو کس طرح کھلا نچر یون کی مذہب اور مکاری اور زنا لائق اور
 عیاری وغیرہ میں قلم بالما تحضیر نہ کرو وسطی پھر اسپر بھی اگر کوئی نیا نچری نہ شرمائے اور
 بطبع ترقی جاہ چاہے کہ اس نچی بھی بلا کو ہندوستان میں پھیلا سے تو ہمارے علمای محمد عیم نے سطح
 فلاسفہ اور اہل اعتزال اور اوتنے کو چک ابدل ارباب خیال کی وجہ بیان اڈٹرائین اور انکو حکم
 کی راہ میں دکھائیں اوس سے زیادہ اس نچر کا سنہر اڈٹرائینگے اور شواظ منس نار کے بار میں کو انپر
 مارینگے اور اگر بڑے دل لیچر ہیز و نچر سر دست یہ توفیر مابین کہ قبل قبول نچریت کے تو پھلا دھرم
 کھو چکے تھے اور آپ کے سارے کرم ہو چکے تھے لندن میں جا کر جا کٹ پتلون پن آگے فرختر
 ورنکار گلا گھوٹی مرغی کے کھانے میں نہ شرمائے تنسیات اور محرمات کی نسبت مشاقی ہرینات اور
 احصات کی بابت اختیار باقی کی سیلئی یعنی نحوست کے وسیع جائیکہ خطاب پانچھ کیا باقی رہا تھا نچر
 طریقہ کی جانب الجھائے کیا جی چاہتا ہو کہ لاٹ پادری نجائیے اور جناب میر صاحبہ کو لیڈر کھلائیے
 یہ نچر کو سلاہ خیری و تاج شہاسی پائس کل کو رسد جانشا و کلا و بان بقول بعض نچر یون کہ ہر قوت
 جسمانی کے ہر اقتضا کو پورا کرنا چاہیے تاکسی توئی کے حرمانی لازم نہ آئے شاید بقیہ قوت شہوت
 پانی بہت کمال کا خیال آیا ہوتا اوس جانب کو ٹوٹے کچھ دنوں وہاں کا مزہ لوٹے تو ماری خدا
 ذرا پیش و پس کو کار فرمایا پیش و پس کو کیسا نہ بنا ئیگا سہ برگ عیشی بگور خویش فرست
 کس نیار دن پس تو پیش فرست و غرض جب حال نچر اور نچر یون کا بخوبی واضح ہوا کہ یہ لوگ ہوا
 نفسانی کے بار بردار ہیں اور وسوسہ شیطانی میں گرفتار تو اب انکا قول مانا بہ بول ستر پایا باطل
 نجی اور طلیہ دیانت سے محاط ہرگز ان کے انکار سے کوئی امر شرعی مشتبہ مثل وجود آسمان
 و ملائکہ و شیطان و عموم طوفان و بعثت حضرت نوح اور ثبوت معراج صاحب البراق و التلج
 اور صحت کتب تفاسیر معتبرہ و احادیث صحیحہ و اصول فقہ و قیاسات فقہ مجتہدین و صحت کتب
 سیر متقدمین و متاخرین و امثال ہذا مالا تحضیر باطل نہیں ہو سکتا اس واسطے کہ ہر میں تقلید و
 عقلیان امور اور ادب کے مضامین پر سچائی خود قائم ہیں اگر منکر کو مطلوب ہونگے من بعد از ان
 کیے جائینگے سرورین مستفتی کے اصل سوال کا جواب ضرور ہی فاقول -
 جو المصوب جن علوم و فنون کی ترویج اور شاعت سے شریعت نا سخر چلے شریعت سابقہ

کی تعطیل لازم آئے اور اسکا ثمرہ نہ مذکور اور محاکم کی حد کو پہنچا دے نہ پھر جو خواہ اور کوئی نافرمان
لچر افکے مروج اور سامی کی احانت دینے لگتا ہے و بجز کلام ملک العلماء و حدیث خیر الانام علیہ الصلوٰۃ
و السلام سخت معصیت بلکہ حرام قال اللہ تعالیٰ لا تقوا علی البز و التقوی و لا تأثروا علی الاثم
و العتوان و لا تقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب یعنی آپس میں مدد کر و نیک کام پر اور پرہیز گاری
پر اور تردد کرو گناہ پر اور زیادتی پر اور ڈرتے رہو اللہ سے اللہ کا عذاب سخت ہے اور ظاہر ہو کہ پھر
پھر اگر کوئی نافرمان کام نہیں اسکی ترویج اور احانت حرام ہے اور حدیث میں ارشاد ہے کہ من اعان
صاحب الذین یقتلون النکاح علی ہدم الاسلام یعنی جس نے مدد کی بدعتی کی مقرر وہ آئادہ ہوا اسلام
کے وقتا نے پر اور شک نہیں کہ یہ پھر یہ خام خیال مبتدع اور ضال ہے حضرت امام عظیم رحمہ اللہ مقدم کے
احتیاط اور تفاوت اس بات میں مقتدر رہے تھے کہ آپ قیدی تھے اور اس حالت میں کسی ظالم نے
آپ کو قید کیا کہ اسکو درست کر دیجیے یا وجوہ خوف اوست نہ آپ نے فکر نہ تھیں لیا نہ اسکو ترش نہ
اور کہا کہ میں ڈرتا ہوں کہ میری اسقدر اعانت کے سبب کہیں میرے حریم میں خون سوا
کہ مقتول فرما یا یا یا خیر اللہ یرحمکم و اولیاءکم و ما کانوا یبغون من ذلک اللہ قادر و عظیم الی محرم
النجیر و یقفوہم انہم سئلون ہ یعنی جمع کرو ظالموں کو اور انکے جوڑوں یعنی مددگاروں کو اور
جسکو وہ پوجتے تھے اندر کے سوا پھر عطا واد کو راہ پر و زخ کے اور کھرا کھو او کو اون سے پوچھنا اور
اللہ کیا پاسداری اور کقدر خوف احکام کا کہیں تھا کہ قید کی حالت میں بھی حق بات کہنے سے باز نہ
انھیں یا تو ان سے پیشوا اور مبتدع ہو اب جس کی عذاب شدید میں آنا اور ہدم اسلام پر آئادہ ہونا
اور ظالموں کے ساتھ شہر یا منظور ہو وہ علوم باطلہ خصوصاً منجری ترویج اور شہرہ اور اسکے مروج
لیچر کا معین اور مددگار رہا ہے من انہم شرط بلایع ست یا تو لقمہ ناسخ یا تو خواہ از سخن پید گیر خواہ
مال یا دوا علم و علمہ الملقن و حکم و نقد العباد اوادہ محمد اللہ عو لطف اللہ عنہ

جواب علمائی دہلی

بہذ الخ تحریر یہاں کے واضح و لائح ہوا کہ ظالم امور اللہ بید سوال و بہریت کے معلوم ہوتے ہیں
نیز کہ بالا سندرج ہے کہ جو مذہب منجری کے خلاف ہے وہ صحیح نہیں نہ معلوم کہ منجری مذہب کیا ہے یا اساطیق مذہب
ہو دینے کے ہے یا مذہب لشرانیہ یا اسلامیہ کے وغیرہم و لیکن یہ فیہر حسب مذہب اسلامی منطوقی

علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظر پر کچھ شخص بہت بچہ کا معتقد ہوا اور جو امر کہ قرآن شریف میں خلاف مذہب
بچہ کے یہی اسکو بد جانتا ہو وہ بلا ریب و شک کافر اور مرتد ہو کیونکہ ایسے شخص نے اپنے تمام امور
دینی اور دنیاوی میں مذہب بچہ کو حکم قرار دیا اور کلام الہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسلی
اللہ تعالیٰ فرمایا ہو وہ جو میرے الی الاسلام ہو واللہ اعلم بالصواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میں احقر
لیظفر علی الذین کلمہ ولو کرہ الکلمہ کون مکرہ جانا اور سورہ اہمیت کا ہوا
یتماثلوا اسے الطاعون و قد ائروا ان تکفروا بہ ویرید الشیطان ان یضلکم فملا لایضلون حتی یحاکم
ولیکن مذکورین آیت کریمہ اور معتقد مذہب بچہ میں اتنا فرق ہو کہ وہ تابع شیطانی انسان جن کے حق
اور شخص تابع خواہش نفسانی کا ہر جسکی شان میں وارد ہو اگر ریت من السجود للہ ہو وہ سکوال
ہر دو کا ایک ہی رہا پس انصورت میں بمصر ان آیت کریمہ حکم و ربک لا یؤتیون حتی یحاکم
بچہ بچہ میں ہم لا یجوز فی الفسیر جانتا ہو نہایت و یجوز اسلما کیونکہ ایسے شخص خیر الدنیا والاخرہ
کو دین قرار دیا جاوے نہ تو فیکہ انہی خواہش نفسانی اور غرض دنیاوی کو تابع حکم الہی اور حکم
رسول کے نہ کرے اور دین اسلام کو اپنا مذہب قرار نہ دے لکھا قال اللہ تعالیٰ ومن تبع
حجۃ الاسلام فیما قلن یقبل منہ وہو فی الآخرۃ من السعیرین اگر ایسے اعتقاد پر قائم ہو تو سوا
جہنم کے دوسری جای کیا نصیب ہوگی و فی حق غیر سبیل المؤمنین تو کہ باقولی و فی حق جہنم و
سائت مضیرا اسی جگہ سے ثابت ہوا کہ جو حکم اجماع مومنین سے منکر ہوا وہ ہمارے حکم
ہر کیونکہ جو بد اطاعت اللہ تعالیٰ اور رسول اور اجماع است حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
مساوی ہو لکھا قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر
منکم پس اطاعت علماء اسلامیہ کی مثل اطاعت اللہ اور رسول کے ہو اور یہ بھی معلوم
ہوا کہ ایسے شخص کو شیطان نے دنیا ہی میں جس کر کے خطہ میں ڈال دیا ہو عقل سلیمہ کیلئے
کر کے چاہ جہالت میں ڈبو دیا ہو کہ فیاسات کو ڈھکوسلہ بنا آج جسکی شان میں اور تعالیٰ فرماتا ہو
ففتننا بالسیفان اور تفاسیر اور کتب تفاسیر اور کتب احادیث کو مثل تواریح اور ہما بجا
کے قرار دیتا ہو اگر ایسی عقل پر بننا نازان ہو ولیکن من واولی الامر کے حمل کرب میں بھرا
ہو ہر آج منکر ہو و جو خوش طمان اور جو آسمان اور جو ملائکہ کا جعلی تحقیق و جو دین جابجا

اِنَّهٗ تَعَالٰی فَرَّادٌ یُّسَبِّحُ الْمَلَائِکَہُ کَثِیْرًا اَلَا اَلَمْ یَسْکُرْ وَ کَانَ مِنَ الْکَافِرِیْنَ دوسری جہاں فرما کر
 اَوْ فَرَقْنَا الْمَلَائِکَہُ اَسْمَآءًا وَّ اَلَا فَمَیْجِدُوْا اَلَا اَلَمْ یَسْکُرْ وَ کَانَ مِنَ الْکَافِرِیْنَ اتر میری حکم اور تم
 تو ملا کر کہ شیطان جس پر اور وجود جن کا تحقق الالمیں کان میں کچھ ماسوا اسکے اللہ تعالیٰ نے قرین اسکی بیان
 کی ہے کہ اَلَمْ یَسْکُرْ وَ فَرَّادٌ یُّسَبِّحُ اَوَّلِیَّاءَ مِنْ دُوْنِیْ اَوَّلًا و غیر وجود کے کیونکر ظہور میں کیے قطع نظر اسکے
 اللہ تعالیٰ حکایت الالمیں سے بیان نہ مانتا ہے قال خلقنی مِنْ نَارٍ و خلقتنی مِنْ طِیْنٍ تحقیق ہوا کہ شیطان آتش
 سے مخلوق ہے اور وجود آتش کا اظہار نہیں پس الاحمال وجود شیطان کا ثابت اور وجود ملائکہ میں نہ
 یہی آیہ کافی ودافی ہے جاعل الْمَلَائِکَہُ رُسُلًا حاجت تفسیر نیست اور وجود آسمان میں آیات کثیرہ وارد ہیں
 اَوْنِیْتَ قَوْلَ تَعَالٰی اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَّ الْاَرْضِ وَاٰیٰتٍ لِّلِّیْلِ وَّ النَّہَارِ اَلَا یَذَّکَّرُوْنَ اللہ تعالیٰ اِن فِیْ
 خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَّ الْاَرْضِ وَاٰیٰتٍ لِّلِّیْلِ وَّ النَّہَارِ لآٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَآبِ اَلَّذِیْنَ یَذَّکَّرُوْنَ اللہ
 یَعْلَمُ مَا تَعْمَلُوْنَ وَاَعْلٰی جَبُوْہِمُ وَ یَقْلُذُّوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَّ الْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ہٰذَا بَاطِلًا اَلَا یَہْدٰی
 اس سے زیادہ اور کیا غلط ہوگا کہ زندہ خفہ کو طلال جاتا ہے جسکی حیثیت میں صریح کلام الہی ماضی ہے
 غَرِیْبَتْ عَلَیْکُمْ الْاٰیۃُ وَاَلَمْ تَحْمَحْضُوْا اَنْ یَّخْلُقْ مِنْ نَّارٍ اٰیۃً لِّیَعْلَمَ اَلَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ اَلَا یَہْدٰی اَلَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ اَلَا یَہْدٰی اَلَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ
 کفر میں کیا شک رہا کہ سنکر لصوص قرآنی کا ہے اور ایسے امورات داہیہ کو نسبت تہذیب کی طرف کرنی
 نہ کی کہ ساتھ ام کافور کے موسم کرنا ہے پس ایسے شخص کی رہا ہے چاہا اور اسکے مدرسے میں رو رہی
 اور اپنی اولاد صغر میں کو پڑھوانا موجب مالکیت میں کا پڑا نہ دیکھا ہے کلام الہی کہ کہ خطاب آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم کی طرف کیا ہے یا اٰیۃا النَّبِیِّ اَتٰتِیَ اللہ وَاَلَّا یَطْلُعَ الْکَافِرِیْنَ وَاَلَّا یَقْبَلُوْنَ
 اللہ کان عِیۡنًا حَکِیْمًا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی غرض اغراض و نبوی سے سے دیکھ کر ہوتی ہے
 جس کے سبب سے مورد اس آیت کریمہ کا ہو ہے وَاَسْتَرْوٰہِمْ تَمَآثُلًا فَبِیۡسَ مَا یَشْتَرُوْنَ اور
 حالانکہ زندگانی دنیا کی دھوکا ہے وَاَلْحِیۡوۃُ الدُّنْیَا اَلَا یَتَلٰخَعُ الْغُیۡوۃُ وَہِیۡ اَطْلَعُ لَوۡ اَسْلَمَ اَم
 کا کہ تمام عالم میں ساطع نور لامع ہے ایک لومری سے کیونکر ہو سکتا ہے کہ تمام عالم کی گردان میں
 راطع تصور یہ حاشا اللہ کہ برابر زبان اپنی گلہ نہا ہے ہمہ شیعہ ان جہاں بسنے میں سلسلہ
 رو بہ از حیلہ جہ سان بگسلدین سلسلہ راہ آیانہ سنائی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
 یَرِیۡدُوْنَ کَیۡفَ یَفۡفِیۡقُوۡا لَوۡ اَنَّ اللہ یَفۡفِیۡقُہُمۡ لَوۡہِ وَاَللّٰہُ یَعۡلَمُ اَلَّذِیۡنَ اَرَادُوۡا

حق اور رزقنا اتباع و ارنا الباطل باطلا و انزلنا حقنا اجتناب و انتدیدی من بشارت بحرہ و اجابہ خاک رہ محمد سعو نقشبندی و ہولکی ۱۳۱۱ ہجری ۱۲۹۰ شمسی



بعد الذکر می مع القوم انظار الیکین و انتدای علم و علمہ احکم
فقد اصاب من اجاب وقد قال الله تعالى فلا تعد



اجواب صحیح کتبہ علامہ محمد یوسف شیار پوری حنفی



اجواب صحیح
شہاب الدین عفی اللہ عنہ



اجواب استفعا از طرف علما و ملی

جن مدرسین میں تفصیل علوم دینی ہوئی ہو اور ان میں صرف کرنا مال کا موجب سعادت اور
رضامندی باری تعالیٰ کا ہو کیونکہ تعاون علی البر والیقوت ہے مثل الذين ينفقون اموالهم
في سبيل الله كمثل حبة من نبت سبع سنابل في كل سنبلة مائة حبة والله يضاعف لمن يشاء
والله واسع عليم اور جو مدرسہ کہ بنیاد و سکی واسطے طمس سوم شرعیہ اور شعائر اسلام کے
ہوئی ہے اس میں صرف کرنا مال کا تعاون علی الاثم والعنوان ہے کہ اللہ تعالیٰ
یأثم الذین یؤثرون الناس ولا یؤثرون انفسهم والیوم الآخر فنتله کشل صفوان علیہ تراب فاصابہ وابل فترکہ
صلدا لا یقدر وین علی شئ مما کسبوا امن است نبیانہ علی تقوی من التور و رضوا ان
خیر ام من کسب نبیانہ علی شفاعرت ہار فاندازہ بہ فی نار جہنم و اللہ لایہدی القوم الظالمین
اور شیک نہیں کہ اس مدرسہ مذکور میں مقابلہ قرآن مجید کے احکام کو کا ہو گا اور انکار کیونکہ وجود
شیطان کا قرآن مجید میں ثابت ہو نقص جلی سے اور وجود آسمان سے آیات نبیات گواہ

اثر و سلیک و انکار نہیں مختلفہ نچلے محلات کو اتحاد و شہ نبوی سے سارے احکام شریعت ثابت
 غرض کہ جس مدرسہ کی بنیاد ہو وہ اسلام پر اوسن کے ملک وین اور مدگار ہونا اور چند ہونا
 مثلاً اسلام اور سلمان کا ہر شخص ایسے مدرسہ کا مدگار ہو گا مگرین قرآن و حدیث میں مشہور
 ہو گا قال ابن کثیر لا تحسن للسلطان کتاباً یقلع ما فیہ وقال سفیان الثوری صاحبہ لم
 وصاحب الدواۃ وصاحب القریطین صاحب المیطل بعضہم شریکاً بعض وقد صدق قال رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم لعن فی آخر عشرۃ حتی احمال وایضا وقال ابن سعد وروى عن اكل الربا وکلو
 وشاہدہ وکاتبہ لعنوا علی لسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم وکذا رواہ حاکم ویمر عن رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم واتسع سفیان بن مناوۃ کلیفۃ فی زمانہ دواۃ بین یدیه فالفرق بین علوم الدین وفسدہ
 ان علوم الدین ما نقل السیما من اشی صلی اللہ علیہ وسلم بواسطۃ الصحابہ واما بعضہ
 یومئنا بہا ویدو علم القرآن باقسامہ وکتابہ والفقه وفسدہ فعمل السحر والطبائیات وعلوم الشعبۃ و
 التلبیسات وغیرہ فک من علوم الفلاسفۃ التي خرجوا عن دایرہ الاسلام حتی قال فی الاحیاء العلوم
 المحمودة فلما اصول وفروع ومقدمات وسمات ففی رجبہ الفرب الاول الاصول وفی رجبہ کتاب
 المدخل وفی رجبہ رستمہ رسول اللہ السلام وایضا جماع الامتہ واما الصحابہ والاحیاء اصل من حیث انہ یل علی امتہ
 فہو اصل المرجع التامیہ وکذا الاثر فانه یضرب علی الامتہ لان الصحابہ فیہ قد شاہدوا الوحی والتشریل
 وادکو بالقرآن الاحوال وادکو بالقرآن الاحوال ما غاب عن غیرہم عیانہ وریباً لا تحیط بہ العباد
 بما ادرك بالقرآن فمن ہذا الوجه راسے العلماء الاقدمہ بہم واکسک بانارہم وذلك بشرط مخصوص
 وعلی وجہ مخصوص عند من یراہ والمایق بیانہ بهذا الفن الفرب الثاني الفروع وہو ما فہم من ہر
 الاصول لا بموجب الفاظہ بل بموجب تنبیہا العقول فالتبع بسببنا الفہم حتی فہم من اللفظ المطلق
 بر غیرہ کما فہم من قولہ علیہ السلام لا یقضۃ القاضی وہو غضبان انہ لا یقضۃ الا کان حاکماً او جالماً
 او ثانیاً بشرش ہذا علی قدرہا ما یعلق بہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الفقه وکتاب الفقه واما فی ما یعلق بہ صلی
 الآخر وہو علم احوال القلوب وخلقہ المحمودة والذم مودہ وہو منشی خیر لہ تعاد ما ہو کوفہ ووالذی یجوز الشطر
 الاخر من ہذا کتاب عنی جمیع کتاب احیاء العلوم وفسدہ العلم ما یخرج الناطق الجرح فی عبادتہا وعبادۃہا وہو الذی
 یجوز الشطر الاخر من ہذا الکتاب الفرب الثالث التصوات وہی التي تجری منہ تجرئی الاکات کعلم الامتہ

والشجر فانما آله لعل كتاب الله وسنة نبيه صلى الله عليه وسلم وليست اللغة والتجويد العلوم الشرعية في انفسها
ولكن بل هي من خواص فيهما بسبب الشرح اذ جاءت هذه الشرعية بلغة العرب وكل شريعة لا يظهر الا باللغة في تفسير
تلك اللغة اذ من الآلات علم كتابية الخط الا ان ذلك ليس ضروريا اذ كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
اميا ولو تصور استعمال الخط بجميع ما يسمع الاستغناء عن الكتابة ولكن صار كما لم يجز في الغالب ضروريا للقرآن
الرابع التتمات وذلك في علم القرآن فانه ينقسم الى ما يتعلق باللغة كعلم القرآن ومخارج الحروف وما
ما يتعلق بالمعنى كالترجمة فان اعتماده على النقل في اللغة كجبر والاستقلال به والى ما يتعلق باحكام المعنوية
النسخ والنسخ والعام والخاص النص والظاهر والظن وكيفية استعمال البعض من بعض وهو العلم الذي يسمى
اصول الفقه وتبين اول السنية ايضا واما التتمات في الآثار والاحبار فالعلم بالرجال وانسابهم واصحاب
الصحابه وصفاتهم والعلوم بالعدالة في الرواة والعلوم باحوالهم لم يميزوا بضعيف عن القوي والعلوم باحوالهم
لم يميزوا عن المسند وكذلك ما يتعلق به فنهذه هي العلوم الشرعية او المسائل التي لا بد منها لفهم ولو شئت
الكفايات فمن ايمانها فقد كفر كذا في التتمات من ايمان الشريعة او المسائل التي لا بد منها لفهم ولو شئت
نفسه باليهود والنصارى اى ضرورية وسيرة على طريق الميزاج والنزول اى ولو على هذا المثال
كفر اللهم رباحا فائق الاشياء وكما هي توفيقا مسندا وتحققا بالصالحين البذل التوفيقية الجواب صحيح

استصورت بين يديه درسيه بين جنده وينا او دوسكي اعانت كسي طرح كي كرني شيك اعانت

على المعصيت هم مسلمانون كولا زم ہے کہ اثم والعدوان کی اعانت سے ہمیں لقولہ تعالیٰ

ولا تعاونا علی الاثم والعدوان الایہ اور اون مدارس میں جنہ دین کہ تہنیں اعانت علی البر والتقویٰ

سہے لقولہ تعالیٰ اتعاونا علی البر والتقویٰ الایہ واللہ اعلم بالصواب علیہ

اگر جنہ دوسے چکے ہوں تو دوسرے کر لینا لازم ہے فقط

واللہ اعلم کتبہ محمد ضیاء الدین المرقوم ۲۲ ربیع الثانی یوم

چهار شنبہ ۱۲ جمادی الثانی ۱۲۸۰

عسلام محمد

سلام علیہ

عسلام محمد

سلام علیہ

استصورت بین یسے درسیہ بین جنده وینا او دوسکی اعانت کسی طرح کی کرنی شیک اعانت
على المعصيت هم مسلمانون كولا زم ہے کہ اثم والعدوان کی اعانت سے ہمیں لقولہ تعالیٰ
ولا تعاونا علی الاثم والعدوان الایہ اور اون مدارس میں جنہ دین کہ تہنیں اعانت علی البر والتقویٰ
سہے لقولہ تعالیٰ اتعاونا علی البر والتقویٰ الایہ واللہ اعلم بالصواب علیہ
اگر جنہ دوسے چکے ہوں تو دوسرے کر لینا لازم ہے فقط
واللہ اعلم کتبہ محمد ضیاء الدین المرقوم ۲۲ ربیع الثانی یوم
چهار شنبہ ۱۲ جمادی الثانی ۱۲۸۰

عسلام محمد
سلام علیہ

عسلام محمد
سلام علیہ

جواب استغفار از طرف مولوی محمد کرم الله صاحب بلوی

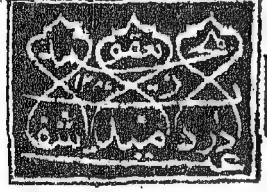
[illegible]



وہی اردو ہے یہ اکرام آئین یا نور اسلام والا اکرام
 اعجاز اللہ سن ۱۳۸۱ھ
 ہجری ۱۳۸۱ھ

فان اللہ تبارک و تعالیٰ البقیل بہ کثیر اور بیداری بہ کثیر انما فیصل بہ

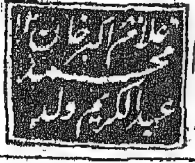
الا انفاقین الذین یفقنون عند اللہ ینزلون بعد یناقدہ و یقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل و ینفذون
 فی الارض اولئک ہم الخاسرون ۵ حاجد اور صلحا رب زدنی علما و عقلا التجواب صحیح بلا ارباب
 و محبتیں شیخ و صاحب اعیان حدود و آئی اور داعیان اللہ ارنا الحق کما ہی پر علی مانیبہ الطلاع و آگاہی
 ہو کر ایسے شخص مومنین و متبع خدائے اور خدائے انداز فی الشرع اور حکم کنندہ بنیا و کفر و بدعتی اور
 فتنہ انگیز و فساد آمیز در باب حدود و شرعی کامعین و معاون ہونا اور ایسے شخص کی تجویزی مدرسہ موجودہ
 مختصر منوجہ اور بلکہ کردہ صورتہ باحکام شرع و مغبنا باز محقق شیطان و ذریات ایشان و ہر سان او یا مین
 اہل اسلام و پیروان خیر نام اور صاحبان اہل ہم و اکرام کوزر نقد بقدر ہمت کے بطور چندہ کے ہنگام
 یا بعد موت کرنے بد اس اسلام کے باعلاوہ اسکے دینا یا کفیل مہات اسکے کا ہونا یا کسی بیج کی
 ایسی سعی و معاونت کرنے کہ جس سے انعقاد یا صورت قیام علی الدوام مدرسہ موجودہ کا متصور
 ہو جس نام اور ممنوع اور نارست و نارو اسے فقط.....



جواب استفتاء از طرف علمائے رام پور

الجواب درست نہیں ہے لقولہ تعالیٰ تعاونا علی الیر والقویٰ

ولا تعاونا علی الاثم والعدوان والذین علم تعد العباد الاثم الاواہ ۵
 یہ شک درست نہیں ہے بلکہ حرام اور کفر و لایہ
 الذکورۃ ولقولہ علیہ الصلوۃ والسلام الدال علی
 اخیر کفاعلہ والدال علی الشکفا علیہ والہ تعالیٰ اعلم
 و علی حکم نعت عبد اللہ الشیم
 عبد الکریم عفی عنہ.....



ایہ جواب صحیح

الجواب حق فماذا بعد الحق الا الضلال

المحبب مصیب

مولانا محمد رفیع صاحب

السلام علیہ وعلیٰ آلہ و سلم

الطیغ اللہ

علاء الدین صاحب

علاء الدین صاحب

الجواب صحیح بلا مرہ

السلام علیہ وعلیٰ آلہ و سلم

السلام علیہ وعلیٰ آلہ و سلم

السلام علیہ وعلیٰ آلہ و سلم

خط

جو کہ ایک خط مع استقرا اور دست بین مولوی محمد حسن صاحب مدرس سکول سرکار واقع بریلی بھیجا تھا جواب اوس کا مورخہ ۱۴ جولائی مطابق ۶ جمادی الثانی سنہ ۱۳۵۰ ھ جمادی الثانی جو بیان آیا درج اختیار ہوا ہے فقط

جناب محمد دوم بندہ نرا محمد ہم
ہیں از اسلام سنون التماس ہے پور و نامہ ممتاز ہو استقامت سے مسئلہ بھی پہنچا جواب اوس کا بدون
جوع کتب کے دشوار ہو اور جوع کتب کی بھی فرصت درکار ہو میری ذہنت میں جو جواب مولوی عبدالحی
صاحب نے لکھا ہے کافی و دانی ہو جب اوس کو طبع فرمائیے میرا نام بھی اوس کے ذیل میں درج فرمائیے
السلام علیہ وعلیٰ آلہ و سلم

چونکہ یہ استقامت سے استقامت مولوی عبدالحی صاحب میرا ۷ مین طبع ہو چکا ہو لہذا اس مقام پر بھی
مولوی محمد حسن صاحب کی درج کی گئی فقط

جواب استقرا از طرف مولوی محمد امداد العلی صاحب امر وہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جو شخص کہ ہر متعدد مسائل میں مسلمانوں سے اختلافات ہو صادق مسلمان نہیں والا لفظ مسلمانوں کا
ساتھ لفظ بعض کے مقید کرنا اسی سبب نسبت شریعت غرض محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ و سلم
کی الفاظ ہے ادبی اور بیانی کے کہتا ہے چنانچہ لفظ ہدایت و حیرات اور غلط خیال اجماع اور خلاف
اجتماعات اور ڈھکوسلہ قیاسات اور تکنیکی اصول فقہ مختصرہ وغیرہ کہتا ہے اور بھی کہتا ہے کہ اکثر عالموں نے

یوں کہ ایک ایک فریق سے ہندوؤں میں تو صریح اشارہ میں جہالتِ تسمیہ ہو گیا کہ یہ کونسا قطعی جو اندر دوسرے کو کہہ سکتی ہیں
جہان کے سلیقے میں کہ بہر حال ان پر تیس سو عورتیں ہوا قال شدہ تیرہ ہزار کہ میں تمام غیر ملکی اور غیر ملکی
ماتوں کے واسطے کہ جنہر و سات سیران محال میں غنیمت لائے وہ لوہے و ہستہ عیون

بسم الله الرحمن الرحيم

شیخ بطاهر سلمان آقو قمر اردکی بیابن ارارہ شریب اسلام کا کویتا ہو اور شیخ یحییٰ بن عمر آمدستانی
مذہب مرینی ذوالکلی ہو لار و لائل ہو لار سیو و اور رضاری بن سے نہیں اور ذوال اسلام
مذہب عامر مجبور اسلام سے اقصا نکرا اور نام او کا تحقیق اسلام کھنا کمال جعفری شیخ مذکور
دلائل کرنا ہر قطعاً سید شیر علی حنفی عنہ

بسم الله الرحمن الرحيم
جواب استفتاء از طرف علماء می بخوبی مال

جواب اس سوال کا اگرچہ مستحق تفصیل اور لائق تطویل ہو لیکن بوجہ اختصار عقیدہ صاحب اقوال مفسر
سوال ضعیف مجال اجمال پر اکتفا کیا جاتا ہے کہ شخص یا وہ بیعتی یا داریہ یا صاحب عقیدہ اہل لائیکلہ و دیات
دین و متبع غیر عبد المومنین و سوا و عظم کافہ مسلمین ہم آواز ہو چکی کہ اگر ہی وضلال ہو سو مجال بزرگ یہ دین
متبع غیر عبد المومنین فذلہ ما قوی و فصلہ جنم و سادات مصہرا بوجہ اتم دال ہر اور تقریر و ہذا ایسے دینے گھر
از لمیں ایسے ہے سراسر نصیحت اور صین قباہت پر بلکہ فی الحقیقہ شرک و شرک بعت و ضلال کی طرف اشارہ
اور اب دانش گرامی منش پر یہ مردوشن و میرین ہر اور اگر چہ ہر فرد بشر اپنا عقیدہ اور مذہب کو بہتر جانتا ہو
مگر وہ عقیدہ و دین پیش رب العالمین مقبول ہے کہ مسلمین و شرک کا مشمول اور مذہب و بعت معمول ہو کہیں وہ مذہب
و طریق جو اعتقاد و توحید سے معمور اور شرک و بدعت سے دور ہو و دین و دہب الیقین اور موافق شریعت سید
المسلمین کی ہے اور وہی ایمان بالغیب الیائیک و سبب اس طرح بہترین و بیشترین نظر خالق اکبر جو کہ جو حسب توح
خیر البشرانی کو شہود اور وہی شخص متحی مغفرت اور دروغناہت جناب احمدیت پر کہ جو کتاب اس طرح سنست
رسول مختار حبیب کردگار و صاحب اخبار و ہوا سچے مصلحت اس اطلاق کی یہ سبب پیش کیجئے کہ جس سے
اسی علی ثلث و سبعین فرقہ کلمہ فی النار الا اذ احدثہ وہم الذین مانا علیہ و احسانا اس کے مصلحت اس طرح ہے
انامیہ سے برخلاف اور اس جہادہ اور غیہ سے انحراف پر ہو سوسودہ و پروردہ قبول قبول کو قبول

ہر ایک کی تعلیم کو تسلیم کرنا ہو ورنہ ایسا کھن الا اضلال اور یہ کہ کلامات طریق سنت و جماعت علی
 اعتبار کرنا عین نصیحت و فضیلت ہے سو رعایت و امداد اور صرف اسطرح ایسے محل میں عمل اور عند اللہ
 عمل بلا بدل ہی بلکہ بغیر کسی ترزی و کلام نیزہانی ممنوع و نامشروع ہو کمال تعالیٰ و تعادلوں علی البیر و استقر
 ولا تعادلوں علی الاثم و العداوان اور جو لوگ ریختہ کو بداریں اسلام سے موقوف کر کے مدرسہ تلمیذ البیر

میں صرف کرین وہ صدق اس آیت کریمہ کی بالانفاق ہیں اور لنگ لہڑیں اشتراک الفلانیہ بالمدنی قرار
 عی و تلم و کانوا مشرکین ○ اور جو اب مفصل اور طول میں مساوی ہر عقیدہ باطلہ شخص مذکور بدل اعلیٰ عقلیہ
 و نقیہ حدیث کا نہ سطور ہو گا اور عقب سے نزدیک سائل کے پہنچیکا و اللہ ولی المذاتیہ و منہ التوفیق و



العنا فی فقط المحیب العبد الذلیل العابدین قاضی حال بھوپال عفا اللہ عنہ آمین
 البیہیب نصیب
 اصحاب صحیح و حتی صریح
 احقر النکل احمد کل عفی عنہ
 قد اصاب من اجاب
 سید محمد عفا اللہ عنہ



بسم اللہ الرحمن الرحیم



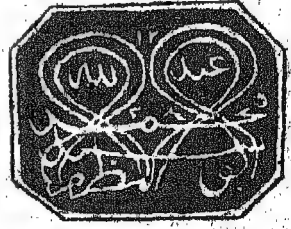
شخص نہ کو اگر جذبات خود بیاعت انکار ضروریات دین کے باو یہ چاہے والہوار ہو لیکن بدتر اس سے
 یہ ہے کہ ضال مذکور سبیل و گم ستری احداث مدرسہ تلمیذ البیس ہو کر مفصل و سر و کما ہو چاہا ہو و خلیق
 و ام شیطانی کے حیل سے گمراہ کیا جاتا ہو اور شخص چندہ مدرسہ و ام شیطانی مذکور میں شریک ہو گا ہو
 اس حدیث شریف کے نام نہائے اسلام ہو گا لغو و بابت من و کلام اور جواب مرقومہ صحیح ہر لاریج

من اعلان اہل البدعہ تقدیم الاسلام
 صدر العظمیٰ محمد سید عبداللہ



اصحاب من اجاب
 مفتی محمد رسول عفی عنہ

مفتی حال بھوپال



البیہیب نصیب
 ذوالفقار محمد

ماستفقا وجواب مجتہدین مذہب امامیہ شیعہ ہر چندہ ندینے مدرسہ
خیالی سید احمد خاں صاحب ہمارے کے

کیا فرماتے ہیں علماء اسلام اس میں کہ علی گڑھ کانپور سہارنپور دیوبند دہلی لاہور
وغیرہ بلاد میں مدارس اسلامیہ نہیں صرف و نحو فقہ اصول حدیث تفسیر قرآن منطوق
حکمت بچہ ہی جاتی ہو مسلمانوں کے چندہ سے مقررین اب ایک شخص جسکے یہ اقوال ہیں کہ
ہو کہ متعدد مسائل میں مسلمانوں سے اختلاف ہو جو مذہب یا پھر یعنی اصلی حالات نظرت انسانی
کے خلاف ہو وہ صحیح نہیں اور جو پیچہ کے مطابق ہیں وہ صرف ایک مذہب ہو جسکو ٹھنیٹ
اسلام کہتا ہوں جو بدعات محدثات اور غلط خیالات جماع سے اور خطاے اجتہادات سے اور مصلو
قیاسات اور کتب اصول فقہ وغیرہ سے میرا ہوا اور میں سمجھتا ہوں کہ جو شخص تقلید سے علاحدہ ہو
غور کر گیا یقینی جائیگا کہ اکثر عالموں نے قرآن مجید کی حالت کے نسبت غلط فہمی کی ہو تفسیر
یہودیوں کے قصوں سے بھری ہوئی ہیں اور وہ من کہ تھلک کے فرقہ سے اخذ کی گئی ہیں
احادیث کی کتابوں کی کوئی حدیث قابل یقین نہیں سیر کی کتابیں مانند صحاح و اوائف لیلہ
کے قصے کے ہیں اور سوائے اسکے اسکو انکار ہو وجود شیطان اور وجود آسمان اور ملائکہ اور عروج
طوفان نوح اور عروج نبوت حضرت نوح سے پرندہ منقہ کو جسکو نصاریٰ نے گلا گھونٹ کے مار دیا
ہو حلال کہتا ہو معراج کو ایک خواب قرار دیتا ہو تصویر کھینچنے پر مرار رکھتا ہو اور اسکو جائز سمجھتا
اور اس قسم کی بہت امور اس شخص کی رائے میں موجب تہذیب ہیں ایک نیا مدرسہ اس تہذیب
سے مقرر کرنا چاہتا ہے کہ مدارس اسلامیہ موجودہ مانند مدرسہ علی گڑھ کانپور سہارنپور دیوبند
دہلی لاہور وغیرہ لغو اور بیفائدہ ہیں کچھ اونٹے قومی اور تہذیب اور آزادی حاصل نہیں ہوتی
ہو بلکہ عمارتوں میں ضائع ہوتی ہو اور ہمیشہ آدمی اون مدارس میں پڑھنے سے غلامی کی حالت
میں رہتا ہو مثلاً جدیدہ میں تعلیم علوم دینی اور علوم دنیاوی اس طریقہ سے ہوگی جس سے
تہذیب اور آزادی حاصل ہو پس اس مدرسہ جدیدہ میں جسکو ایسا شخص جو عقیدہ اس منشاء سے
کہ اس میں تربیت اور تعلیم مذہبی اور غیر مذہبی اس طریقہ سے ہو کہ جس سے وہ تہذیب جو میری
رائے میں حاصل ہو اور وہ بے تہذیبی اور قبیحہ جو تعلیم مدارس اسلامیہ موجودہ سے حاصل ہے

موضع تو بنانا چاہتا ہو کہ اس آیت کا ابتداء یا بعد موقوف کر سکتے ہیں اور یہاں پر اسلام میں موجودہ کے
 چند دینا یا موجود ہونے اعانت حکم عصمت پر موقوف ہو یا نہیں یہ سب نوا ابوجہد و افط

الحمد لله
 لا اله الا الله
 محمد بن حسين بن علي

الجواب

ولما دلوا على البر والتقوى ولا تقوا ولا تقوا على الاثم والعدوان والتقوا الله

ان الله شديد العقاب

هو الله الصمد قال الله سبحانه في حكم الكتاب وتعاونا على البر والتقوى ولا تقوا ولا تقوا
 الاثم والعدوان والتقوا الله ان الله شديد العقاب حاصل معنی واللہ علیکم یہ ہے کہ باہر دیگر
 اعانت کر دے اور یہ بھی اور یہ بھی گاری کے اور ایک دوسرے کی اعانت نہ کرے اور یہ گناہ اور
 تعدی کے اور ڈرو تم خدا سے تحقیق کہ خدا کا عذاب سخت ہو متابعت اس آیت کی سب کو کفر
 چاہیے فقط من التی یہ محرم ہاں مجلہ الصابین فی التشریع والنظر اور معین الباس کتبہ بخطہ

استقنا نسبت ترجمہ باب اول حصہ خیمہ تاریخ مسلمانان منجملہ تاریخ ہندوستان
 مولفہ آنریبل مونٹ اسٹورٹ لفتننٹ صاحب یوت گورنمنٹی حبکو سید
 احمد خان صاحب بہادری جج عدالت خفیہ بنارس نے لکھا اسوجہ کے جو اس میں
 تو ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تھی ترجمہ نے اس کا ترجمہ تو لکھا لیکن
 اس تو ہیں کو کچھ وضع نہ کیا جس طرح کہ عادت ترجمہ کی اس تاریخ میں
 بعض جگہ کچھ لکھنے کی اپنی طرف سے ہے

ما فی ذکر رسول اللہ

اس میں کہ ایک سنگسار کے کتاب جس میں کلمات تو ہیں یہ نسبت آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کی ہے لیکن ہوں اور اہل اسلام کو اس کی خبر نہ ہو اس کا ترجمہ

اور اس طرح کہ کلمات امانت اس مرتبے میں مہجور ہیں اور نافرمانیوں سے ظاہر کی جاتی ہیں
 اور باوجود قدرت و عدم مانع کے اس کا رد کیا جاوے اور اس کی شہرت و رواج دیکھیں میں بھی
 مانع کیا جائے شکر کیا حکم کرتا ہوں کہ سب کو سب روایہ

تحریرات ترجمہ جس کے امانت بخشی ہو

خوشکہ وہ ایسی قوم تھی جس میں سب کو سب پر اطمینان تھا اور سب کے حکم و اطاعت کے ایک دہانہ میں تھے
 حدیث سے نکاح کر لیا تو بیت جلد فارع الیہا لی حاصل ہوئی اور وہ ان کا خون میں بہن پرانے کی طبیعت
 بہت راضی تھی سفوف ہونی کا موقع اور نصرت ملی ملک عرب ایک شکستہ ہو اور وہ ان کے
 درخیزی تھیں اور سخت اور سب اور دریا وغیرہ بہت کم ملک بالکل امن ایسے اہل عرب کی طبیعت کا یہ تھا
 کہ وہ ایسی ایسی باتوں اور خیالوں پر اہل ہو وین بھی تھی میں سب پہنچتے ہو اور ان کے لیے تصورات
 و خیالات میں دل لگا لیا کا موقع ملتا تھا اس لیے ان سے ہمیشہ کوہ خرام میں ملاتے تھے اور گوشتہ شہر
 ہونے کی حادث کرتے تھے معلوم ہوتا ہے کہ محمد ابتدا میں اپنی دھڑ میں مصروف اور صاف دل
 تھے اور اگرچہ بعد ازاں لوگوں کے مقابلہ سے پیش کش کر انھوں نے اپنے دشمنوں کی تائید سے
 سے کرنی چاہی اور رفتہ رفتہ مکر آور ہو کر بازی کی عادت ہو گئی گو ان کی کوشش کی
 اصل کچھ ہی ہو اور اس کے مسئلہ کی خوبی نہیں ہی ہو مگر جس سختی اور ظلم کے ساتھ میں مسئلہ کا
 حفظ اور تسلیم لوگوں کو کی گئی اور اس کے باعث جو تعصب اور غلو و غریبی اقتداروں میں ہوئی
 اس کے لیے اس مسئلہ کے موجد کو انسانوں کے نہایت بڑے دشمنوں میں شمار کرنا چاہیے تھا

اموال المسلمین و الصدقات

اشاعت حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یمن تبرید حکایت عن النیر و یونان و قیون
 حکایت کے باوجود قدرت و عدم مانع کی کمال امانت فی الدین کی منہالی الکفر و المارک و عن الاموال
 ہوا اس واسطے کہ ایسی حکایت بلا شک و شبہ ایدائی حضرت علیہ السلام کہ سب اس کا ہر موقع
 جو اوپر مطلع ہو واجب و فرض ہو شہابی خیاض میں کہ کہ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 واجب و صافیہ عنہ متعین و نصرتہ عن الاموال و خیاض میں کہ کہ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 من بلعہ قالہ ان شہابی و قال اللہ تعالیٰ و الدین یونان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ ورسولہ لہم اللہ الایہ فی الشفا اعلم وفضا اللہ وایک ان حجج من سبب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حاجیہ اور حق نقصانی نصب اور سبب اور سببہ اور سببہ من جلالہ اور عرض بہ او شہادتہ بے علی طریق است کہ او الازار علیہ او التصفیہ نشانہ او الفرض او العیب لہ قوسات واکرم فیہ حکم المسات او غیر شفا سے مذکور میں بعد ذکر اور شخص کہ جو تفتیش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور سے نقل کریں مسطور ہو فاکان القائل لذلک من القصدی لان یؤخذ عنہ العلم اور وایتہ او شہادتہ او قطع حکم او شہادتہ او فیتاؤ فی الحقوق وحبس سماعہ للثاویۃ بمعینہ و غیر الناس عنہ او شہادتہ علیہ بما قالہ سریرتہ وحبس من بلذہ لک من ائمتہ المسلمین بکارہ و بیان کفرہ و فساد تو لقطع ضررہ عن سلیمین و قیاماً بحق سید المرسلین و کذلک انکان من یبطل العاقل او یقرب الصبیان من ہذہ سیدتہ الایم من علی القادر و لکما فلو جم و قد حکى ان رجلا سأل الکاهن یقول القرآن مخلوق فقال لا مالک قالہ کافر فاقولہ فقال انما حکیتہ عن غیری فقال مالک انما سمعتک و ہذا علی الزجر و التعلیظ بدلیل انہ لم یفقد قلبہ و فہمیت رواۃ اشعارہ صلی اللہ علیہ وسلم و سببہ فحکم ہذا حکم المسات نفسہ و قال ابو عبیدہ القاسم بن سلام من حفظ شرط سبب حاجی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فہو کفر و قد ذکر بعض من الف فی الاجماع اجماع المسلمین علی تحريم رواۃ ماہجی بہ النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و کتابتہ و قرارتہ و ترکہ سے جہد و ون جو انتہی مستلزم اور فقا و اسے قاضی خان میں مذکور ہو اذ اعاب الرجل النبی علیہ السلام فی شئی کان کافرا انتہی و اللہ اعلم بالصواب و عنہ ام الكتاب کتبہ العبد الاثم اللامعہ (سبحہ)



ان ہذا الجواب قرین بالحق والقوا انما احقر الطلاب
 ان ہذا الجواب اصح
 الجواب ہوا الجواب واعد اعلم بالصواب
 الجواب اصح
 الجواب اصح
 الجواب اصح

جواب

اس ترجمہ میں صریح کلمات کفر کے ہیں جو شخص اس ترجمہ کو تعلیم کیا اور سونچ دیکھا اور ان کلمات کو اچھا جان لیا اور اس کے رواج پزیر ہوا ہو گا اور مسلمانوں کو اس کے پڑھانے اور تعلیم پر رغبت

ولادہ کیا بیٹیک وہ شخص کا فرمودہ ہو گا اور دشمن اور مخالف اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو گا اور مسلمانوں کو ہرگز اس ترجمہ کا پڑھنا جائز اور درست نہیں ہے بلکہ حرام ہے اس واسطے کہ اس کے پڑھنے سے دین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ٹکرائے اور الٹے دوزخ ابدی کا ہوتا ہے چنانچہ آیات قرآن شریف سے یہ ضمنی معلوم ہوتا ہے ومن یشاق

الرسول من بعد ما تبين له الهدى ويتبع غير هدى الموعودين أو لا يتولى وصلة بينهم وسائر نصیرا اور دوسری آیت یہ ہے ومن يتبع غير الاسلام ديناً فأن لقبل منه وهدى الآخرة من الخاسرين اور تیسری آیت یہ ہے ذلک بانتم شقوا اللہ ورسول ومن یشاق اللہ ورسول فان اللہ

شدید العقاب ذلکم فذوقوه وان الکافرین عذاب النار اور چوتھی آیت یہ ہے ان الذین کفروا باللہ وظلموا به فبئس ما کان لهم لیکن اللہ لیغفر لهم ولا یغفر لهم طریفاً من الطریق الا طریق جنیم ای طریق المودی الیہا قالین مقدرین اسخرو فیہا اذا دخلوا ہا ابد او کان ذلک

علی الشیبر جلالین اور پانچویں آیت یہ ہے ان الذین آمنوا بموسیٰ وھم الیہود ثم کفروا لعداۃ الجبل ثم آمنوا بعدہ ثم کفروا بعلیہ ثم ازدادوا کفراً ثم لکم لیکن اللہ لیغفر لهم اقسام علیہ سول الیہدیم سبیل طریقا الی الحق ۱۲ جلالین اور آیات شریفہ سطر علی مضمون کل کلام اللہ شریف میں بہت موجود ہیں لیکن واسطے نصیحت کے یہی آیات حمد و کافیا اور ثانی میں ۱۲ محمد علی علی

محمد
علیہ السلام

اجواب

تو میں جناب کسید المسلمین علیہ الصلوٰۃ والسلامات کفریہ من سب الرسول صلی اللہ علیہ وسلم فانه مرتد کذا فی الدر المختار من قال ان البنی صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز سے بعض غیر و اتہ ساب فان باب فیہا والافضل کذا فی زاد الیلب من جوز زوال العقل عن الانبیاء نہ بخشی علیہ الکفر ومن جوز زوال البتوۃ من بنی فانه بصیر کافر کذا فی تنہید العقائد لوقال جہانہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ریناک بود او قال قد کان طویل الطفر فقد تیل کفر مطلقاً وقدیل کفر اذا قال علی وجہ الالانۃ دافعی ابو الحسن الفیاسی رحمہم اللہ قال فی البنی صلی اللہ علیہ وسلم اجمال او یتیم ابیطالب بالقتل وقال صاحب سخون من قال ان البنی صلی اللہ علیہ وسلم کان اسود لقیس دکنہ کک حکم من بنیہ او عزمہ بر عاتقہ الغم او السود والنیان او السحر والاصا

من جہاں سے اس شخص پر شہادہ ہو تو اس سے روئے الیہ وسلم کی طرف سے
 قسم کھانی ہے کہ اس شخص نے قتل کیا ہے اور اس کے قاتل کو قتل کیا ہے
 والا لڑائی میں علیہ وسلم نے شہادہ اور البیض شہادہ اور البیض شہادہ اور البیض شہادہ
 فی جہاد علیہ السلام غیر قاصد السب والایراد ولا اعتقادہ وکنتہ علی فی جہاد علیہ السلام ویکبر الکفر
 اور کذب اور منافقہ والا لہجہ علیہ وسلم یا سبیبہ فی جہاد علیہ السلام لیتقید ان طریقیں حالہ
 اور لا یقید نہ وہ ولم یقصد سببہ لہجہ لہجہ الوجود الاول کذا فی الشفاء آن عہد تون صفات ظاہر
 ہو کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کلمات تو ہیں زبان پر لائے ہے اور وہ تو ہیں سبب کفر
 میں بلکہ روایت کوئی ایسی کلمات کی بھی کفر ہے کہ وہ شفاء علیہ السلام قتل نہ حکم السب
 انفسہ کو اخذ و تقیرہ ولا استفادہ سبب علی غیرہ فیما در بقیدہ و قد قال ابو سعید قہنم فی خطبہ شہادت علی
 جہی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ کفر کذا فی الشفاء ایضاً حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ تو بہت ہی
 بڑا ہے جو لو کہ اس حضرت کے کوئی خاص نسبت رکھتے ہیں او انکی تحقیر بھی کفر لگتی ہے میں کمال عباد
 حرم و اعلیٰ علیہ اسی علیہ وسلم نے کفر کذا فی شرح الفقہ الاکبر اس صورت میں کلمات تو ہیں
 اور کذب سبب جناب حضرت سید الاولین والاخرین کی جیسی سوال میں مذکور ہو چکا ہے انگریزی سے
 اور وہ میں ترجمہ کرنا اور اس کا بوجہ دینا ہے اگر بادشاہ کے بلاشبہ کفر ہو اور نصرا نیت مخیر
 اس واسطے کہ بادشاہ نصاری کی طرف سے اہل اسلام کو ترغیب بھی ان کے دھوکے میں یہ جہاد
 اگر وہ میں جو شخص اس عہد میں ایسا کام کرے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ بیان کلمات کو برا نہیں جانتا
 اور اس کے سوا چارہ بھی ہے اور رغب ہو اور رغب ہو تو میں اور کذب سبب سید المرسلین سے
 جن کفر ہی اور جو اگر وہ کہ شریعت میں عذر ہو سکتی تھی وہ یہ ہے کہ کوئی کافر بادشاہ کہے کہ تو لو تو
 اس حضرت کی کردہ نہ شکوہ تیل کرو چکا یا تیرا کوئی عضو کاٹ ڈالو چکا اور اس شخص کو بھی گمان



غالب ہو کہ یہ بادشاہ ایسا ہی کریگا تو سہالت میں ایسے کلمات زبان پر
 جاری کرنا اور کہنے اور کھا انکار رکھنا اگرچہ کفر نہیں ہو مگر کیا اوسارا جانا بہتر
 اور تو اب یہ جہاد و شہادہ وغیرہ کتابوں میں مذکور ہو قطعاً حرمین تمنا
 اسباب صیغہ واللہ المصیب اللہم لا تجعل مضیبتنا فی دنیا ولا تجعل الدنیا اگر دنیا ولا مصلح علی

والاعادى وعلينا وعلو ذك من علم المنفع ومن شر كل غيبي لطيفنا لنبه محمد بن الحسن

مسائل
محمد حسن

اجواب

انظر والى ما قال ولا تنظر والى من قال اتول وبقية فقهى كه كلمات تو هي نسبت
باعت پاك افضل الرسل و اعظمهم عند الله قدر لوم مرتبه كه دفع استغنا من اسكه كلمات كه كفر
هو من غير سطر حكاشك اور ششبه متلين كيه نكه افضل اور دنيا ودين اور ايمان كيه تصديق رست
حضرت صلى الله عليه وسلم كيه تمام ضروريات دين كيا بلكه خود دين اسلام سپر تفرج اور مبنى
هي پس اس قسم كه كلمات كا كيه باطله كا بلا الكراهه اور اسجا كه جسين خوت بان كا هو زبان پر
لانا اعم اس سے كه اوس كيه كه قابل كيه هي غايت اور غرض هو دائره اسلام
خارج هو نا اور بقية ايمان سے اسپے متلين باهر كرنا هي اسواسطه كه اشاعت ان عبارات كيه
اگر بعض تصديق اور سچا سمجھ كيه كيشي عقل كيه ان حكايات كا ذبه اور ثريات واهيه كو هو تو
ظاير هو كه يه كام سوا كيه كافر اور مرتد كيه دوسرے كام كر ندين هو سكتا اور اگر منظور اس وقت
اور شرت سے كوئي اور غرض خاص مثل بجايت اور نام اور بي وغيره كيه مركز خاطر كيه هو تو بھي
ممكن ايے فعل شنيع كا كافي هو كا كه اوسته بخيال حصول اجبي ايك غرض نفساني كيه كلمات تو
كيه بالكل جھوٹھ اور افتر اسے محض دين نسبت سورا نبيا عليه افضل الصلوة والسلام كيه اجبي زبان
پر لانا اور نبي قلم سے اكاتر جبر كر كيه بديله بچاپے كيه مشعر عوام اور خواص كر نا پسند كيه ادا
تجويز كيه كه اوسكے نزديك غرض نفساني كا حاصل هو نا مقابل اسكے كفريات كيه راجع اور تقديم
شهر اور يه بھي واقع هو كه ايے شخص كيه حق مين وه جو بعض متلين سچي انكار غير ضروريات
دين كيه ايك فرق نازك محال كيه فرمايا هو كه التزام كفر سے كافر هو نا يه لازم كفر سے
كيه يقيد هو نا اسواسطه كه اول تو يه فرق غير ضروريات مين هي ضروري مين بالظهور متلين دوسرے
لزام كفر كيه تقدير پر ثبوت كفر كا تو لا كلام فيه هو كا البته اثبات كفر اور اطلاق اوسكا
ايے شخص پر احتيا طي جاسے سخن رھيگا بهر حال اسارت حال اور شباعت محال ايے
شخص كيه هرگز كسي محل صحيح اور محل درست پر كه جسے كفير اوسكي متردفيه موجب قانون
امت مصطفويه اور دستور شريعت بھي حنفيه كيه شكيك نين مبيخته والغيب عند الله

الحمد لله
دليل من صفي

اقول وبالله التوفيق ان توهمين وتغيره نسبت ذات يك استحضرت صلى الله عليه وسلم كنهه شبه كفرهم او جو كتاب ك او مبین كلمات توهمين وتغيره نقیض نسبت مذكور كے كے ہوں معتقد اور روح او سكايتيك كافر و مردود ہی شیخ ابن ابی جبرہ رحمہ اللہ لم یقط صحیح بخاری میں كھا ہوا نقل الكل ان من قال بقطايل على شي من التخصيص فحقه عليه السلام من اي وجه كان او از راء به اي شانه او شابه شيئا من اي احتمالات والوجه كان نقل انهم او شابه مبین كھا ہوا وكيفه او شك في صدق النبي صلى الله عليه وسلم او شبهه او نقصه او ضعه الخ ربا اقميتنا وبين قومنا باحتي وانت خير الفاضلين نقايد شاه علي ع

محمد علي
شاه علي ولد

واعلم ان الاستحفاف بالنبي صلى الله عليه وسلم كفر فكل من عاب النبي صلى الله عليه وسلم او الحق به نقصا في نفسه او شبهه او فضله من خصايل الوشب اليه الا يلبس بمصيبة كشر يتحل في كك او يعتقد اجبرته قال القنوي وتلفظ بكلمة الكفر طائعا غير معتقد له بغير الانراض بها شرته وان لم يرض بحكمه كالمائل به فانه يكفر وان لم يرض بحكمه ولا يعذر بالاجمل وهذا عند عامة العلماء خلافا للابيض وني او خلاصته روى عن ابی يوسف رحم الله قتيلا بحضرة اخليفة المامون ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يحب القرع فقال رجل تالاجبه فامر ابو يوسف رحم الله بالانظر والسميت فقال الرجل استغفر الله ما ذكرته ومن جميع ما يوجب الكفر استهدان لاله الا الله واستهدان محمد اعبدوه ورسوله فتركه ولم يقبله انتقل الفضل اعجلي عن محمد بن سحنون اجمع العلماء على ان شاتم النبي صلى الله عليه وسلم والمتنقص له كافر والوعيد جار عليه بعد اب الله تعالى وحكمه عند الأئمة القتل ومن شك في كفره وعباده كفر وعن ابن غياث الكتاب والسنة موجبان ان من قصد النبي صلى الله عليه وسلم باذي او نقص عرضا او مضرعا وان قل نقصه واجب في تقاضا قاضيان اذا عاب الرجل النبي عليه السلام في شيء كان كافرا قال بعض العلماء لو قال لشعري النبي صلى الله عليه وسلم شعير فقد كفر وعن ابی حفص الكبير رحم من عاب النبي صلى الله عليه وسلم شعر من شعره فقد كفر وذكرني الاصل ان شتم النبي صلى الله عليه وسلم كفر ولو قال جن النبي عليه السلام وذكرني نوادر الصلوة انه كفر ويجوز ان يقال اني على النبي عليه الصلوة والسلام انتهى بلفظه قال

صاحب الشفاء وقد تقدم الكلام في مثل القاصد سبه والازرار به فيما وجه من الاستكمال في وجوب
 التمثل فيه والوجه الثاني للاحتياج به في البيان والجلال وهو ان يكون القائل لما قال في جنته صلى الله عليه
 وسلم غير قاصد للسب والازرار ولا معتقدا له ولكنه تكلم في جنته بكلمة لا يليق به من حبه او تكذبه او
 اضافته ما في حقته صلى الله عليه وسلم لتبينه مثل ان يسب اليه شيان كبيره او داهيه في مبلغ البراءة
 او التعرض لشرف نسبها وقبول علم وزهره ويا في تسفيه من القول وقبح من الكلام وان ظهر بدليل
 حاله انه لم يتعززه ولم يقصد سبه بالاجتهاد فحملته على ما قال او الزيادة اسكر اضطراره اليه او قلات
 مراقبه وضبط للسانه وتهور في كلامه فحمل هذا الوجه الاول القتل اذ لا يجوز احد في الكفر
 بالجهالة ولا بدعوى زلل اللسان اذا كان عقله في اصل فطرته سليما الامن اكره وتلقب طبر في بالايمان
 كذا في الحلي وفي الاشباه عبادۃ العظم كفو لا اعتبار بما في قلبه وكذا لو سخر بقوله صلى
 الله عليه وسلم او كشف عنده عورته وفيه ايضا وكيف اذا شك في صدق النبي صلى الله عليه وسلم
 وسلم او سبه او قصده او صغره في الحموى ولو قال ذلك الرجل قال كذا يعني النبي صلى الله عليه وسلم
 وسلم كغيره او الله اعلم وعلمه اتم واكمل حرره العبد العاصي محمد تقي على عفي عنه
 سيد كلب على بريلوي عفي عنه مولوي محمد باقر عفي عنه



سوال

اگر کسی شخص شرک یا نصرانی نے کوئی کتاب کسی علم میں جو مفید عام ہو بنائی اور اس میں کسی مقام
 پر کلمات شرک یا اہانت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم یا بعد از ان اس کتاب کی نقل کوئی ہو تو
 اس نیت سے لکھے کہ اس کے مسائل مفید عام سے ہر شخص مستفید ہو اور جو کلمات شرک و یا اہانت
 کے اس نے لکھے ہیں اس میں مسلمان مطلع ہو کر قدرت ترید حاصل کریں تو اس شخص ناقص
 یا مترجم کے نسبت شرعاً کیا حکم ہے جو اب اس مسئلہ خبر فی کا مفصل بسند کتاب تحریر فرمائیے

الجواب

اس میں شک نہیں کہ کلمات تو میں نسبت جناب ختمی مآب علیہ وآلہ واصحابہ افضل الصلوٰۃ کے
 زبان پر جاری کرنا بلا قصد اور اعتقاد اہانت اور ازرار کے کفر و تکلم ایسے کلمات جنبشہ کا مشکل

کہ مستحق کر دینے کا رویتا ہے غرض کہ طے الحال اور اعتدال حسنہ خواہ پیچیدہ میں نیت اور قصد اور عقلا
 کو دخل ہو کہ خاص یہ مسئلہ تو میں کہ احسن بہرہ بہرہ ہدایت مفصلہ کے متباہ تفسیر اور تفسیر ان کلمات
 کا متکرر کو مہدور آدم اور مباح القتل کر دیتا ہو قال القاضی ابو الفضل رضی اللہ عنہ تقدم الكلام في
 قبل القاصد بسببه وازداده غرضه بماي وصيه كان يمكن او محال فهذا وجه بين الاشكال فيه الوجه الثاني
 لاحق به في البيان والجلال وهو ان يكون القائل لما قال في حسيبہ عليه السلام غير قاصد لا لالاز
 والاستفادہ ولكنہ نظر في حقه لعلہ الکفر من تعبہ او سبہ او مکنہ ميبہ او اخذتہ مالا يجوز عليه او نفی ما
 لا يجوز له لئلا يقتضيه مثل ان نزيل اليه ايمان كبريه او مدلهته في تبليغ الرسالة او في حكم بين الناس او
 بعض من مرتبه او شرف نسبہ او وفور علمہ او زبده او مکنہ ييب بما اشبه من امور ما يصل اليه الله
 عليه وسلم وتوالت ترجمہ بنامہ عن غير قصد وغيرہ عليه السلام او يا قبيحہ من القول قبيح من الكلام
 ونوع من السب في حبه وان ظهر بدليل حالہ انہ لم يغير نفسه ولم يقصد سبہ بالجماع لعلہ علی ما قالہ
 او صغر او سكر او غدرہ اليه او قلبي مراقبه وضبط للسانہ وغيره وتوہ في كلامہ حکم نہ الوجه الاول القتل
 دون تعليم انما لا يعذر احد في الكفر للہما لا لا بدعوى ذلل للسان ولا شئ مما ذكرہ اذا كان عقلہ
 في فطرہ صليہ الامن کرہ وقلمہ مطمئن بالایمان انتهى شفاء قاضی عیاض البیہ نقل او ترجمہ
 استقامت وبنیکہ اگر باوجود قدرت ترجمہ اور نقل کے قوتہ اور استعداد و کرنی ایسے برہان قویہ
 کی تہی رکھتا ہو تو اسکو بر تقدیر ترجمہ کے فرہمن عین ہوگا کہ اس ترجمہ کے ذیل میں اسکا
 رد و ندان شکن بھی ضروری کہے ورنہ ایسے غدرات یا وہ مندرجہ تفصیلاً اشبار و حکایت و اشاعت
 کہ ترجمہ مدافعی و مخالف کی صورت میں کس طرح معذور ہو و موقوف نہیں ہوگا اگر ایسا شخص کہ کثرت و غیبت اس کا ترجمہ
 وہ اصل کوئی نہ صرف ترجمہ ہی بقدرت رکھتا ہو اور ایضا حق کے سبب کچھ جاننے میں عاجز ہو تو اس کو محض غیبت
 ایک شخص کے حضور میں بیان ان تراجم کا قوت و قدرت اور جائز ہوگا جو کہ اسکا رد کہہ سکتے ہوں و کجبت و قبیحہ کے ورنہ
 کتاب کے حوالہ میں قاصد ہوں شاعت و اخبار تو ایہ کا طریقہ تاریخ کر لیا ترجمہ استقامت و اطہار لابی نفرت و احکار
 کی نشانی چنا کی جو کس طرح مانع از کلمہ خروج کو دائرہ ایمان اور خطہ اسلام سے اور دخول کر قبۃ کفر میں نہیں
 ہو سکتی لیکن یہ حکم ایسے شخص کا بظاہر حال ان کو کہ انہ الغیب عندہ اسد و انما العبد المستتر احمد حسن عقی عنہ
 المحبب حبیب محمد حسن الصدوقی شفی

خاتمة الطبع

سیاس چڑھیاں اس کے عظیم کارساز کو نبیاً ہو کر جس نے وجود افلاک کو انوار ثوابت و تیارہ یہ نور فرمایا اور کائنات
 جہاں کو گھما کے انواع و اقسام سے معمور فرمایا عرش و کرسی کا اپنی قدرت کاملہ ہو دیکھا اور ملائکہ کو
 واسطے تسبیح و تہلیل کے ہر ایک آنبیای مزل کو بدست خلافت کا حکم فرمایا اور کائنات میں قیام کو اس کا گاہ ہاں
 ایمان بنایا جنہ کو مسکن ملی دین قرار دیا اور عزرائیل کو بعد ازل حکم راندہ درگاہ کیا اور واسطے نبیائی اعمال
 کے روزِ حشر و عود و ہر منکر اور سکالمی و مردود و دو سلام اوس سرور کائنات سے فخر موجودات سلطان
 المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین محبوب رب العالمین محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ و صحبہ وسلم کو نور
 جبرائیل کا عالم طفولیت میں بجا مالک تقدیر ملائکہ نے شوق صدر کیا اور نبی معرفت بھریا اور جلالت رسالت سنوار
 ہو کر شب معراج کو برکب براق ہفت افلاک کو ایک آن میں طے فرمایا چھ صدۃ النبیۃ سے بساری زلف عمر
 و کرسی پر پہنچ کر قرب قباب قوسین اور اوقی کار شہ بابا اور باغ جہاں کو جنس و خاشاک کفر و زندہ سے صاف
 فرمایا ان قوم الجاحد کو بیچ و بچ گرایا اما بعد فقیر حقیر سید شمس الدین احمد مفتی فتح احمد میوڑی تخلص
 بلغ حضرت درباب ایمان و صاحب ایقان کی خدایات بکرات میں ملتمس ہوں کہ ان دنوں ہند میں حبیب دلہا و باز ہوا
 او طبع اوس پر چڑھا کر صفحہ کاغذ کار و سیاہ ہونا آغاز ہو جس سے محرم نوا وقت کو سنبر باغ دکھایا اور وہ آفرین
 میں پھنسایا اور سوت جہاں فیضیت پاک کیا لات انتسابی جہاں میں تشریف لائے زار و ضہ رسول التقلین محرم اسرار
 خفی وہابی گل گلزار زہرا علی زیدہ خاندان تصوفی خلاصہ و دوران مصطفوی سیدنا مولانا سید مدظلہ العالی
 صاحب بڑی کلک شہاد و کافور کا ہمت ہنسی جو بیت دین اسلام خوش نیا فی نور ایسا سالہ و الافاق
 جبرائیل النفاق بجا پرچہ تنذیب الاخلاق کہ حقیقت پرچہ نیکو تنذیب اخلاق اسلام دور ہو کر بیکے بیکہ عکس
 نام نیک کافور ہو واسطے حفاظت دین سلمان بھائیوں کے تصنیف فرما کر واسطے تقسیم کرنے مسلمان بھائیوں
 کے بلا قیمت مطبع نظامی محمد عبدالرحمن خاں صاحب میں سے تقاضی و جوابات علماء فریقین
 کے باہتمام تمام وصحت بالاکلام چھپوایا الحمد للہ کہ ماہ حبیب سنہ ۱۴۰۱ھ ہجری میں بحسن و خوبی انجام
 ہوا جواب مسکت تنذیب الاخلاق کا انجام ہوا اللہ تعالیٰ اس کے پڑھنے والوں کو کفر و شرک و
 الجاحد سے بچائے اور توفیق اعمال صالح عطا فرمائے مصمم رحمہ این دعا از من و
 وز جمیلہ چہاں آمین باد و بالتون والصاد

قطعه تاریخ تصنیف و طبع

که تصنیف و طبعش خوشا نقش بسته
سرمحمدین زمانه شکسته

مجله علمی

چو امداد آفت از فضل نیروان
بلیغ این خند گشت تارنج بھرے

صحت نامه کتاب طب بلاد الافاق بر جمیع النفاذ

[illegible]

درجہ اولیٰ
 درجہ دوم
 درجہ سوم
 درجہ چہارم
 درجہ پنجم
 درجہ ششم
 درجہ ہفتم
 درجہ ہشتم
 درجہ نہم
 درجہ دہم
 درجہ یازدہم
 درجہ سولہم
 درجہ ہجدهم
 درجہ نوزدهم
 درجہ بیستم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۶	۱۶	جلبے	جلبے	۳۶	۲۲	+	۵۷	۶۲	۹	پنچرہ	پنچرہ
۳۷	۱۷	جلبے	جلبے	۳۸	۱۳	+	۳	۱۲	۱۲	پیش و پس	پیش و پس
۳۸	۱۸	جلبے	جلبے	۳۹	۲۲	اری	آری	۱۸	۱۸	بہشت	بہشت
۳۹	۱۹	جلبے	جلبے	۴۰	۵	۱۸	۱۸	۲۲	۲	خیر	خیر
۴۰	۲۰	جلبے	جلبے	۴۱	۵	+	۵	۱۱	+	مستور	مستور
۴۱	۲۱	جلبے	جلبے	۴۲	۵	۵	۵	۱۵	+	دین	دین
۴۲	۲۲	جلبے	جلبے	۴۳	۵	+	کھانا	۱۹	۱۹	لطیف	لطیف
۴۳	۲۳	جلبے	جلبے	۴۴	۲۱	۵	کے	۲۳	۲۳	فقیر	فقیر
۴۴	۲۴	جلبے	جلبے	۴۵	۱۵	۵	ہنوز	۳	+	شان زین	شان زین
۴۵	۲۵	جلبے	جلبے	۴۶	۱۸	۵	لکھناؤ	۱۴	۱۴	اطیو	اطیو
۴۶	۲۶	جلبے	جلبے	۴۷	۲۳	۵	یعنی	۱۱	+	اما	اما
۴۷	۲۷	جلبے	جلبے	۴۸	۵	۵	دیباچہ	۶۸	۶۸	چہارشنہ	چہارشنہ
۴۸	۲۸	جلبے	جلبے	۴۹	۱۳	+	مینہ	۵	۵	تحصیل	تحصیل
۴۹	۲۹	جلبے	جلبے	۵۰	۲	۵	پیلے	۱	۱	یا زوا	یا زوا
۵۰	۳۰	جلبے	جلبے	۵۱	۱۵	۵	سہاٹ	۲۱	۲۱	کرنا	کرنا
۵۱	۳۱	جلبے	جلبے	۵۲	۲	۵	مین	۴	۴	وہ	وہ
۵۲	۳۲	جلبے	جلبے	۵۳	۴	۵	عادت	۶	۶	امت	امت
۵۳	۳۳	جلبے	جلبے	۵۴	۴	۵	کرنا	۸	۸	نصدا	نصدا
۵۴	۳۴	جلبے	جلبے	۵۵	۱۸	۵	القاس	۲۰	۲۰	بلکہ	بلکہ
۵۵	۳۵	جلبے	جلبے	۵۶	۱	۵	القاس	۲۲	۲۲	لفظ	لفظ
۵۶	۳۶	جلبے	جلبے	۵۷	۶۱	+	۵	۲	۲	من	من
۵۷	۳۷	جلبے	جلبے	۵۸	۲	۵	من	۴	۴	اختلاف	اختلاف
۵۸	۳۸	جلبے	جلبے	۵۹	۲	۵	من	۱۳	۱۳	ومن	ومن
۵۹	۳۹	جلبے	جلبے	۶۰	۲۰	+	خود	۱۴	۱۴	نصلی	نصلی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۲	۲	بہتر	بہتر	۳۳	۱۳	ولایتی	ولایتی
۵	۵	ان لک	ان لک	تمام شدہ صحت نامہ کتاب			
۵	۵	اشتر	اشتر	من شطاب امداد الایفاق جہم اہل النفاق			
۸	۸	عفا	عفا				
۱۰	۱۰	مہربان	مہربان				
۱۲	۱۲	نہیں	نہیں	قطعہ تاریخ طبع رسالہ امداد الایفاق از			
۱۸	۱۸	قوی	قوی	شاعر نامی شیخ بدیع تخلص بکیوان بلگرامی			
۶	۶	فہم	فہم				
۱۲	۱۲	مونٹ	مونٹ				
۱۹	۱۹	خبر	خبر	طبع شد این رسالہ نامی			
۵	۵	انہوں	انہوں	ظلمت طبع گمراہان راہ بند			
۱۸	۱۸	ترجمہ	ترجمہ	ہا قسم گفت از بی تاریخ کن ترسم نسخہ گرامی قدر			
۶۰	۶۰	قبول	قبول	۹۱۲۹			
۲۲	۲۲	حانیہ	حانیہ	وجہ تسمیہ بر خاتم			
۵	۵	نصرتہ	نصرتہ				
۱	۱	وقفنا	وقفنا	واسطہ مذاہبات کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی سطح			
۸	۸	سریتہ	سریتہ	نظامی واقع کانپور کی ہر مہر و دستخط ہمتی کے کیے گئے			
۷	۷	شاقوا	شاقوا				
۲۱	۲۱	ایفاسی	ایفاسی				
۱۹	۱۹	بصیر	بصیر				
۳	۳	والتصنیف	والتصنیف				
۵	۵	اور	اور				



محمد حسن خان علی
محمد عبدالرحمن بن حاتم

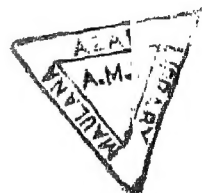
۲۰۱



۲۹۶۵۰۲

**MUSLIM UNIVERSITY LIBRARY
ALIGARH.**

This book is due on the date last stamped. An over-due charge of one anna will be charged for each day the book is kept over time.



۱۶۲۲۶

UNION STACKS

۱۹۴۵
۱۲۳۶-۱۷۸۸

[illegible]

No.	Date	No.
۱۸۴۳	۱۴۴۶	۲۹۴۰۴
۱۸۴۳	۱۴۴۶	۲۹۴۰۴